

شعر

کتاب که تا اتمه قدری	اعاد که مناسبت و بلا را
و تو مرتبه خوابی بقدیمی	نصرت از کتب سما و الارباب

بموا بهیضت از دهر از این دور و دیار است شب و روز
میثاق و علم بایده و آله و نظام من بکتاب حدیث و این حضرت گهین

سراج الدین الهیته
فی ایمان الالباء و الامهات
المصطفویین

از اینک منصفیت بکدام منصفین و خادم الفقراء و التاکین

محمد زید الدین افاضت حقیق لمحمدین در مطبع توفیق مطبع گریه و شکر

این نام چه نام است چون بانی	از نازکی و لطافت آن
-----------------------------	---------------------

هم سینه شود گلشن و جهان تازه	بمهر و شکر و درخشش و نور
------------------------------	--------------------------

و در این

شعر

کتاب کو تا مملہ ضریر	لعا ذکر ممتاہ بلا ارتباب
و کو مرت حواملہ بقدر	کصار الیت حیاتی الدرب

بموا حضرت ارحم الراحمین بدو طہارت نسب جناب سید المرسلین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین بکتاب معدن صواب و خفرت آگین

دُرُجُ الدُّرِّ الْبَرِّیَّةِ
فِي يَمَانِ الْأَبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ
المصطفوی

از تالیف شریف آید قدام منصفین بدو خادم الفقراء و المساکین
محمد خیر الدین انا فاضل حقیق لمجید بدو مطبع توفیق مطبع گردید بدو رعایا

این نامه چنانست چون باغ ارم	از نازکی و لطافت آن هر دم
هم سینہ شود گلشن و هم جان تازه	هم دیدہ در روشن ہم دل خرم

عشاق ہر کجا رقم کلک آن نگار	یا بند بروی از مژگه گو ہر نشان کنند
ہر یک گرفته حرفے از انجا بیاوگار	تغویذ جان و عزیز دل ناتوان کنند

۱۔ لبیب صفی و در آریب و فی تور اشد فکر با نوارہ و پو شترخ صدرک با سوارہ چو شخص
 کہ محبت صادق جناب خاتم انبیاء گبار ہے درود نامحدود و ستر ۱۰۰۰ وود برتید مختار ہے
 تو وہ اس کتاب مخزن صواب مغفرت پروانہ پرخل پروانہ جان نثار ہے کیونکہ اس
 کتاب نایاب میں وصف محبوب از بسکہ مطلوب بطرز خوش سلوب صریحا نگار ہے
 فہو عندہ اہل اللہ المکنون و افضل من ختہ وعدہ ہا المتقون اور جو شخص کہ منکر جناب
 رسالت مآب شفیع روز شمار ہے تو وہ اس کتاب ہادی سواب سے چون کاواڑ
 کلمہ توحید بیزار ہے اور رد منکر یہ فرمان واجب الاذعان حضرت پروردگار ہے
 یٰرَبِّیْ دَنْ لِّیْطِفُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَقْوٰی اَہْلِہٖمُ وَاللّٰہُ مُتَعَزِّزٌ بِرَہْ وَّلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ

ہر کہ بر شمع جفا آرد تفو	شمع کے میسر و بسوز و پوز او
ای بریدہ آن لب و خلق و دہان	کہ کند تف سومی مر یا آسمان
تف برویش باز گردد بیشکے	تف سومی گردون نیابد مسکے
تا قیامت تف برو بار در زرب	ہمچو بت بر روان بولہب

ای عزیز و اقرب از منکر اطفائے چراغ صدق و صواب میں غیر موثر ہے بل خوش
 خفاش نابود دے آفتاب میں شعر

شور بخان آرزو خواہند	مقبل از زوال نعمت و جاہ
گرنہ بیند بروز شپہ چشم	چشمہ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چنان	کور بہترین آفتاب سیاہ

فہرست لبصار العشرۃ الجلیۃ : لناظر الجزء الاول من العقائد الخیرۃ
 اور یہ جزو سومی ہر بدرج الدر البہیۃ : فی ایمان
 الاباء والاقہبات المصطفویۃ

بصیرت اولیٰ میں نام اون کتاب کا آشکار ہو	بصیرت ثانیہ اون بعض فوائد
جو ماخذ جلد اول عقائد خیریتہ	میں مسطور ہے کہ جنسے ماہر
بلا انکار ہے : اور یہی جلد	ہونا نصفین کو قبل
درج الدر البہیۃ	مطالعہ کتاب ہذا
پڑا نوار ہو	ضروری ہے

بصیرت ثالثہ اس بیان میں نگار ہے	بصیرت رابعہ میں ہماون ائمہ اہل
کہ یہ کتاب نافع محبتیں اولیٰ	ائمہ کے مذکور ہیں جو متفقہ ان
الابصار ہے : نہ دایے	طہارت نسب سید المرسلین
مکنون پر اشعار	صلی اللہ علیہ وسلم
ہے	بلا فتور ہیں

بصیرت خامسہ میں چند شبہات ضروریات	بصیرت سادسہ میں بیان تصدیق حضرت ابوال
نگار ہیں : اور اس ضرورت سے	عم شفع الانام ہے : اور رد
حضرات نصفین لاریب	شبہات منکران سید
ماہرین بلا انکار	اکائنات با
ہیں	اتہام کو

بصیرت سابقہ اس بیان میں مہر و ہر کہ طہار
نسب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کتب استدلال ہند میں بھی
موجود ہے پس بخاری
بہر طور مردود ہے
۱۱۶

بصیرت ثامنہ اس میں کہ مسئلہ وحدۃ الوجود
اور شغل سکے جو اس کتاب میں
نکار جو تو اس پر اعتراض
کرنا منکرین کو ہرگز
نہیں تراویح
۱۱۷

بصیرت ناسد میں وہ شرائط مسطور ہیں جو
منکرین پر پیش از تحریر
اعتراض ملزوم الفہم
بامعان نظر
ضرور ہیں
۱۱۸

بصیرت عاشرہ میں اسطور رد منکران پر
اشارہ ہے کہ محبت سید مختار و آل
اطہار کو نسبت رفض کرنا
نہیں سزاوار
۱۱۹

فہرست بصائر مسطورہ در بیان بعض فوائد مہرہ ۱۵۱

بیان محبت و مودت حضرت ابوطالب
عتم شفیع الانام و در بارہ
جناب حبیب خدا
علی الصلوٰۃ
والسلام
۲۳

در چند شبہات منکران پر اشارہ
در بارہ حضرت ابوطالب عم
حبیب پروردگار
صلی اللہ علیہ
والآلہ اطہار
۲۴

کثرت عذاب بعض جا موجب شرافت
ہے عند اولی الابصار
نہ ہر جائے سبب
ردالت ہو نزد
پروردگار
۵۱

اصل اصول فرقہ و ہایت پر شرور
یہ ہے کہ خارج کرنا مومنین
کو ایمان سے حتی المقدور
الزام شرک و در
ہمہ ہور
۵۲

بعض عبارات حضرت شاہ عبدالعزیز
قدس سرہ المحررہ کہ اوں سے
بعض فوائد آشکار ہیں و دلائل
استدلال وہ درکار
ہیں
۴۳

بیان حلیت جانور ہند و بنام اولیا و رشتان
از تحریر مولوی اسماعیل صاحب تفتہ
الایمان و تصرف مہربان و
الجلال از دم محبت شد
بالاستقلال
۴۸

ذکر چند فوائد از عبارات مولوی اسماعیل
صاحب تفتہ الایمان و اور
عبارات اسکے بزرگوں
سے بتصریح
التمیاز
۸۶

فائدہ پہلا ج رد اس عقیدہ و ہایت کہ آشکار
ہے کہ محض اعمال پر ایمان
و کفر کا دار ہے تصدیق و
اقرار کا اولین نہیں
اعتبار ہے
۸۶

جس طور کلمہ طیبہ سے مذہب مشرکین مردود
او مسطور مذہب فرقہ و ہایت
خارجیہ ہندیہ بھی کلمہ
طیبہ سے نابود
ہے
۸۹

فائدہ دوسرا اس بیان میں آشکار ہے
کہ طلب حاجات اولیاء اللہ سے
جائز بلا انکار ہے و اور
جواز صراط المستقیم اور
عزیز بن جگہ
۹۳

فائدہ تیسرا استدلال بالاستقلال غیر استقلال
میں مسطور ہے و اور فائدے چوتھے
میں خوب سے فائدہ مر سوزد
نذر بزرگان بھی
مذکور ہے
۹۵

فائدہ پانچواں اس بیان میں کہ اولیاء اللہ کے
لئے نذر جانور جائز الاکلام ہے و تہہ بنام
اولیاء اللہ سے نہ ہرگز وہ حرام
ہے نہ لفظ نذر سے مستکا
اس میں پر امام
۹۶

فائدہ چھٹایہ کہ مقتربان الہی کے اقوال میں کہ صراطِ مستقیم اور ان کے انفس و بحان و افعال میں اور ان کے ہم صحبت و زائرین میں مظاہرِ خیر و برکت ہیں بالیقین	فائدہ ساتواں کہ بیان میں کہ صراطِ مستقیم طریقِ انبیاء و اولیائے کرام ہے اور آغازِ باقی فوائد بھی اسی صفحہ سے لاکھام ہو
۱۱۱	۱۱۲
بیان لغزش بعض حضرات علمائے کبار و طہارتِ نسب جناب سید مختار بسبب عدمِ ادراکِ معانی لفظِ اب عندِ اولی الابصار	بیان ہفت براہین قاطعہ پر روشن ترین مضامین ساطعہ اس مدعا پر کہ آزرِ عم غلیل ہے نہ بچا پر حقیقی نزد نبیل ہے
۱۳۸	۱۴۱
بیان اعتراض بعض محدثان لنام پر قرآن مجید در نسبِ خلیل علیہ السلام اور چند جواب علمائے کرام کہ موجب مخالفت ہیں نزد فہام	احادیث میں جو مضمون طہارتِ نسب رسول مقبول پر تولا ریب وہ حدِ تواتر پر موصول ہے اور اس طہارتِ کرامد ایمان پر موصول ہے
۱۴۶	۱۴۹
قصیدہ سدیدہ در مدح خلفائے راشدین و حضراتِ حسنین قرۃ العین سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین	قصیدہ رشیدہ در طہارتِ نسب جناب شفیع الانام علیہ وسلم و علی آباءہ صلوات اللہ علیہ
۱۵۶	۱۵۹

چند اشعار لطافتِ شعائر و فضیلتِ صلوة بر سید مختار صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ ذوہ الافتخار	دعا کے حصول سدا و براہی سدا ان محبت حبیب رب العباد علیہ الصلوٰۃ الی یوم القنادر
۱۶۶	۱۶۷
معذرت مؤلف مسکین انا فہ اللہ حق المحبین بحضرت علمائے منصفین ۱۷۰	
بعد تحمید ایزدِ غفار و درود نامحدود و سید مختار و منقبتِ حضراتِ آلِ اطہار خاطرِ عاظرِ نظر اس کتاب درج الدرر البہیہ فی ایمان الالباء و الاتہات لمصطفویہ و ہذا الجوز الاول من ابقاؤہ الخیر و لا اہل السنۃ و الجماعۃ المرصیۃ پر آشکار ہو یہ مضمون صدقِ شجون صفحہ قلبِ محبین منصفین پر نگار ہو کہ بعض مقام اس کتابین بطبعِ نازدِ محبانِ نظر نہایت موجز و پختصار مفہوم ہوا کہ افہامِ عوام میں اور اک او کتاب غایت و شواہد معلوم ہوا تو اس مقام کو ضیقِ خضار سے رہائی دیا موافق ہر ایک مقام کے قدرتی تفصیل مزید کیا لہذا شمارِ اعداد و صفحات میں فرق نمودار ہوا حتاکہ بعض جائے اعداد و اوراق میں تکرار ہوا اور لفظ مزید مع اعداد زائدہ تحریر کرنا سزاوار ہوا پس فہرست میں جس جائے لفظ مزید مع عدد مسطور ہے تو کتاب میں بھی وہی عدد مع لفظ مزید دیکھنا ضرور ہے	
واللہ المستعان و علیہ التکلیل	

فہرست درج الدر البہیہ فی ایمان الآباء والاقہات

المصطفویہ اور یہی ہے جلد

اول عقائد خیرۃ

۲	چند حضرت احدیت کہ یا اے برکت ذات نبی الانبیاء و فرست و عظمت سلطان الاولیاء علیہ و علیہم الصلوۃ والنماء	۱۳	شہد نبوت حمیدہ و اوصاف پسندیدہ سید الکائنات علیہ طیب الصلوۃ و ازکی التحیات و علیہ آلہ ذوی النجر و البرکات
---	--	----	---

۶۳	یا اے اول اور سہن باران صل بین مستبین صل پہلا اس آیت کے معنی میں کہ حین تقوّم و تقلّب فی التاجدین	۸۶	وصل و سر بعض جادیت میں کہ جسے یہ ثابت ہے بالیقین کہ جملہ آباؤ اہتہات رسول مقبول لاریب ہیں مومنین
----	---	----	--

۱۰۸	وصل میرا و ان آیات منصوصہ میں کہ جسے ثابت ہے بالیقین کہ ہمہ آباؤ اہتہات رسول کریم لاریب ہیں مومنین	۱۳۸	وصل چوتھا در بیان نسب نامہ رسول کریم اور یہ نسب نامہ متحقق ہے بشہادت ارباب قلب سلیم علیہ طیب الصلوۃ و التسلیم
-----	--	-----	---

۱۶۸	وصل پانچواں حضرت عبد المطلب رضی اللہ کے ایمان میں اور اصحاب فیل اور ابرہہ ذلیل کے شہد بیان میں	۱۹۷	وصل چھٹا در رد بعض شبہات اہل شین و بیان ایمان والدین سیدہ الثقلین صلی اللہ وسلم علیہ و علیٰ الخلفین
-----	--	-----	--

۲۱۹	وصل ساتواں اس بیان میں کہ بول و خون سید الانام جسکے شکم میں گیا او سپر نار جہتسم حرام علیہ طیب الصلوۃ و السلام	۲۳۴	وصل آٹھواں اس میں کہ نام نامی عبد اللہ اور آمنہ زینہار کسی کافر و کافرہ سکاروئے زمین پر نہیں ہوا در میان کفار
-----	--	-----	---

۲۵۰	وصل نواں اس میں کہ والدہ ماجدہ سیدہ الام علیہ طیب الصلوۃ و السلام نزد آمدہ لاریب مومنہ ہیں علیہ الدوام	۲۶۱	وصل دسواں در رد شبہات بقیت نیکان سیدہ الانام و دلائل ثقلہ و علیہ جوش ثابت میں نزد آمدہ اعلام
-----	--	-----	--

۳۹۹	وصل گیارھواں اس میں کہ اگر نہ آوے نزد ہند گان کوئی رسول اور یہ اپنے خالق کا ہر نبیوں و ائمہ ہیں جہول تو وہ معتد نہیں ای قول	۴۲۹	وصل بارھواں اس میں کہ اہل فقر کے شریکین اس اعتقاد پر سدا و پتھر یقین کہ ہم سب مخلوق خدا ہیں اور آسمان زمین
-----	---	-----	--

فہرست درج الدر البہیہ در بیان بعض فوائد ضروریہ

بیان جواز اطلاق لفظ ربی بر غیر خدا: بیل نص قرآنی و حدیث شیعہ الورا و اتفاق علیہ اندہ الامتہ من المفسرین سابقا اہل السنہ ۱۳	شمہ منائے اقبال اللہ ذوالجلال: انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبالی بطور مخلص از کتاب ایل کمال ۲۵
---	---

اندرک منائے خلافت سیدنا آدم علیہ السلام و شمہ بیان وحدۃ الوجود تلخیص کلام و تمثیل عالم کبری و صغری قلب و حج بیت الحرام ۲۷	جواب اسل اعتراض کاکہ اصل ہر راہ نور نبی علیہ الصلوۃ و الثناء: اور سنگ خوک نا پاک اور حرام: اور نور نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام ۳۳
--	--

شمہ منائے حدیث نفیس سید الانام: انی یوسف اصبح وانا لم یکنہ علیہا السلام و بیان اتحاد الستہین ورفع الاین من البین ۳۶	ظاہرین مخلوق تقید ساجد علیہ الصلوۃ و اسلام باطن میں مطلق سجود حق عند الغیام باطن میں نور قدیم ہے ظاہرین صبا خلق عظیم ہے ۳۳
--	---

اول و آخر ہر چیز تک حسی کرنا موجب شفا ہے تین سو آشتی بیماری کی لاریب یہ دوا ہے: از انجملہ برص و جذام: در دوا گوید لاکلام ہے ۴۷	اشارہ بسوئے اقبال الملک لالہ: ان الذین یبا یونک انما یبا یعون اللہ اور موافق ہیں کہ یہ حدیث صدق من رانی فقد رای الحق ۵۱
---	--

حدیث قدسی لولا محمد لما خلقت آدم ولا الجنة ولا النار: ولولاک لما خلقت الدنیا یا حبیبہ المختار علت صلوۃ الغفار ۵۲	شیخ انبیا کوبرا و امت تھہر یا جناب پروردگار اور جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو جان است فرمایا بصد عزد وقار ۵۷
---	--

سناقب حضرات خلفائے راشدین و بیحد مضریت آل ظہ و ولین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علیہم اجمعین ۶۱	منتقبات اولیائے امت مرحومہ خیر الانام کہ انبیاء زیادہ ہے اوکے لیئے انعام طفیل رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام ۶۶
--	---

تنظیم حکام ظاہر و باطن رعایا پر علی الدوام لازم و الزم ہے شغل تعلیم ایزد مقام چہ جائیکہ اون سے سرکشی کرین صبح و شام ۸۸	طلب منفرت بسبقت رحمت کردگار و بوسیله جمیلہ شفاعت سید مختار: صلہ اللہ وسلم علیہ وآلہ الاطہار ۹۹
---	---

استد عارائے اجرائے فیوض سائہ و مشائخ موقوف سکین: و خواہش اعزاز شاگردان و مریدین از جناب رب العالین ۹۵	تقوۃ بجناب ارحم الراحمین از شمر حسد حاسدین کہ لاریب یہ ورنہ ابلیس ہے بالیقین یہی اول گناہ در آسمان وزمین ۹۷
--	--

در ہی الحق
نور العشرۃ الجلیلہ
طہقین شیخ نور
مخلص
کم علیہ الصلوۃ
لواست کذا
عقائد
نور علی
۲۷
اس مقام میں
فرمان و اجابہ
اصول شیعہ
شیخ نور اس
صدا
۱۶۵
اسی و ما
(۷۳-۴)

<p>بیان سبب تالیف اس رسالے کا بطور اختصار اور شور و زور کھل کو کور بر ذکر طہارت نسب جناب سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ الطہارۃ ۱۰۶</p>	<p>معنائے توکل علی العزیز الحکیم الذی یراک رحمن تقوّم و تقبک التاجدین اثنائہما السبیح التسلیم الایۃ ۶۶</p>
<p>بیان آزر کہ وہ عم سیدنا خلیل آشکار ہے اور یہ امر اخبار صحیحہ اور آثار ملیحہ سے از بسکہ ثابت بلا انکار ہے ۱۰۷</p>	<p>زمین گاہے خالی نہ تھی بعد نوح علیہ السلام نہ سات یا زیادہ مسلمانوں سے علی الدوام اور یہ امر حادثی ثابت لاکھ ۱۰۸</p>
<p>وجہ تقدیم لالہ الا اللہ بر قول محمد رسول اللہ کیونکہ آیۃ واجبہ الیہ الوسیلہ مقتضی تاخیر ہے بالضرۃ الحمید ۱۲۲</p>	<p>بیان خواب حضرت عبد المطلب قدس اللہ سرہ البین کہ اونکی پشت سے ظاہر ہونگے جناب سید المسلین ۱۶۲</p>
<p>جواب اعتراض منکر کہ جناب سید مختار بیان نسب میں معد بن عدنان سے تجاوز نہ کرتے ۱۴۱</p>	<p>قصہ اصحاب فیل ایک دلیل جمیل ہے آشکار حضرت عبد المطلب کے اعتقاد توحید پر عند ادلی الابصار ۱۸۳</p>

<p>حضرت عبد المطلب آل خدا ہیں بالیقین فلا ریب فی ایمانہ عند النصفین رضی اللہ عنہم اجمعین ۱۹۳</p>	<p>رد شہ منکران طہارت نسب شفیع الذنبین کہ مذکور ہے فقہ اکبر میں عدم ایمان والدین سید المسلین ۱۹۸</p>
<p>کل چار شخص کو زندہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور وہ یہ ہیں عازر دا بن عجوزہ و عاشر وسام بن نوح علیہما السلام ۱۹۹</p>	<p>بیان تجلی ذات سید الکائنات کہ وہ مطلق غیر مقید ہے بالبنات اوسکے ظہور کا مقام دار بقا ہے نہ دار فنا الام ۲۰۳</p>
<p>رد شہ منکران طہارت نسب شفیع الانام کہ بعد مرگ زندہ ہونے سے کیونکر نفع بخشے ایمان و اسلام کہ ایمان باس یا غیر مقبول غدا لا علام ۲۱۰</p>	<p>حق تعالیٰ کو منظور نہ ہوا یہ امر زینہار کہ وجود ثوب نبی پر میٹھے گیس نجاست خوار تو کیونکر اصلا بوار حام مشرکین میں ہو وہ نور انوار ۲۳۳</p>
<p>جند آیات قرآنیہ اصل اصول کہ دلیل صریح ہیں نہ د علمائے فحول نہ عدم عذاب اوس شخص پر کہ نہ پہنچے اوسکو دعوت رسول ۲۴۰</p>	<p>بیان اہل چنان قس بن ساعدہ و زید بن عمرو بن نفیل والد سعید بن زید احد العشرۃ البشرۃ بالجنان علیہم رضوان اللہ المنان ۲۴۲</p>

درستی ای احسن
در العشرۃ الخلیفین
محققین صحیح تو
مفسرین
مجلس العلماء
نواس کش
عفاکم
نیک علیہ
۲۴۲
مس مقام
زمانہ دار
صاحب
نکرا
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

شہد از معنائے ما قال اللہ الصمد لا اقسم
بہذا البلد وانت حل بہذا
البلد و بیان فضل
انسان بر کعبہ بیت
الرحمان ۲۵۱

بیان انشائے چند بیات حضرت آمنہ
آتم رسول کریم علیہ الطیب الصلوۃ
والتسلیم وقت انتقال
ازین دار فانی تاب
سلیم ۲۵۶

بیان گریہ و مریہ جنیان پر وفات
آتم حبیب الرحمان علیہ
وعلیہا الطیب الصلوۃ
واذکی التحیۃ من
رب البریات ۲۵۸

جواب پرسرار از سترہائے بسیار در عدم
اذن پروردگار جب حق را در دعا
استغفار برائے حضرت آمنہ
ایمان شہار رضی ہوا
اُنسے کردگار ۲۶۵

جواب حدیث ان رجلاً قال یا رسول اللہ
این ابی قال فی النار فلما قفادعاه
فقال ان ابی واکف النار
وفی الحدیث ان
اقی مع الحکا ۲۸۹

تثبت آیات قرآن بطور ثبیل در پند حضرت
لقمان آنم پس خود را کہ بود از نو
مسلمانان کہ حق والدین
بیان نغمہ زدند
دران ۲۹۱

بیان و نور شفقت جناب شفیع الانام
بر گنہگار ان امت خویش بصد
اہتمام علیہ الطیب
الصلوۃ واذکی
السلام ۲۹۸

جواب اعتراض مریدان رحیم کہ نازل ہوئی
یہ آیت بحق آتم رسول کریم علیہ الصلوۃ
والتسلیم کہ ولا تسئل عن
اصحاب
البحیم ۳۱۶

روا اعتراض منکران رسول کریم کہ شان
نزل ولا تسئل عن اصحاب البحیم
جو بحق آتم النبی مذکور ہے
تو کہ تو کہ نہ مانے ہم کو
کیا وہ زور ہے
۳۲۵

بیان احاطہ علم جناب رسول کریم ۱ اور
شاہد ہونا او سکا بنقص کلام قدیم
علیہ الطیب الصلوۃ
واذکی التسلیم
۳۲۸

شہد تفسیر کلام قدیم ۱ ولا تسئل عن
اصحاب البحیم کہ اوس کے
مردود و مطرود ہیں جملہ
وساوس لعین
جسم ۳۳۶

جواب اس ادعا کا کہ آیت و ما کان
للنبی والذین نازل ہوئی ہے
در حق آتم شفیع الذین
صلی اللہ علیہ وآلہ
الطاہرین ۳۴۲

بیان اختلاف حضرات علمائے کرام ۱ در
اقرار حضرت ابوطالب عم
شفیع الانام علیہ
الطیب الصلوۃ
والسلام ۳۴۶

بیان تصدیق حضرت ابوطالب عم سید
المرسلین صلی اللہ وسلم
علیہ وآلہ واصحابہ
الطیب الطاہرین
۳۴۷

نار عشق دل عاشقان صادقین سات سو
ترتیب حرارت میں زیادہ ہے
بالیقین نار جہنم سے
جو فروختہ جہان
آفرین ۳۴۷

شہد حقیقت ایمان ۱ کہ وہ دراصل تصدیق جنان
اور اقرار لسانی اس کاتر جماع
پس ترک اقرار باوجود قدرت
مثل ترک ناز ہے
آشکارہ ۳۵۱

چند آیات قصیدہ حضرت ابوطالب عم شفیع
الانام کہ تفضل تصدیق انیق بن حبیب
ملک علامہ علیہ
افضل الصلوٰۃ
السلام ۳۵۳

عدم نبوت کفر حضرت ابوطالب عم حبیب خدا
از آیت انک لا تہدی من احببت
ولکن اللہ یہدی من یشاء
وتطبیق انور
بآیت دیگر
۳۵۸

رد اعتراض منکران سید الانام کہ رضا
اپنے حبیب کی نہیں چاہتا ایزد
علامہ اور اس میں تسک
فرقہ داریہ ایک فقرہ
سواہل بنیہ
۳۶۰

بیان فرق درمیان حبیب و کلیم
علیہا افضل الصلوٰۃ و
التسلیم بہ بستہ وجہ حسب
فرمودہ حضرت
رب قدم
۳۶۴

شان نزول آیت ماکان للنبی من خلاف
ہے آشکارہ کہ کس کے حق میں
نازل کیا او سکو پروردگار اور
شمع فیصل کی بصائر میں
ہے نگار
۳۷۳

مختصر جواب ہمہ شبہات منکران الانام
در طہارت نسب و ایمان اصول
جنا ب شفیع الانام
علیہ اجمع الصلوٰۃ
والسلام
۳۸۵

بیان نسخ تغذیب اطفال مشرکین
ونسخ تغذیب اہل فترت
ای امین بن حصی کتاب
الملك العزیز اکیم
التین
۳۹۵

بیان تیرہ اقسام اہل فترت پیش
از ان اہل سعادت اور چار
اہل شقاوت بالبینات
سہ تحت مشیت رب
البریات
۴۱۷

عشر شریف والد والدہ حضرت شفیع الانام
اٹھارہ اور بیس برس کی تھی
لاکلام لاریف نشر
اقسام موحدین
خداے علام
۴۳۲

رد اعتراض منکران الانام کہ درمیان حضرت
عیسیٰ وسید الانام دین خلیل
و عیسیٰ تھا مدام تو کیونکہ
وہ زمان فترت ہوا
نزد فہام
۴۳۳

بیان عمرو بن لُحی و ہوا ول من غیر دین الخلیل
علیہ السلام و اظہر من مکہ المکرمة
عبادۃ الاصنام فکان البیت
بیت الصنم الف
عام ۴۴۶

اور دخول بعض مشرکین در
جنات ۴ اور مشرکین کو
اخذ کرے مار
درکات
۴۴۸

کلام ملا علی القاری در حق والدین شفیع
المنذنبین خود او کی تحریر و
تجسیر مردود و
مطروہ ہے عند
المنصفین
۴۵۱

عبارت فقہ اکبر جو مدسوسہ ہے در حق
والدین ۴ تو الحاق او سکا خود
ظاہر و باہر ہے شرح فقہ
اکبر سے ای نور
عین ۴
۴۵۲

کلام ماہر فن لاریف مقبول بجزہ اور قول غیر
ماہر فن معزول ہے اگرچہ یہ از علما
فحل ہے لہذا قضائین قول
ایضاً بقول ماہر تقدیم
و ممول ہے
۴۵۹

خاتمہ در بعض احوال پر کمال حضرت
والد خیر البریہ علیہ افضل الصلوٰۃ
واکمل التحیۃ از کرامات
باہر و خارق عادت
زاہرہ ۴
۴۶۰

نفع دنیا باعث حضرت سب سے عند اولی
 الا بصارہ چنانچہ نعلین موسوی
 موجب حضرت ہوئی
 آشکارا غائبہ دایا
 ذوالانکار
 ۳۷۳

فائدہ جلیلہ ضمناً اس بیان میں ہے اشک
 کہ موسیٰ علیہ السلام طالب تش
 تھے بعد اختیار تو جلوہ
 اتنی ہی ظاہر ہوا
 بصورت نار
 ۳۷۷

شنیدن موسیٰ علیہ السلام آواز حضرت
 ملک علام و شناختن حضرت
 کیم کہ ہی سے لاریب
 کلام رب
 قدیم
 ۳۸۰

حق تعالیٰ نے ظاہر کیا پیش حضرت موسیٰ
 فضیلت جناب سید المرسلین اور
 فواید کہ خدا تبارک
 جہنم میں لاش
 آریں
 ۳۸۲

بیان نزوح حضرت عبداللہ والد
 سید الانام علیہ وسلم
 آباء و اولادہ الطیب
 الصلوٰت
 و ازکی السلام
 ۳۷۳

شب استقرار محل جناب خیر الانام
 افضل شب قدر سے ہے نزد
 مہ اعلام و اختلاف
 در تاریخ و شہد
 نام
 ۳۷۷

حسرت میں تولد ہوئے جناب سید
 الانام تولد و ہی وقت
 قبولیت دعا
 مومنین سے علی
 اللہ و ام
 ۳۹۰

قصیدہ ہشیدہ و عقیدہ سیدہ کہ
 درج الدر البہیہ اول جلد عقائد خبیروہ
 او کے ایک بیت کی شرح ہے
 لا اظلم اور وہ ہے
 نور و خاجب انجود بایکانات
 تیرہ صلیب جہنم میں غلبہ
 ۳۹۵

قد جاءكم منكم

فمن انفسهم ومنهم من انفسهم ومنهم من انفسهم

البصائر الخ

البصائر الخ

البصائر الخ

البصائر الخ

البصائر الخ

البصائر الخ

البصائر الخ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شَسَّ تَقَادَمَ قَبْلَ آدَمَ طَلْعَهَا	أَبْدَأَ عَنِ أُنْفَى ابْتِغَاءَ لَقَرَبُ
اللَّهُ عَظَّمَهَا الْقِيَمَ بِأَسْرِهَا	أَعْلَى وَأَعْلَاهَا لَهَا فِي نُسَبُ
يَا حَبْدَ أَفْضَلِ الْبَنَاتِ رَحْمَةً	اللَّهُ أَرْسَلَهُ بِهِ نَفَرَبُ
خَيْرُ النُّورِ أَوَّلَ الْوَلَدِ نَيْسَا	نَيْسَا بِهِ الْخَبْرَ الَّذِي لَا نُسَبُ
نَوَافِهُ الرُّسُلِ لِكُلِّ أُمَّ وَإِنَّ	مَلِكٌ عَلَيْهِ مَا لَا حَدَّ يَغْلِبُ
أَذُنُ الشَّفَاعَةِ فِي يَدَيْهِ مَقُوضُ	هَذَا لَا يَنْصِبُ لِنَبِيٍّ هُوَ يُكَيِّدُ
طَلَبَ إِلَهُ رِضَاكَ وَرِضَاءَ مَنْ	وَمِنْ حَيْثُ شَرِبَ الْكَوْثُ وَشَرِبُ
مَطْلُوبَنَا سَنَى الْمَطَالِبِ حُبُّهُ	ذُخْرُ الْفَلَاحِ فَنِعْمَ هَذَا الْمَطْلَبُ
نَالَ الْوَارِثُ بِحَمْدِ كُلِّ لَتْنِي	وَالْقَرَبُ مِنْ كُلِّ أَلَمَانِي أَغْدَبُ
حَارَ السَّيَادَةُ طَلْعَهَا بِكَمَالِهِ	وَالْيَهُ أَقْسَامُ الْحَاسِنِ يُجَذَّبُ
مُحَمَّدٌ بِنَاغِبُ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا	أَبْدَأَ عَيْنَهَا بِالْأَرْبِ يَسْكُبُ

فَرَضَ عَلَيْهِ حُجَّةً وَتَسَاءَةً	فِي مَذَاهِبِي بِأَنْعَمِ هَدْيٍ
وَلَا جُلَامَ حَمْدٍ وَأَعْلَى وَدَلَامُ	تَشْرِيفِي أَنْ لَكُمُودُ مَعْدَبُ
فَقَالَ لِي يَا حَبْدَ دِينَ مُحَمَّدٍ	رَبِّكَ لَعْنَةً وَخَيْرٌ نَيْكَ أَطْبِ

مَارَبِّ صَلِّ عَلَى حَبِيبِكَ أَحْمَدُ
وَعَلَى جَمِيعِ آلِكَ عَبْدُكَ أَقْرَبُ

اللَّهُمَّ صَعِدْ مِنْ خَاطِرِ حَبِيبِ نَاطِقِينَ جَلِيلٍ وَلِإِعْقَابِ الْخُودِ تَهْلِيلِ لَسْتُمْ لَيْسَتْ

و سادس انسانی ہو جس حسودانی سے محفوظ ہر زمان ہو یا اور یہ مہر و ثقیں یکے

انیق تو فنیق فنیق محفوظ بان ہو کہ اول کل الجواب ان چند جہاں پر سر اس سے

چشم جہان و دیدہ انسان کو متورم ماوین بعدہ برہین قاطعہ و مضامین ساطعہ

تکرمیر سدا بہ نور یہ تحمیر عقائد خیریت سے حفظ فرمیں کہ کثیر حصول میں لاوین

و اللہ الہادی و عسیہ اعماوی و فی اللہ الموعال در مقامی هذا المقال شعر

إِذَا لَمْ يَعْنِكَ اللَّهُ فِيمَا تَرَوْنَهُ	فَلَسْ يَخْفُو فِي أَيْسَرِ سَبَبٍ
وَأَنْ هُوَ كَمْ دُنَيْدٌ فِي كَوْنِهِ	ضَدَّ دَوَائِ أَسْمَاءَ دَلِيلٍ

الجمعية الاولى سے عزیز و اقیسیر ماخذ جملہ اول مقام خیریت بلا انکار

یکتب معتبرہ و مینیہ بین آشکار کہ کلام اللہ الجلیل و ن تفاسیرہ لباب التاویل و معالم

التنزیل و ردة التاویل و ہر از التنزیل و الکوشی و مدارک التنزیل و حقائق التاویل

و انوار التنزیل و التعمیر و التخییر و الجامع الکبیر و السراج النیر و تفسیر ابن الجبر

و مفاتیح الغیب و فتوح الغیب فی الكشف عن قناع الریب و روح البیان و مایة

التبیان و تفسیر السمان و عمائر البیان و روح المعانی و تفسیر السبع الثانی و تفسیر

و البصيرة الثانية من عزيز يميز مقصود اس كتاب من فهم عوام اهل
اسلام من زعمهم حضرت خواص کرام ہے : اما واسطه اطمینان جنان مومنان
محبان عبارت عربیہ و فارسیہ کتب معتبرہ دینیہ سے ہر جاست پر مکتوب ہے : اور
طوال موجب طلال و مختصر از بسکہ مختار اور ہی منظور ہے : لہذا جو مضمون کسی
جائے دو کتاب یا زیادہ میں با اتحاد آشکار ہے : اور تعبیر میں مختلف الحال ہو
تفصیل و اجمال ہر دو جائے میں نگار ہے : یا بعض جائے بعض عبارت میں
کچھ اختلاف ہے : کہ ایک تعبیر غلط اور دوسری سربہ الفہم و صاف ہے : تو اس
حالت میں صراحت و وضاحت کو اختیار کیا : اور اتحاد مضمون فیض شجون
پر اعتبار کیا : اور جس قدر کتب میں وہ مضمون متحد پایا : او نہیں سے دو چار کا حوالہ
معرض طبہا میں آیا : پس اگر وقت رجوع بسوئے ماخذ اصل و نقل میں کسی جائے
تعبیر میں کچھ اختلاف پائیں : تو اس مقام کے جملہ کتب حوالہ کو ملاحظہ فرماویں :
اور بلا دیہ جملہ ماخذ ہدایات و خرافات جاہلانہ زبان خوش بیان پڑ لاویں :
اور گریبان پر این ایمان کو دست قراوتہاں سے دریدہ و چاک نکریں : و بیارو
چند آخر کار بخند و نہ کچھ بھی غضب الہی سے ورین : وَقَدْ قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ
وَعَلَى الْعَالَمِينَ عَمَّ نَوَالُهُ فِي كِتَابِهِ قَوْلًا رَصِينًا : وَالَّذِينَ يَبُوءُونَ الْقَوْمِيَّةَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بغير مَا اُكْتُبُوا فَقَدْ اَحْتَمَلُوا اَهْمَانًا وَانْشَأَ مَسِيئًا عَرَضَهُ جَنَدِ سَالٍ وَانْقِصَا
ہو کہ معاندین کا یہ جو رجوع ہے : کہ اس داعی بالخیبہ صائد اللہ عن الضیر
کی زبان عمر عنوان پر اٹھانے و عظیمین ایکبار یہ بیان جاری ہوا : گوشہ نشین
مجتہدین و مفسرین میں ساری ہوا : کہ بعض مفسرین نے آیۃ الکری میں فاعل ظلم

کا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم فرمایا ہے : پینا نچہ فلان فلان تفسیر میں
وہ بیان خوش تبیان بالتحصیل آیا ہے : اور وہ تفاسیر شد اول معتبرہ اگر علماء کے
نزدیک موجود ہیں : مگر قلوب معاندین و حاسدین سے انوار یان و اسرار فان
اسقدر مفقود ہیں : کہ چند سال سے تائین زمان با ستیلائے حسد جنان تفاسیر مذکورہ
کو ملاحظہ نہیں فرماتے ہیں : اور مکتوب شتہا واجب الاطہار میں جا بجا چھپوتے
ہیں : کہ وہ بیان سراسر بہتان و ایجاد و زور ہے : اور ان تفاسیر میں ہرگز ہرگز وہ نہیں
مذکور ہے : اور حالاکہ جب وہ معاندین کل و کور : کتے کتے کوچہ و بازار میں شور
و زور پڑتے ہیں فقیر نے رحمۃ ربہ القدیر نے بر سر منبر تفاسیر مذکورہ سے عبارت طو
حرفا حرفا مع ترجمہ حاضر ان مجلس و خط کو سنایا : اور بعض سرگروہ معاندین نے
بھی تفتیح مسجد پر بطور شست کین گاہ مقابل منبر بیٹھا سماعت فرمایا : اما سماعت
مذکورہ سے حسد و اہل فساد کے کچھ خطہ ہدایت نہ اٹھایا : بلکہ کانوں سینہ میں آتش
حسد و کینہ کچھ اوڑھی سلگایا : کف لا وقد قال الله عز وجل : هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ
فِي مَا كُنْتُمْ اِنْتَهُمُونَ : فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَرَّادَهُمُ اللَّهُ مَرْضًا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ

بہا کا نواب کندی نوک شعر

بَابُ زَمْرَمُ وَ كَوْثَرُ سِفِيْدَتُوَانِ كَرُو
اَلِکَلِمُ بَحْتُ کَسَ اَلْکَ با قنند سیاه
فَیَا اَیُّهَا النَّاسُ اَللّٰهُمَّ : اِنَّ هَذِهِ اَلْیَلِیَّةُ الْعَامَہُ : صُبَّتْ عَلٰی هٰذِلِ الْوَدَادِ : عَنِ وَفِیْ رُحُو
فِی الْاَسْعَدَادِ : اَلَا تَرٰی مِنْ کُلِّ بِالْصِدْقِ وَالْاَسَدَادِ : اَبْلُ مِنْ بَیْنِ الْاَعَادِ : سَمِعَ نَبِیُّ الْعَمَدِ
وَمَلَمَ الْاَصْدِقَاءِ : وَطَعَّ الْعَمَلَاءِ : وَحَصَدَ الْعُلَمَاءِ : فَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَ : وَانْظُرْ اِلٰی هَوَامَاتِ
اِنَّ یَحْسَدُوْنِیْ فَاَنْیَ غَیْرَ لَایْمُ
قُلْ لِّمَنْ لِّیْ اِنْ هَلْ لِّغَضَبٍ وَنَحْبُ

اصحاب و وادست مسطور سبب باب علم المذنبه معدن العرفان و التکلیف ظاهر العباد
والغرائب سیدنا علی ابن ابی طالب غسل الله الثانی وجهه بماء الرضوان
وجبر الله رأسه لانه سیدنا عبد الله ابن عباس علیهما رضوان الله ملک الناس
وسیدنا خیر النساء فاطمة الزهراء و ام المؤمنین الخیر و میثوائه سالکان مساکب
حضرت انس بن مالک و حامل علم نبوی و الوارث حضرت ربه ابن جابر
و الحفزة المکرمة ابن محیی و عکرمة معدن الحقائق و الحامد ابن جرج و سدی
و مجاهد و وادف علوم الباری محمد بن اسماعیل البخاری و الحافظ ابو عیسی الترمذی
و الحافظ ابو بکر صاحب عارضة الاحادی و الامام ابو عبد الله محمد بن فلیفة الوثابی
و الحافظ شهاب لدین احمد بن محمد القسطلانی و الامام محمد بن عبد الباقی بن یوسف
الزرقانی و الشیخ الجلیل مظہر الدین بن محمود الزیاتی و سیدی رسدی عبد الوہاب
الشعرانی و الشیخ عبد الحق بن سیف لدین الترك الدبوی البخاری و الامام الشافعی
محمد بن احمد الانصاری و المشهور بالقرطبی رحمهم الله الباری و الشیخ الکبیر
والفیث المطیر عبد الرؤف المناوی قدس الله سره الارضی و السماوی و معدن
الحقائق مخزن الدقائق باجنان دروی و الامام ابو الحسن علی بن محمد المعروف
بالماوروی و الامام عبد الرحمن بن محمد بن ادیس المنذر و الشیخ شهاب لدین
الهیتمی المکی ابن الحج و الحافظ عبد الرحمن السیوطی ابو الفضل جلال لدین و الامام
معصی الخلام و الفخر الرازی محمد فخر الدین و ویراس الحافظ العظام قسقاں لقاد
اصحاب الجنان الودادی ابو بکر احمد بن علی بن ثبات الخطیب بغدادی و الحافظ
عبد الله محمد بن ابی الشریف الحسنی التکسانی و الامام الهام ابو جعفر محمد بن الجری

الطبرانی و الحقیق العلامة و المدققی القیامه ابو بکر بن سعد التسانی و وقاموس الصحاح
و ناموس الاصراح سیدی ابو البقاء الرضوانی و العارف لاجل الوصل لاکمل فیه علم
الحقانی و العلامة الراغب الحبه الشهرستانی و ابن النیر احمد بن محمد بن منصور الاسکندر
و الحافظ الامام الکبیر و الفیث المدار المطیر سیدی ابن النقیب لقصی الشیخ صاحب
التفسیر التخریر و التجهیه و حجة الاسلام ابو حامد الغزالی و امام الحرمین عبد المکضی و
ابو المعالی و الحافظ ابو الحسن علی السبکی شیخ الاسلام تقی الدین و الامام ابو جعفر فیاض
بن عینیة و ابن شاتین و العلامة السنوسی شاح الشفا و السید صا صا صا
المسترفی و الحافظ ابو الفضل عیاض بن موسی القاسنی و الله سبحانه و تعالی
شانه عنم الراخی و المحقق العلامة صاحب تحفة المریة و ابو محمد الیمانی صاحب
المعجم الضمیر و الفقیه النبیه محمد الرشی الوحید و الحافظ محمد بن احمد بن سید الناس
فتح الدین و غیر هم رضی الله تعالی عنهم جمیعین که هر ایک بنی جانی مطهر
او کما فیض جاری الی یوم النشور و صدق الله صدق ربه و خیر الخیراء

و توبد راسخا ربه یضیاء اللقا شعر

الله اعلم و عظم قدره	بایعز و لعبا و اجرى امره
<p>من محب حبیب و من منقلب لب و واسطه مقربین صادقین اهل سنت جماعت ایک حرف کافی و وافی بصدرت مبارکه و واسطه مقربین کاذبین اهل شاعت هزار طومار بیکار هست پس کلام خیوری و مرهم توری با محبت منصف مختار نه با بغض متعسف کالجاریه</p>	
بر مرد نادان نریزم علوم	که ضایع کنم تخم در شوره بوم

چو درونی تجیسر و عدد و اندم برنجند بجان و برنجاندم

وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى

البصیرۃ والخواصۃ عامۃ ایضا المحبۃ القسیم بالحب الی فی والقلب السلیم
کہ بعض جاسے عبارت عدلی و فارسی مسطور ہے : اور او کا ترجمہ وہاں نہیں
مذکور ہے : تو اس کا یہ باعث کہ اردو میں جو مطلب مختصر وہاں آشکار ہے :
تو اس کی سند محض واسطہ اطمینان جنان اہل علم و عرفان کے وہاں نکار
ہے : کیونکہ اردو خوان کو اس قدر دلیل ملوے درکار نہیں : پس اس کے ترجمہ
سے طوالت موجب طرال و راز کے قبل و قال نہرا و انہیں : چنانچہ معنی آیت
رُفِعَ صَنَاءُ الْاِمَانَةِ عَلَى السَّمَوَاتِ کا اردو میں حسب تفاسیر شاریہ بیان ہے :
اگر دربارہ معانی مذکور کچھ نہ شے عکس چہرہ دکھلائے : تو وہ حضرت اوس
تعبیر تفاسیر کو پڑھکر اطمینان و تسلی جنان فرماوے : اور حاجت طلب آواز
اور مطالعہ کتب مشاہیر اوس مرین کچھ درپیش نہ آوے : اور
جو اساس عقائد و ماخذ میں سے زوائد ہیں : یا بعض شعار عربیہ و فارسیہ
بطرز روایح و فوائج فصاحت پر نہ اندھین : تو او کا ترجمہ تحریر و تفسیر میں نہ آوے :
اور اک ماہرین مجتہدین کے فہم و فراست پر توقف نہ آوے : و قس علی بعض المقام
واللہ یشہدی الی سبیل المرام : اور بعض تعبیر نہرا و مکرر سبب یعنی واسطہ
بعض فوائد کے دو جاسے پر مکتوب جو : مثلا ایک جاسے مختصر ایک پارہ تعبیر
سنگار ہے : اور دوسری جاسے مع سبق و سابق سلسل آشکار ہے :

یا ایک جاسے دو معنی بیان ہیں : معنی بطور سند یا ترجمہ مذکور ہو : اور نہ
جاسے میں اصال : محمل خویش یا ترجمہ : بطور ہے : یا او سکا ذکر اردو عبارت میں
مذکور ہے : نہرا و انہیں : یا او سکا ذکر اردو عبارت میں
تعبیر نہرا و انہیں : یا او سکا ذکر اردو عبارت میں
ایک مسئلہ اردو میں بلا تعبیر نہرا و انہیں : یا او سکا ذکر اردو عبارت میں
تعبیر نہرا و انہیں : یا او سکا ذکر اردو عبارت میں
تو : بکہ ما قبل و ما بعد و تحبش کرنا شایان حضرت کبار ہے : نعم اگر وہ مسئلہ
نزد ملانے دین : ماہر ان سادات میں معروف و مشہور ہے : تو اس کی تعبیر نہرا و
ہر اے اہل سدا و تحبش : یا او سکا ذکر اردو عبارت میں
شعور ہے : یا او سکا ذکر اردو عبارت میں
اور سبب یعنی سے محفوظ : یا او سکا ذکر اردو عبارت میں
نورانی میں یارب العالمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	وَصَلَّى عَلَى خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَعْرُوفِ	تَحْمِيدُ الْمُنْعُوتِ صَفْوَةِ آدَمَ

والبصیرۃ السادۃ لے محبت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم شرح اللہ
صند رک نو نور انوارہ : و طہر فکر بطور سہارہ : تصدیق جنان حضرت
ابو طالب عم شفیع الانام : علیہ و علی آلہ و صحابہ اطیب الصلوۃ والسلام : ثابت
بلا انکار ہے : اور یہی تصدیق کرین ایمان عند ولی الابصار ہے : اور اس کے قرار
اسان میں اختلاف علمات کبار ہو : اور اجرائے احکام شریعت کا اقرار پر ہر مذہب :

اور تصدیق بالجنان غیر ممکنہ فی النار ہو اور ترک اقرار باوجود قدرت ظہار شریک نماز و روزہ آشکار ہے نہ کیونکہ قرار شرعیہ اجرائے احکام ہے نہ نہ شرط ایمان نزد علماء کرام ہے اور یہ امر اظہر من الشمس نصف النہار ہے کہ جو کچھ اولیٰ امین تصدیق رسول و پروردگار ہے نہ لایا با و سکا ترجمان لسان و قرار ہو تو اقرار شریعت میں علامت ایمان پس جس شخص کا اقرار بلا تصدیق جنان ہو تو شرعاً وہ مؤمن عند اللہ کافر و خسران ہو اور اگر تصدیق بلا اقرار لسان ہے تو شرعاً وہ کافر عند اللہ با ایمان ہے اور اگر اقرار مع تصدیق و ایقان ہے تو وہ عند اللہ عند الناس مؤمن بالاتقان ہے یہی فرمان واجب لاذعان حضرت فرقان ہے یہی فرمان حضرت سید السرق جان او پروردگار مٹان ہو کہ فی التمجید فی اصول التوحید عن الامام الاعظم والہمام الاقدم ابی حنیفۃ النعمان بلغہ اللہ اعلیٰ عرف الجنان حیث قال والناس فی الایمان علی ثلاث مراتب احدهم مؤمن عند اللہ وکافر عند الناس وہومن یعرف اللہ تعالیٰ و یعتقد التوحید و لکن لم یظهر الاقرار او یظهر الکفر تقیۃً والثانی کافر عند اللہ ومومن عند الناس ہومن اقر بلسانہ ولم یعتقد بجنانہ والثالث مومن عند اللہ وعند الملائکۃ والناس اجمعین وہومن اقر بلسانہ وصدق بجنانہ انتہی قال بن النضر النبیل علی نوار التزیل قدس سرہ الجلیل ان التصدیق القلبی هو المقصود من التکلیف بالایمان واللسان انما هو ترجمان عما فی القلب من التصدیق والایمان ومظهر له فلا بد ان يكون الایمان موجوداً ابتداءً قبل فعل اللسان حتی یندرجہ اللسان فعلی هذا الا یكون الاقرار شرطاً للحق الایمان کما انہ لیس بکن منہ لما سبق من الدلائل نعم لابد من الاما

ایمان کہ کسی کو عقل و دل سے باحوارہ و فی احراز الاحکام فی ساجد الصا و خفہ وان یصلی علیہ اذامات وان یدفن فی مقابر المسلمین وان بطالب بالزکوۃ وغیر ذلک فان الاقرار لابد منہ فیہا بالاجماع انتہی قال الامام مصباح الظلام فخر الدین رحمۃ اللہ المتین فی التفسیر الکبیر ہذا التعلیل ان قال قائل ہمنما صورتان احداہما ان تعترف باللہ تعالیٰ ولم یجد من الزمان ما یتلفظ فیہ بحکمۃ الشہادۃ باللسان والصوت الثانی انہ وجد من الزمان ما تمکک ان یتلفظ بحکمۃ شہادۃ وکنہ لو سلفظا بھما فان حکمتہ فی صورتین با نفعاً مومنین والاقرار لسانی غیر معتبر فی تحقیق الایمان فهو خرق لاجماع وان حکمہ با نفعاً لیس بمومن فہو باطل لغوہ عند الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ البرۃ الکرام ینخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من الایمان وقلہا طاف بہ وکیف ینتفی الایمان من القلب بالکون عن النطق فالجواب ان الامام الغزالی قدس سرہ العالی منع ہذا الاجماع فی صورتین وحکمہ بکونہما مومنین وان الامتناع عن النطق بحجی مجری لخاصۃ التي یوقی بھامع الایمان انتہی او بترشیح مقاصد علامہ تفتازانی اور بعض آیات قرآنی ہی اول جملہ عقائد خیراتیہ میں بھی مسطور ہے اور آیت مزید جملہ ثانیہ نجم المبین ارحم الشیاطین میں مذکور بھی اما تصدیق ابی طالب عم شعیب الرسا الامام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال فی لہدی النبوی والامتناع والتجہد ونسبم الریاض وغیرہا من زہد الخراب برشاہد و اعلم ان ابی طالب کانت محبتہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکمہ ومعرفۃ بانہ رسول اللہ وتصدیقہ فی قلبہ محققہ و لکن اللہ تعالیٰ لم یظہر اسلامہ فی ذلک حکم عظیمہ وعدہ فیہ

انہیں سمجھو اور حضرت ابو طالب کا عقاد جنان اور تصدیق موقی قیق
البدیان اور اس قلعہ دوسہ پیرہ ہشتاد و چند آیات جیسہ سے اظہار میں شمس
ابو رشان تہ ذیل کتابت عبد فضل الصلوۃ والتسلیمات اور انشاء انہیں
من الامس بحر انیس شعر سے اس جلد اول عقاد خیرہ بن نگارین
اور یاربت انس یہاں واسطے اطمینان کے شریعت آشکار ہیں شعر

وَمَنْ يَكْفُرْ فَيَمُوتْ يَمْوَتِ كَيْفَ يَمُوتُ	وَمَنْ يَكْفُرْ فَيَمُوتْ يَمْوَتِ كَيْفَ يَمُوتُ
وَمَنْ يَكْفُرْ فَيَمُوتْ يَمْوَتِ كَيْفَ يَمُوتُ	وَمَنْ يَكْفُرْ فَيَمُوتْ يَمْوَتِ كَيْفَ يَمُوتُ
وَمَنْ يَكْفُرْ فَيَمُوتْ يَمْوَتِ كَيْفَ يَمُوتُ	وَمَنْ يَكْفُرْ فَيَمُوتْ يَمْوَتِ كَيْفَ يَمُوتُ
وَمَنْ يَكْفُرْ فَيَمُوتْ يَمْوَتِ كَيْفَ يَمُوتُ	وَمَنْ يَكْفُرْ فَيَمُوتْ يَمْوَتِ كَيْفَ يَمُوتُ

اور آیت انک لا تہدی من احببت سے کفر اور کجا آشکار نہیں اور یہ بیان
خوش عنوان عنقریب مذکور ہو جائے خط انہیں اور شان نزول آیت کا
اللہ بنی میں خلاف صحابہ کبار سے اور اس کے معنی میں بھی اختلاف انی الالبصار
اور بطریق تسلیم کہ حضرت ابو طالب کے حق میں اس کا نزول ہو چنانچہ اسی
جلد اول میں قطعاً التمزاع ہی طرہ معمول ہو تا ہم انک ایمان عند اللہ بن
اوستے کچھ نقصان نہیں تصدیق عقاد جنان اور تصدیق والیقان میں آتے
یہ مخیران نہیں کیونکہ لفظ شہدین سے ان میں کافرین مراد ہو چکیا
آیت ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ سے ان تکفیر مقصود بالسد و جہ اور
یہ شرک معزل کفر بربیع المثال والارشاد الساری ونہایت الاثیرین نگار ہے
والارشاد الی الکما من خفیہ اور روح البیان وغیرہ میں آشکار ہے اور چونکہ

اور اسان شہر علامت ایمان بلا انکار ہے تو بر عدم قرار اسان طلاق کفر و کفر
بیمان لا ینزوا رست اور یہ الطلاق کفر شرعی نہ مانع ایمان نزد پروردگار ہے
چنانچہ تین قسم ایمان میں بنی مضمون انہ کبارتے جیسا کہ پیش سے حضرت
امامہ اعظم رحمۃ اللہ الاکرم سے معرزل نگار ہے یہ قول فی مقام العبد للتجید و عجز
من انزلہ ان قولہ عدلی انک لا تہدی من احببت لادلالہ فی ہذہ الابصار
عی کفری شایب و ذلک لانک قال عند موتہ یا معشر بنی عبد مناف اطیعوا شیعہ
و صدقہ تفلحوا و ترشدوا فقال لہ علیہ الصلوۃ والسلام و علی لہ و اصحابہ البرۃ
الکرام تارہم بالنصیر لا فہم ولا تقول لا الہ الا اللہ اشہدک بہا عند اللہ تعالی
قال یا بنی اخی قد علمت انک صادق و لولا ان یکون علیک و علی بنی ابیک مبیۃ
بعدی لقللنا ولا قررت بہا عنک لے عزیز پر تیز عبارت مذکورہ میں صداقت
مستورہ میں قرار تصدیق جنان آشکار ہو اور عدم قرار بجا بھی نگار ہو
از رو تصدیق حضرت ابو طالب الایمان نزد پروردگار ہو اما علامت ایمان
شرعاً جو قرار ہے کہ جیسہ دنیا میں ہر اے احکام کا مدار ہے وہ اس وقت
لا ینب یفقو و عند اولی الافکار ہے تو نفی کفر از روئے تصدیق نزد مفسرین
کبار ہے اور آیت ما کان للنبی من کفر از روئے عدم ظہار قرار ہے
اور یہ جواب تویم بطریق تسلیم کہ وہ آیت انک حق میں بلا انکار ہے والا موافقی
فرمان واجب الادعان علی مرضی او پر رضائے کردگار ہے دوسرے شخص
کے حق میں نازل ہوئی جیسا کہ اکثر تفاسیر میں نگار ہے یہ قول مفاد الغیب
والکشف عن قناع الیب والتجید وغیرہا من زیر امیرۃ الخیرین فی نزول نہ مانع

روایت حمزہ شان نزول بن آیت غفر الحقین ۱۸ کہ ما کان للنبي والذين آمنوا ان يستغفروا لنفسهم
 للنبي وجوه اولها ما روى عن سعد بن المسيب عن ابيه انه قال لما حضرت ابي
 الوفاء قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبي قل كلمة لا اله الا الله احاجرت بها
 عند الله فقال والله يا ابن اخي لو لا محاجة العار عليك وعلى بنى ابيك من بعدى
 لقلها فقال عليه الصلوة والسلام لا استغفرن لك ما لم انة عنه فخرج لنا الوقت
 لا يزال النبي صلى الله عليه وسلم كان يستغفر له حتى نزلت هذه الآية تكريه
 والثاني ما روى عن سيدنا علي بن ابي طالب رضى الله عنه انه سمع رجلاً
 يستغفر لابييه المشركين قال فقلت له استغفر لابيوك وهما مشركان فقال اليس
 قد استغفرا ابراهيم عليه السلام لا زرفدا كرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم
 فنزلت هذه الآية والثالث ما روى عن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله
 عنهما ان رجلاً اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال كان ابى يصل الرحم
 ويقرى الضيف ويمزج من ماله فاستغفر له يا رسول الله فقال امات مشركا قال
 نعم فقال فى حضرة من النار لانه ما قال يوماً اعوذ بالله من النار فانزل الله تصديقاً
 لرسول ما كان للنبي والذين آمنوا الى آخر الآية والرابع ما روى انها نزلت فى ام
 النبي صلى الله عليه وسلم وذلك سنة فخر مكة المكرمة والخامس ما روى عن ابن
 مسعود رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يستغفر لعمه ابيفاء
 لما قال له لا استغفرن لك ما لم انة عنه فلما علم الصحابة رضى الله عنهم انه صلى الله
 عليه وسلم يستغفر لابي طالب وقد استغفرا ابراهيم عليه السلام لا زرافوا
 بالاستغفار لابيائهم واهلهم وسائر اقربائهم الذين ماتوا على شرك وتشتبها
 بالاستغفار للنبي لعمه واستغفار سيدنا ابراهيم على نبينا وعليه الصلوة والسلام

عم تطيق شان نزول آيت ما كان للنبي والذين آمنوا ۱۹ ارجع حضرت ابو طالب وقرناب شفيع المؤمنين
 وما كانوا ماهرين عن سبب الاستغفارين فانزل الله تلك الآية حسماً لرحمة الله
 لوهمهم لان منظور قياهم كان على الظاهر وكل فرد عن الحقيقة ليس بما هو قد
 حملوا ما كان للنبي والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين على صلوة الجنائز والذليل
 عليه انه تعالى منع من الصلوة على المنافقين وهو قوله ولا تصل على حدتهم
 مات ابدال وفي هذه الآية عم ذلك الحكم ومنع من صلوة الجنائز على المنافقين
 تبين انه من المشركين وان كان فى الظاهر مومناً لم يمنع لبيب من محبة
 اريب اب عین انصاف سے دیکھنا ضرور ہے عقل سلیم اور فکر قویم سے
 تامل کرنا موجب سرور ہے کہ جب شان نزول آیت مرقومہ میں چند روایت
 اہل درایت سے آنے لگتے ہیں اور اسی اختلاف پر حضرت ابو یوسف صحابہ کبار
 ہیں اور باوجود اس کے اختلاف میں پر بھی بعض اہل الابصار میں تو کس طور پر
 آیت حضرت ابو طالب کی شان میں یقیناً صادق آوے اور کیونکر حضرت
 آمنہ کی شان رفیع البیان میں اسکا نزول تطبیق پاوے اگر نزول آیت
 مرقومہ حضرت ابو طالب کے حق میں ضرور ہے تو حضرت آمنہ ماجدہ کے حق میں
 نزول اسکا محظور ہے اور یہ محظور عند الماہرین غیر مستور ہے کیونکہ وفات
 حضرت ابو طالب دس سال نبوت میں بتقیل وقال حمزہ اور جو روایت نزول
 حضرت آمنہ کے حق میں وہ فتح مکہ میں بعد ہجرت پنج سال حمزہ تودونور و یوم
 لاریب ہشت سال کا انصاف حمزہ پس اگر حضرت ابو طالب کے حق میں اسکا
 نزول حمزہ تو پھر کس طور پر جواز استغفار و حق ام رسول حمزہ نزول سکا ان رسول
 صلی اللہ وسلم علیہ السلام انما حقین ہرگز فرق نہیں در میان استغفارین تو بعد

تص
 مان نزول
 ہر گزایت
 منظور
 تامل
 ابن کافہ حمزہ
 ہر گزایت
 منظور
 تامل
 ابن کافہ حمزہ

۲۵
 علیہ السلام و کتابہ الصلوۃ والسلام
 منع حضرت پروردگار کہ چونکہ جناب مستطاب سید مختار بن عبد اولی والدہ ماجدہ کو اپنے
 جناب الہی میں کرین استغفار کہ یہ خلاف عصمت نبوت ہے عند اولی الابصار
 اور انہوں نے منکران جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت
 آمنہ کے حق میں اور کائنات میں ہر یقین نہ نہ و حق حضرت عم شفیع المذنبین
 تو یہ بھی ایک وسوسہ شیطانی جو عند المنصفین نہ کیونکہ علت منع استغفار اسی
 آیت میں ہر آشکارہ اور وہ لاریب یہ فرمان حضرت رب کریم کہ من بعد
 ما تبین انہم انہم صحابہ الجیم اور شرک حضرت آمنہ ام جناب رسول کریم علیہ
 الطیب الصلوۃ والرحمۃ القلیم کسی شیعہ روایت سے بھی ثابت نہیں اور ہم
 تو کیونکہ ظاہر ہوا نزد منکران صاحب خلق عظیمہ برادران شقیان شیطانیہ
 کہ وہ حضرت ماجدہ ساجدہ معاذ اللہ ذات جیمہ اور حالانکہ ام جناب شفیع المذنبین
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صحابہ قریب سے ہیں باجماع ائمہ دین و وقد
 قال اللہ فی کتابہ اصولاہ و ما کاننا معذبین حتی نبعث رسولاہ اور ہر این قاطعہ اور
 مضامین ساطعہ بطرز صیین جو اس میں ثابت ہیں نزد محققین اسی
 جلد اول عقائد میں آشکار ہیں معنائے ولا تسئل عن صحابہ الجیم میں شتمہ
 اول سے نکار ہیں اور بطریق تسلیم زوال آیت مرقومہ شان حضرت ابوطالب
 میں نہ انہما ہم بلقبہ آیات شان نزول کا جواب باحوال منکرین لازم
 ہوا کلام اور یہ ہر بھی ظہر میں اتساع میں من الامس کہ اگر تصدیق
 حضرت ابوطالب نزد شفیع الورا علیہ الصلوۃ والسلام مقووت تھی معاذ اللہ اگر صورت
 عنادہ اندہ یہ عمہ اوس کے نزدیک تحقق الوجود تھی تو پھر حضرت ابوطالب کے لئے

۲۱
 دلائل کج دارد بقصد حق جان آن عم نامدار
 استغفار جناب سید مختار بن عبد اولی والدہ ماجدہ کو اپنے
 استغفار نہ دو حالت سے خالی نہیں عند اولی الافکار ایک تو یہ کہ مغفرت کفارہ
 بلا تصدیق و توحید پروردگار نہ جائز ہونہ جناب سید مختار نہ دوسری حالت
 یہ کہ مغفرت کفارہ بہ سبب قرابت و شفقت حبیب کردگار نہ بدون تصدیق و توحید
 پروردگار نہ ممکن الوجود ہونہ و خالق نور و نازہ اور یہ دونو عقاود نہ ہرگز الیقین
 علمائے اہل سدا نہ تو کیونکہ وہ شایان شان خیر العباد نہ چنانچہ ہی ہر پناہ حق
 ہو یہ قول کریم کہ فلا تبین کہ انہ عدو تبینہ انہ انہم لا وادہ فلیم کہ کیونکہ
 شان نبوت و ایمان مانع ہر یقین استے کہ استغفار کرین شہ کین کے لئے
 شفیقین اور یہی معنی ہر اس قول قدیم کا عند الغفرین کہ ما کان للشی
 والذین آمنوا ان یتستغفروا للشرکین اور سبب اس منع کا یہ ہر قول خالق الارض
 والسماء ان الله لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دُونَ ذلک لمن یشاء پس
 لاریب نزد قلب سلیم ان الشرکین من صحابہ الجیم اور ہر شریع میں یہی حکم
 پروردگار نہ کہ جو اہل تصدیق و توحید نہیں وہ نہ لایق استغفار نہ بھی نہ منون مفتاح
 الغیب و تحبیرین ہے آشکارہ پس یہ فرمان سید الناس و جان کہ لا تستغفرون
 تو اسکا مدار تصدیق جان ہونہ اور یہ فرمان حبیب الرحمن کہ ما لم انہ عنہ تو اسکا تحمل
 عدم اقرار لسان ہر یعنی اعظم شفیق و رفیق از روئے تصدیق و یقین جو ہر
 ولین ہے پانڈارہ البتہ جناب الہی میں کردگار میں استغفار اپنی ذات ستودہ
 صفات کے لئے لیل و نہار نہ یہاں تک کہ بہ سبب عدم ظہار ہر قرار کہ جبر
 شرعاً اجرائے احکام کا ہر مدار نہ ظہار استغفار سے مجکو منع فرماوی پروردگار
 و اس میں کمال پاس خاطر خالق و خلق ہر عند اولی الابصار اور مراعات حقوق

شفقت و تربیت کے باوقار اور نہایت رب غایت ادب خدا اور مرہیے نام
اور اوہمین امید لطف لطف ہر بار ہر بار فیض شریف و آشکارہ پس جبکہ معیوب خدا
علیہ الصلوٰۃ والسلام لطف الہی اور فیض نامہای سے ہیں امیدوار ہو تو کیوں ترہات
اضا لیل جاننا و ہنوات خرمیل یا یوسانہ بکتے ہیں منکران ہشمارہ شعر
نا امید مکن از سابقہ لطف نزل تو چہ دانی کہ پس پردہ کہ خوبست و کشت
اور توفیق خبیق ان دونوایت پر ہدایت میں اسے ہمیں کہ ایک لایہدی من
حببت و انک لہدی الی صراط مستقیم اسی جلد اول عقائد خیریت میں بخش
منوب ہر اور رہشہات وہ بارہ ہدایت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی
وہ ان مکتوب ہر پس شخص الکلام فی ہذا المرام یکہ حضرت ابوطالب عم
سیدہ حسین صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین کر حق میں شرفا جائے سکوت
اور محل آداب ہر اور وعظائے امان پر ایقان با صد عرفان ثابت بلا تیار
ہر بھی ہتھا و پر سادہ بندہ مسکین محمد خیر الدین مولف ہذا الکتاب ہر اور بھی
عقائد خوش دنیا و ائمہ اہل سنہ عقائد اولی الالباب ہر اور نزدیک شیعہ
حضرت ابوطالب شرفا بھی مومن بالغرور میں و لا امل یقان نبوت اور
عرفان و اذعان خوارق عادت سے وہ متمسکین بالسرور ہیں و نعم اولی و لا امل
تصدیق حضرت ابوطالب حق الوجود ہے و اما ظہار و ہر نور و طلب سید مختار
پس وہ الارب فقود ہر اور روایت اظہار اقرارہ پس وہ بعد ہر سیدہ الابرار
ثابت ہر نزد بعض محققین خیالہ اور چونکہ اوس ظہار قرار پر اتفاق ہمہ ائمہ
کبار نہیں ہر تو شرفا بغیر سکوت بصد نبوت دیگر قیل و قال سزاوار نہیں

یہ تاب آداب ہر بھی صاحبین کی داب ہر عاقل کو اسے زیادہ تاکید درکار نہیں
جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قرابت و مودت میں کسیکو نکاح
نہیں ہر تعمیر تعمیر و تقریر غیر تبلیغ سے لسان کو اس کی شان میں آشکارا نہ اور
نہیں کہ اوہمین اذیت جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام آشکارہ ہر اور
واسطے مودت صاحب خلق عظیم از بسکہ عذاب بہین و ایلم اور لعنت پروردگار
ہے ہر اور بہر طور ادب و توقیر و غیر جناب حبیب قدیر خاتم بشیر و نذیر و مظلوم و محبوب
کر و کار ہر شعر

از خدا جویم توفیق ادب	بے ادب محروم گشت لطف رب
بے ادب تنہا نہ خود را دشت ہر	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
بذر گستاخی کو ف آفتاب	شد عز از یل ز جرات رو باب
ہر کہ بے باکی کند در راہ دوست	رہزن مردان شد و نامرداوت
چند حرف طمطراق و کار و بار	کار و بار خود بہین و شرم دار
ای خنک آنکہ دلگت نفسہ	وای آن کہ سر کشی شد خوئی او
گر خدا خواہد کہ پوشد عیب کس	کم رند در عیب معیوبان نفس
چون خدا خواہد کہ پردہ کس درو	میلش از دطعنہ پاکان دہر
ہر کرا افعال دیو و دہر و	با کر یانش گمان بد بود
گفت ایند و بر دے دارم نظر	کو زرد عشق با شد پراثر
ناظر قلم اگر خاشع بود	گر چہ گفت لفظ ناخاضع بود
گر خطا گوید و را خاطی مگو	گر بود پر خون شہید او امشو

کلمہ
شما
الشیخ
الکرام

خون شهید از آب اولانترست
 کفر او دین است و دیش نور جان
 حاضر ناقص ز غائب خوشترست
 عیب کم کن بنده معیوب را
 بیج قبله پیش حق مردود نیست
 چاره و لها عطائے بندیت
 بلکه شرط قابلیت داد اوست
 کوئی نو میدی مرو میداست
 نا امید ی را خدا گردن زدست
 دست را اندر احد احمد بزن
 ما چو طفلانیم یا خیر الورا
 ای که چو نتودر زمانه نیست کس
 مرغ و ماهی در پناه عدالت
 داده مارا که بس زاریم ما
 داده مارا ازین غم کن جدا
 صد هزاران تحفه صلوات را

این خطا از صد ثواب اولانترست
 از امان او جہانے در امان
 حلقه گر کج بود ہم بد درست
 متهم کم کن تو آن محبوب را
 زانکه قصدش ز خریدن نبودست
 داد او را قابلیت شرط نیست
 داد مغر و قابلیت هست پوست
 سوئی تارسیکه مرو خورشید است
 چون گننه مانند طاعت آمدست
 ای برادر واره از بوجہل تن
 دایه ما تو یقین در هر سرا
 الله الله خلق را فریاد رس
 کیست آن گم گشته کیش فضلست
 بے نصیب از باغ و گلزاریم ما
 دست گیری دست تو دست خدا
 پیش کش کن ای خدا آن ذات

خواب آنحضرت صلی الله علیه و سلم بهیچ خود رست نیکرد و درین ویرین خانه آنحضرت را همراه خود داشتی و حضرت ابوطالب و مدح آنحضرت صلی الله علیه و سلم شهادت بسیار دارد و در عین کمال حضرت ابوطالب نیز در مکه نظر قحط افتاده بود این عساکر از عروطه رضی الله عنه آورده که گفت فی يوم آوادم که راودان سال قحط غنیمت بود پس آن روز قریش نزد حضرت ابوطالب بنی استقاپس برآمد حضرت ابوطالب و حال آنکه گردو که کوه کان بود نزد قریش و میان ایشان کودکی بود مثل آفتاب تا بان که پرده ابراز روشنی وی بر نهاده باشد پس گرفت اورا حضرت ابوطالب و چسپانید پشت او را کعبه پس شارت کرد آن دوک با گشت خود بجانب آسمان و حال آنکه نیست در آسمان نشانی از ابر پس گرد آید قطعه های ابراز هر جانب و برهم نشینند و ابراز گرفته تاروان شد و دما و پیر شد وادی پس حضرت ابوطالب در قصیده خویش که در مدح آنحضرت صلی الله علیه و سلم گفته از آن درین مراثیست

وَأَبْضُ يُسْتَقِ الْفَهَامُ وَتُجْهِمُ
رَحْمَةُ اللَّهِ تَكْمِلُ عِصَّةَ الْأَرْبَعِ

محمد بن اسحاق رحمه الله الخلق این قصیده را زیاد و برهشاد بیت ذکر کرده و گفته که این ابیات را در وقتی نشا فرموده که قریش اجماع کردند بر پیغمبر صلی الله علیه و سلم و نفر کردند از وی کسی را که اراده میکرد سلام را و درین ابیات جو و مذمت قریش کرده و در انکار و عداوت او شان مرا حضرت را و ترغیب میده باطاعت و اذعان و قبول وی صل الله علیه و سلم و این تبیین گفته که درین ابیات دلالت است بر آنکه حضرت ابوطالب میدادست نبوت آنحضرت را

پیش از بعثت باخبار حسیه اگر نام او بر نیس بود و غیر او بشان وی صل الله علیه و سلم و شیخ این حجر عقلانی گفته که انشاء حضرت ابوطالب این شعر را بعد از بعثت و حضرت حضرت ابوطالب نبوت آنحضرت را و بسیاری از اخبار آمده و بان تشک کرده اند شیعه بر سلام وی و گفته که دیدم کتاب مدنی بن حمزه ابجدی را که جمع کرده است در وی اشعار حضرت ابوطالب و زعم کرده که شمس سلمان بود و بر سلام گفته است از عالم وحشویه زعم کرده اند که وی کافر مرده است و هتدلال کرده اند بر دعوی بجهنم که نیست دلالت در آن انتهی کلام این حجر رحمة الله تعالی باز شیخ فرموده که حضرت ابوطالب وقت تزویج آنحضرت صل الله علیه و سلم بحضرت خدیجه الکبریٰ خطبه خواند که ترجمه او اینست محمد پیغمبر من آن خدای را که ما را از فرزندان حضرت تباریم و فروع حضرت اسماعیل علیهما السلام گردانید و از اصل معدوم و ضعیف و ناتور و فکاهان بیت خو و پیشوایان حرم خویش ساخت و خانه خود را بهار زانی داشت و ما را بر دما حاکم گردانید تا بعد بدستی که این پسر برادر من که حضرت محمد بن عبد الله است جوانی است که موازنه کرده نشود با او هیچ مردی از قریش مگر که او فرو ن آید بران مرد اگر چه در مال و قلت است و ملل سایه ایست زانو مریت حال و تحقیق وی خواستگاری میکند خدیجه بنت خویله را و میگردد از مهر او راست شترمایه از مال من و وی را بخدا سوگند بعد ازین شانی عظیم و مری بزرگ خواهد شد باز شیخ قدس الله سره در وقایع سال هفتم آورده و دیگر محققین مثل علامه قسطلانی و الحبر الفهامة الزرقانی و محمد بن اسحاق و غیر هم رضی الله تعالی عنهم

گزارش ملاحت من نبودی مترز

چون کفار جبهه حضرت ابوطالب نامدار در حفظ و حمایت جناب سید مختار
مطابق و نمودند پس همه در میان خود اتفاق کرده عهد بستند که بانی هاشم
و بنی المطلب مناکحت و مبايعت و مخالفت و مصاحبت و مکالمات نکنند
و در هیچ امری ایشانرا معاونت و مساعدت ننهند و بهر طور قطع ارام و سلام
و کلام بر خود لازم دانند و هیچ وجه بینهم منع نگردانند الا بر قتل جناب
شفیع الانام علیه الطیب الصلوٰۃ والسلام و عهد نامه درین باب نوشته
مؤکد بانیان ساختند و چهل کس از روسائے قریش بهر بابراں وثیقه زدند
و در هر یک پیچیده و شمع کرده در خانه کعبه آویختند و کاتب آن صحیفه منور ابن
عکرمه بن عامر بود و حق جل جلاله و عم نواله دست آنرا شل نمود پس حضرت
ابوطالب بانی هاشم و بنی المطلب بنا بر کمال حبیب جناب رسول کریم
علیه الصلوٰۃ و التسلیم را مع صحاب کبار علیهم رضوان الله الفکار در شعب
خویش در آوردند و کافران ازین معنی وقوف یافته آن شعب را محاصره
کردند و هر کس که از آن شعب بیرون آمدی بانواع اذیت او را متادای
سبک دانیدند و اهل اسواق بابران داشتند که هیچ چیز بدست ایشان فروشد
و چون در موسم حج از آن شعب بیرون می آمدند و از مردم اطراف می خرید
می خریدند از آن نیز آن کفار منع میکردند و خود به بهانی گران خریداری
می نمودند حاصل کلام درین مرام اینکه آن کفار پشوار بسیار کنان آن
شعب اذیت بسیاری رسانیدند و حضرت ابوطالب از وفور شفقت جناب

سید المرسلین صلی الله و سلم علیه و آله الطاهرین در استحکام شعب بهر نوع
کوشش بلوغ داشته و در هیچ وقت از محافظت شفیع الانام صلی الله
علیه و سلم ذات خود را در تسالیل نگذاشته و چون آفتاب عالم تاب حبیب
رب الارباب در مغرب خواب متواتری بودی همان وقت حضرت
ابوطالب بر بستر خواب هرگز بر گزینا سودی شمشیر حائل کرده گردانند
رسول اکرم صلی الله علیه و سلم گشت نمودی پروانه وار گرد آن شمع
کردگار دام طواف میفرمودی و در روز پیران و برادر زادگان از بصیانت
آذات قدسی صفات مامور ساختی تا که در ملوین از خدمت سید ثقلین
و از حفاظت آن شرفه العینین بهر خطه و به آن خود را پرداخته و این
واقعہ جور و جفا از آن کفار پشوار برین حضرات ارباب وفادار بلال
محرّم سال بمقت از رسالت رسول اکرم صلی الله علیه و سلم آشکار گردید
و چون سه سال هم برین منوال از ان اهل ضلال جور و جفا پرتلال بنجامه
جناب خیر الورا علیہ الصلوٰۃ و التناعم پر غم خود را اینچنین آگاه فرمود که انصاف
بامر الهی از ان عهد نامه تعبیه جور و جفا و قطعیت را در بود یعنی همه عبارت
ظلم و قطع رحم را از ان صحیفه خورد و برد ساخته و نام خدا و نام مصطفی را بجهت
و سالم گذاشته پس حضرت ابوطالب آنرا تصدیق نمود بدل و جان گفت
که ای حبیب الرحمن بحق ست هر خدای رب الانام و گواهی میدهم
که تو راست میگوئی در هر کلام بعد از ان حضرت ابوطالب بایاران
از شعب بیرون آمدند و در محجر که مجمع روسائے قریش بود فوراً خود را نشان

چون حضرت ابوطالب را کفار پرستش را دیدند بسیار تعظیم و تکریم و احترام
و تخیّم نمودند بر عزم و و تمّ اینکه از حفظ و حمایت رسول کریم علیه الصلوة و التسليم
بسیار شک شده تشریف آورده اند حضرت ابوطالب فرمود که اکنون عهدی
را که در باب عداوت مانوشته اید مصلحت متعلق باینست که آنرا پیش
ما بیاورید ابو جهل ازین سخن بسیار مسرور گردیده و زعم حصول مقصد خویش
در دل ورزیده فوراً آن عهدنامه را از کعبه گرفتند و پیش حضرت ابوطالب
آوردند پس حضرت ابوطالب فرمودند که این صحیفه بچنان بهرمانی
شمارسد و گفتند نعم صلّی الله علیه و آله و سلم حضرت ابوطالب این چنین
آشکار نمود که محمد مصطفی علیه الصلوة و التنازه آگاه فرمود که حق تعالی
ارضا را برین صحیفه گذاشته تا هر چه تعبیه جوید و قطع رحم در آن مثبت بود
آنرا خورده و محو ساخته و نام خدا و محمد مصطفی صیحه و سالم باقی گذاشته پس
اگر درین اخبار معاذ الله کذب شود آشکار تسلیم کنم شما را محمد مختار تا هر
باو کنید شما را سزاوار و اگر درین اخبار اوراست گفتار پس شما از مضمون
صحیفه دل آزار در گذرید پس روستائی جفاکار و با عداوت بکنیه
زینهار که محمد بر حق رسول پروردگار پس بکنان این سخن را پسندیدند
و داد انصاف بلا اعتساف را برگزیدند و چون آن صحیفه را برگشتادند
لاریب بچنان یافتند که جناب سید المرسلین صلّی الله علیه و سلم علیه
واله الطاهرین اخبار فرموده که سوامی نام خدا و مصطفی همه تعبیه جوید و جفا
انجام نموده پس همه معاندین شرمسار شدند و از خجالت سر برآوردند و پیشان

و با وجود این ابو جهل لعین و تابعان او همین لحاج کردند که هرگز بهرگز نقص
عهدنامه نکنند انگاه حضرت ابوطالب بایاران خویش ارباب و فاق
و دور اندیش در میان استار کعبه درآمد و بر معاندین سید المرسلین
بسیان فرین کردند اللهم انصرنا علی من ظلمنا و قطع من قطع احساننا
و استحل ما حرم علینا و بسوی شعب خویش بازگشتند و آن جماعت
قریش که در نقیص عهدنامه سعی داشتند بر ابو جهل و تابعانش غالب آمدند
و صحیفه را پاره پاره کرده سلاح پوشیدند و بر شعب آمد و محصوران را برین
آوردند تا همه در منازل خویش قوار گرفتند و مخالفان هیچ مقاومت
نتوانستند و در سال دهم از نبوت بدین امر غمخوار شدند و درین
سنة حضرت ابوطالب از دنیا انتقال نمودند و ایشان بعد از شهادت
ساله بودند در مواهب الدنیه از هشام بن السائب رضی الله عنه آورده
که حضرت ابوطالب قریب وقت وفات وجود قریش و اکابر ایشان را
نزد خود جمع کرده اینچنین وصیت فرمود که ای معشر قریش شما برگزیدگان
خدا اید از میان خلق وی و من وصیت میکنم شما را بخیر که محبت بدین
وصدق است در قریش و قبائل عرب و تحقیق آورد هر یک که مقبول و ناپسند
بصدق است و عدم قرار زبانه است از روی ترس طاعت و اندامی منیم
بسوی فقرائی عرب و بادیه نشینان و ضعیفان و مسکینان که اجابت
میکند دعوت او را به تصدیق بخان و بزرگ میدانند فرمان او را با صدق
دل و جان و گشتند سرهای اکابر قریش نگونسار و خراب گشته سرهای ایشان

درین دیار و آن فقر و ضعیفان و سبکین گشتند از باب ایشان از بسکه معظمین
و اینها بسوی ایشان محتاج ترین و گشتند ایشان نزد وی مقربین و اینها
از وی بے نصیب و دورترین و گشتند ایشان در دوستی وی مخلصین
و در طاعت و انقیاد وی بادل مصاف و ابھین لے معشر قریش و دوستان
وی باشند و فرمودہ او! حمایت کنید و اندکے متابعت او نکنید مگر کہ راوشہ
یاد و بیخ کے سیرت او نگیرد مگر کہ نیک بخت باشد و ہمہ کار او بسا مان
ہوید اگر دو و اگر نفس مراد تے دست و پا جل مرا تا خیر می روی نماید البتہ
ما ذوات را از وی باز دارم و واقعات را از وی دفع کنم این وصیت فرمود
و رخصتہ اقامت ازین عالم بر بود و آئے محبت رسول کریم پرے عاشق
صداق میم بہ علیہ طیب الصلوٰۃ و التسلیم و علی آلہ و اصحابہ ذوی القلب
التسلیم نہ تمجید سطور اور تقریر مذکور سے از بسکہ آشکار ہے نہ منصف نہ متعسف
کے نزدیک اظہر من الشمس علی نصف النہار سبب ہے کہ تصدیق جناب باصہ
جناب حضرت ابوطالب متحقق بلا انکار ہے نہ فقط طلبا و اقارب عم سید مختار
ہرین قیل و قال اولی الابصار ہے نہ لاریب حضرت ابوطالب ہوتون بہت
پرستون تو بیزار تھے نہ شراب حب و حید حضرت حبیب فرید سے دائم ہر شہار
تھے نہ اوس شیخ جمال محبوب ذوالجلال پر فدا پروانہ وار تھے نہ ذات محمد بین
اپنی ذات سے فانی لیل و نہار تھے نہ صفات احمدی میں اپنی صفات سے
محبوبہ اطوار تھے نہ اونکے نزدیک سوا اوس یگانہ کے ہمہ یگانہ و اختیار تھے
نشن حبیبے خوش نصیب اوسی طیب کے وہ بیمار تھے نہ عشق حبیب میں

وہ اریب ہر زمان سگہائے ملامت سے ہر دوار تھے نہ لیکن ہر ملامت میں صد
کرامت سے خط بردار تھے نہ در ما فاد فی الفارسی و آجاد شعر
عاشقار ہر زمان سگ ملامت سید لیکن اندر ہر ملامت صد کرامت سید
نہ حبت عیال و اطفال میں وہ جان نثار تھے نہ ننگ و ناموس و خانمان
کے وہ طلبگار تھے نہ عشق جانان میں جان و جہان سے دست بردار تھے
رضا جوئی خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں دائم شکار تھے نہ شعر
آکس کہ ترا جوید و جان را چہ کند فرزند و عیال و خانمان را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخش دیوانہ تو ہر جہان را چہ کند
یقول المؤلف المسکین انافہ اللہ رحیق المحبین ان رسوخیۃ المحبۃ فی الجنان
و تقویۃ المودۃ و الایقان نہ تحصل بقدر قوۃ العرفان نہ و استحضار الاوصاف
بالاعان لان المعرفة کالبذر و المحبۃ کالشجر و الاتباع کالثمر و انما الاثمار تبۃ الانجا
فابوطالب علی وفق رسوخیتہ فی العرفان نہ وقوۃ فکرہ فی اوصاف سید الانس
و الجان نہ بذل فی حبت ہذا النبی الاسفی نہ سراسر الاسماء الحسنی تاجروس
الاسماء نہ سراج نفوس الاصمیا کمر مراد الرسل العضاء نہ مرکز و داد اہل الارض
و السماء حبیب اللہ علی الاطلاق نہ طیب ذنوب خلایق الخلاق نہ علیہ زک الصلوٰۃ
و التسلیم نہ علی آلہ و اصحابہ ذوی القلب السلیم نہ مالہ و مالہ من الاشباح
و روحہ بالافراح نہ بغیر القعب و الاتراح نہ قالہ الفتاح نہ اغناء عن المفتاح نہ
واعداء عن المصباح نہ لظفرہ بالمفتوح و الاضباح نہ ففاز بحضرة اقربا بہ نہ
و سقم من صفوة شرابہ نہ فہام و طرب نہ و بالاعداء قد حرب نہ و عمر ما فخر حرب

هَؤُلَاءِ صَدَقَ طَسُ : وَعِنْدَ مِيكَ مُقَدَّرٌ لِّسَانِهِ كَمَا لَمْ تَرَمْ هَذَا الْقَوْلَ	
حَدَّثَكَ بِرَفَقَةٍ وَمَهْلَاحِي صَدْرِي	خَبَّرْتُكَ أَفْزَنِي وَأَقْعَدَنِي صَدْرِي
أَقُولُ وَقَدْ جَلَّ لِفَانٍ عَنِ الْقَدْرِ	بَدَّلِي وَجْهَ مَنْكَ فِي حَالَةِ الشُّكْرِ
فَأَنْكَرْتُ مَا يَبْدُو مِنَ الشُّكْرِ لَدْر	
جَمَالَ قَدَاوَدِي الْقُلُوبَ فَرَعَهَا	عُدَّةَ أَشْرَافِي الْوُجُودَ وَبَاعَهَا
أَقُولُ وَأُذِّنِي لَا تَمَلْ سَمَاعَهَا	لَقَدْ أَنْكَرْتُ نَفْسِي عَيْتَ طَبَاعَهَا
فَمَا أَنَا مَتَّانِي تَحَبَّرْتُ أَمْرِي	
عَذَابُكَ عَذَابُ الْقُلُوبِ نِكَالُهُ	يَهْوُونَ عَلَيَّ فِي هَوَاكَ أَحْيَالُهُ
وَوَجْهٌ سَبَانَا حُسْنُهُ وَكَمَالُهُ	فَأَسْكُرُنَا مِنْ غَيْرِ خَيْرِ جَمَالُهُ
فَلَيْتَهُ مِنْ سَكْرِكَ عَلَيَّ بِلَا خَمَرٍ	
وَجَدْنَا جِبَالَ الْوُجُدِ فِيكَ خَفِيفَةً	كَمَا صَارَ مِنْكَ الْحُبُّ فِيَّ خَلِيفَةً
وَقَوِيَّتْ أَسْرَارِي وَكَانَتْ ضَعِيفَةً	تَغْيِيرُ حُدُودِي سَكَارِي لَطِيفَةً
وَنَضْرِبُ حَدَّ الْقَلْبِ فِي السِّرِّ وَالْجَوْرِ	
شَرَابُ بَانَوَاهِ الْخَوَاطِرِ قَدْ جَلَا	وَكَاثُ شَرِبَانَاهُ وَلَيْسَ كُنْهَهُ مَلَا
وَقَلْبُ بَيْنِ نَهْوَاهُ فِي اللَّيْلِ قَدْ جَلَا	مَحَاسِنُهُ بِالْوَهْوِ فِي مَعْدِنِ الْعَلَا
فَيَأْخُذُ مِنْ قَلْبِي الْقِفَاصُ وَلَا يَدْر	

اس مجاہد صادقین و معتقدان را سخن جو کچھ قضیہ مسطورہ اور قصہ مذکورہ میں شہادت ظاہر ہے اور مصائب صورتیہ نے حسب تقضائے حکمت الہیہ اور موافق ارادت ازلیہ جناب رحمۃ للعالمین اور حضرات صحابہ معظمین

اور ہم جناب شفیق المذنبین اور اسی طور اہل بیت و آل طاہرین اور حضرت اولیائے متقین اور سائر حضرات انبیاء و مرسلین صلوات اللہ و سلامہ الہین علی نبینا وعلیہم اجمعین پر عالم ناسوت و ملکوت میں ظہور پایا ہے اور بقضائے عالم سباب و خاصہ و صاحب ذی شعور کے مشاہدہ میں آیا ہے تو وہ سب نزول اہل بصائر امر اختیار ہی ہے نہ اہل سرائر کے نزدیک وہ کارِ خطاری ہے و اللہ وہ دیدہ و دانستہ رضا بر قضا ہے : بقضائے ربانی رضائے صمدانی پر تسلیم و رضا ہے جو ظاہر میں جور و جفا ہے : وہ اونکے نزدیک عدل و وفا ہے اونکے حال و حال سے یہی آشکار ہے : ہاؤنکی زبان خوش عنوان سے یہی ترجمہ لیل و نہار ہے : شع

مشتاق تو ام باہمہ جور می جفائی	محبوب منی باہمہ جرمی و خطائی
صاحب نظر ان لاف محبت نہ پند	وانکہ سپر انداختن از تیر بلائی
بیدار تو عدست جفا ئے تو کرامت	دشنام تو خوشتر کہ ز بیکانہ دعائے

اَللّٰهُ قَدْ وَدَّ الْوُجُودَ وَمَا حَوَى	اِنْ كُنْتُ مُرْتَادًا بِنُوعِ كَمَالِي
فَاَكُلُ دُونَ اللّٰهِ اِنْ حَقَّقْتُهُ	عَدُّهُ عَلَى التَّفْصِيلِ وَالْاَجَالِ
فَالْعَارِفُونَ فَنُوَايَاكَ بَهْدًا	شَيْئًا سِوَى الْمُنْكَرِ الْمُتَعَابِ
وَلَا وَاِسْوَاهُ عَلَى الْحَقِيقَةِ هَالِكًا	فِي الْحَالِ وَالْمَاضِي وَالْمُسْتَقْبَالِ

ہر ایک رنگ میں وہی بے رنگ اونکے رنگ میں سما یا ہو : اوسے
بے رنگ کے رنگ میں یہ رنگ اونکے رنگ میں آیا ہو : مَا رَأَيْتُ
شَيْئًا إِلَّا وَرَأَيْتُ اللَّهَ فِيهِ كَا جِلْوٍ وَكَهْلَا يَہُ : اوسے نے شراب آئینہ
مِثْلُ لَوْ قُتِرَتْ رَجَةُ اللَّهِ كَا جَامٍ بَلَا يَہُ : وحدۃ الوجود نے عالم شہود میں
مردود الکتب بریکو سے یہی ترنم سنایا ہے : شعر۔

من ندیدم در میان کوئے او	در دور و دیوار الاروئے او
--------------------------	---------------------------

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ سے وہ ہمیشہ مست ہیں : نیتِ لاضرار دلائل
 اَللّٰہ سے دائم ہست ہیں : ہر فعل میں اوسی فاعلِ حقیقی کے وہ قطار ہیں
 ہر عسر وئیس میں رضائے مولا کے طلبگار ہیں : نسبتِ اغیار سے بیزار
 اوسی یار کے سب کار خوش طواریں : شعر

من از بیگانگان هرگز ننالم ۶

أخواني أهل الوحدة الذاتية عند ذوى القرحة الذكية لا يفرقون بين الفقر
واللطف وبين الرق والعنف والشدة والرخاء والعطية والبلاء بل تستقر
محبتهم بالأضداد وتستمر مودتهم بالأخاد وينشدلسا نهم الحاحا هذا نهم الحاحا

هَوَاىَ لَهُ فَرَسٌ نَعُفٌ أَجْفَا
وَمَشْرَبَةٌ عَذْبٌ تَكْدِرُ أَمَّ صَفَا
وَكَلَّتْ إِلَى الْحَبِيبِ أَمْرٌ وَكَلَّةُ
فَإِنْ شَاءَ أَحْيَانٍ وَإِنْ شَاءَ أَلْفَا

قال لحافظ نجم المسالك سيدى احمد بن المبارك مغزى الى شيخه قطب العارفين
مركز دائرة قرب الواصلين سيدنا عبد العزيز فى كتابه الابرين قدس الله
اسرارهم وافاض علينا انوارهم ان نبينا صلى الله عليه وسلم غنص الامة

التي ليس فوقها في الخارج مزيد عيني وأما غيره عليه السكون والساكن فافانها
فيه على درجة من الكمال لا على على الدرجات ولذلك سائر الأسماء
من السبعة التي اشد الجاهل بالحرف السبعة وهي حرف الاديمة وحرف الروح
وحرف النبوة وحرف الرسالة وحرف العلم وحرف الفهم وحرف البسط فانه
صلى الله عليه وسلم قد بلغ فيها كلها غاية الغاية ونهاية المهابة بحيث ليس

لاحد من الانبياء الكرام ان يرسل قضاء على نبينا وعليه السلام
الوصول ومطلع المصنف في هذا الفرع من هذا الفصل الاصل من تصنيفه
تحت طهر الطويل وحصلت له عليه الصلوة والسلام من الحروف مع سائر
بالاكرامه كان عجيب مع العجيب والاثالث في الشهادة والمقيب لانه
المحولات عليه الصلوة والتسليم في تلك السقبت روحه المكرية انشيت

الانوار القدسية بحيث صارت به اصلا لكل ملتمس ومادة مفيدة لكل
مقبس فلما دخلت روحه الباهرة في ذاته الطاهرة سكنت فيها سكنى المحبة
والرضا والتبول والوصول والوفاء فجمعت تمام سرها وتحتها معارفه ونوره
وكات الذاب الغامبه تفرق شيئا فشيئا على المدرك الغامبه من انما صغر

اولاً بلغا ربع سنه بحفظ من لا يأخذ نوم ولا سنيه فزال سحره
ابن الدرس والروح القند سببه وانحى العجاب الذي بينهم بكماله فـ

الشهادة المطلقة لسيد الأكوان حتى صار يشاهد كشهادة العبد بأن
 حص جلالة وعلى العالمين عم نوانه هو الخمر بجميع الخبوفات وناقصها
 إلى حيز في السكوت والحركات والتأخرات بمنزلة نظروف وناقصها

بجاء معاذنا و ملاذنا فی یومنا هذا و یومنا

فَإِذَا مَنَّ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ مِّنْ شَيْءٍ	وَعَيْنٌ أَسْوَدٌ كَالْكَوْثِ
أَمْ أَتَى عَلَى الْكَافِرِ طَرْدًا	وَتُؤْذِي مُصْطَفَاً مَّحْتَبًا
تَبَارَكَ الَّذِي لَكَ وَفَاءُ مَوْلَا	وَتَحْسِبُ أَنَّ لَكَ لِلْأَعْيُنِ
قَوْلِي الْعَبِيدَ مِنْ أَتَادِي	وَيَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قَدْ أَنقَضَ وَفَاءُ
فِيْنَهُمْ حَسْرَةٌ مِّنْ بَعْدِ قَوْلِي	وَيَسْئَلُنِي حَيْثُ لَا يَحْزَنِي بَكَاءُ
يَقْضَىٰ يَدَيْهِ مِّنْ أَسْفٍ وَحَزَنٍ	وَيَنْدَمُ حَسْرَةً مَّا قَدْ عَمَّاهُ
خَفِيَ مِّنْ وَزْرِ أَيْدِيٍّ وَحَاذِرٍ	هَجُومِ الْمَوْتِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَرَاهُ
وَبَادِرٍ بِالْمَتَابِ وَأَنْتَ حَيٌّ	لَعَلَّكَ أَنْ تَنَالَ بِهِ رِضَاً
وَلَكِنْ بِالْمُصْطَفَىٰ مَحْبُوبٍ رَّبِّ	رَسُولٌ قَدْ جَاءَهُ وَاجْتَبَاهُ
عَلَيْهِ وَصُوَّةُ رَبِّ الْحَقِّ طَرَا	سَلَامٌ عَطَّرَ الدُّنْيَا شِدَادَهُ

رو شہادت منکرین و بارہ حضرت عم سید المرسلین

صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین

شہد اول آنکہ چون حضرت ابوطالب وفات یافت حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نزد رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام آمد و گفت کہ ان عمک افضل قدمات پس حضرت بگریستند و فرمودند کہ غسل ۹۰ بار و تہنیر ۷۰ بار و بوی بجای آرد و گفت یا رسول اللہ ان مات مشرک یا پس فرمود از بابت خواری و خمر و زنا و غیرہ جنازہ ابوالمطلب می رفتند و گریه و زاری

بسیار می نمودند و میفرمودند کہ ای عم من شرائط صلہ رحم بجای آوردی و در حق من بیعت تقدیر نکردی خداست تعالیٰ ترا جزائی خیر و داد بدو الحاصل فی مدارج السالکین و روئے الامتساب و مدارج النبوة و غیرہ من ذرہا ولی الالباب پس یہ قول علی مرتضیٰ کہ از مات مشرک یا جوابا لا نکار ہے تو است کہ حضرت ابوطالب کا آشکار ہے : ای عزیز پر تمیز اسکا جواب بانسواء ہے یہ ہے عند ولی الالباب کہ اس کفر سے تصدیق جنان میں کچھ نقصان نہیں : آپکے ایمان عند جن میں کچھ زیان نہیں : اور یہ جواب اوسی قول سے بچند وجوہ آشکار ہوئے ہو حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے نکار ہے : انا بخلہ یہ کہ جناب شفیع الرسل والا نعم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب تصدیق غسل و تہنیر و کفین شرعی کا حکم فرمایا : اور حضرت علی مرتضیٰ نے عدم اظہار اقرار پر اجرائے احکام شرعیہ کو ممنوع ٹھہرایا : پس رسول مقبول نے قول علی مرتضیٰ کو قبول کیا : اور عدم جرائے احکام شرعیہ کا حکم دیا : جیسا کہ ادب خواہ مذکور ہے : کہ تقدیم حکم ظاہر شرع ضرور ہے : وجہ دوسری یہ کہ دعا کا جناب حبیب رب الارباب جو مذکور ہے : کہ غفر اللہ لہ و رحمہ بعد اوس حکم کے بالاسطور ہے : تو بغیر تصدیق جنان اوس دعا کا ظہور سید انسان جان محظوظ نہ ہو کہ یہ ہر اظہار من الشمس نزد ویشعور ہے : کہ اہل کفر نہ لائق مغفرت پروردگار ہے : ابدال ابدال بالاعتماد وہ منرا و انرا ہے : کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ فرمان کر دگار ہے : اور خاتم الانبیاء کے لیے جرائز استغفار نہ گذار کے حق میں قبل منہ پروردگار : ایک زعم باطل ہے

والعلوم المتعلقة بالحوال النقیین ومعرفة سرائر ذلک وغیر ذلک مما ذکرنا
وما لم نذكره وكل ذلك فطرة من البحر الذي في باطنه صلى الله عليه وسلم
فلو فهم القرآن بهذا الطريق يظهر عند ذلك ما تدعش منه العقول وتطيش
عند سماعه ويتحقق انه لو اجتمع اهل السموات والارض على ان ياتوا بسطر
واحد من القرآن الشريف لما قدروا عليه فبحان من خص نبينا صلى الله عليه
وسلم بالاسرار التي لا تكيف ولا تطاق وايضا قال فيه وقد انزل هذا القرآن
على سبعة احرف منها حرف العلم ونور هذا الحرف ينفي الجهل عن صاحبه يصير
به عارفا حتى لو فرض شخص خلق في شاطئ جبل ولم يخالط احدا وترك هناك
كبر ثم جيئ به الى المدينة وقد امد الله بنور هذا الحرف فانه لا يقدر ان يتكلم
معه من تعاطى العلم طول عمره في باب من الابواب فكيف علم النبي صلى الله
عليه وسلم انتمى ومن ثم قال الله في طر لا ضرر واسماء ولا يصيون بشئ من عند الانام

فَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ أَعْظَمُ كَارِئٍ	وَأَنْتَ لِكُلِّ خَلْقٍ بِالْحَقِّ مُرْسَلٌ
عَلَيْكَ مَدَارُ الْخَلْقِ إِذْ أَنْتَ قُطْبُهُ	وَأَنْتَ مَنَارُ الْحَقِّ تَعْلُو وَتَعْدِلُ
فَوَادِكَ بَيْتُ اللَّهِ دَارُ عُلُومِهِ	وَبَابُ عِلْمِهِ مِنْهُ الْحَقُّ يَنْبُتُ
يَسْتَجِبُ عِلْمُ اللَّهِ مِنْهُ تَجَرَّتْ	فِي كُلِّ حَيٍّ مِنْهُ رَوْضُ مَنْهَلٍ
مَحْتٌ بِفَيْضِ الْفَضْلِ الْفَضِيلُ	فَكُلُّ لَهْ فَضْلٍ بِهِ مِنْكَ بَقْضُ
تَجَلَّتْ جَلَّ اللَّهُ فِي وَجْهِهِ أَدَمٌ	فَجِدَّ لَهُ الْأَمَلُ إِذْ حَيَّرَ تَوَسَّلُوا
فِي أَمَدَةِ الْأَمَدِ إِذْ قَطَّ حَظُّهُ	وَيَا ذُرَّةَ الْأَطْلَالِ إِذْ سَكَلُ
مَحَالٌ يَحْوِي الْقُلُوبَ وَتَوَانِي	وَحَقِّكَ لَا اسْلُوهَ لَا اسْلُوكُ

عَلَيْكَ صَلَوةُ اللَّهِ مِنْهُ وَأَصْلُهُ	صَلَوةُ أَبْصَالٍ عَنْكَ لَا تَنْصَلُ
<p>لباب فی ذالالباب یہ ہے کہ جب تحقق ہوا عند اولی الابصار کہ تولد ہوئے ہمہ حضرات انبیائے کبار یا ایمان واحسان ومعرفت اسرار معصومین جہالت سے در ذات وصفات کردگارہ خصوصاً جناب سید مآب شفیع روز شمار کہ قبل تولد ماہ پرین بہ تعلیم پروردگارہ ہمہ احوال اولین و آخرین سے جمیع اطوارہ معلّم اہل سموات وارضین میں بہہ علوم و اخبارہ ماہر جمیع علوم قرآن پر اسرارہ قبل نزول جبریل علیہ بقرآن پر انوارہ یہ قرآن ایک قطرہ ہمیشہ دریائے علوم سید مختار طاعت الہی میں جناب سید الانام بارہ محتاج نزول جبریل بفرمان خالق نور و نارہ آپ کے وجود پر جو دسے بغیر امر آشکارہ صادر ہوتے ہمہ افعال و اقوال حسب رضائے پروردگارہ او کے علم سے مخفی نہیں سما وزمین کوئی کارہ ماکان و ماسکون سے لاریب وہ خیر دارہ تولد کر بغیر تصدیق عم رفیق نامدارہ او کے لیے خدا سے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کہ بن استغفارہ و اللہ وہ استغفار بغیر تصدیق جنان ممکن نہیں زیہارہ اور چونکہ ذات سید الکائنات ذوالجہتین ہے بالبینات بظہر الوہیت و عبودیت ربوبیت و ربوبیت ہمہ با جمیع صفات بتوہبیت تصدیق جنان اور عدم اقوال لسان ہر دو پر اپنے حکم مرتب فرمایا ہر ایک مقام نے اپنا نام حسب خواہر باطن لا کلام کما حقہ پایا یہی آپ کی ذات کے سزاوار ہے یہی عین عدالت آشکار ہے ہر ایک بل حق</p>	

ابن حق بن احمد بن محمد بن عیسیٰ بن علی بن ابی طالب
 او ذوات مستفیض اول و فیض ثانی ہے فیض نور تدریم ذات ربانی جو
 در علامہ داود بن حمود بن سنان بن سید المہدی بن سید محمد بن سید
 ولما كانت حقيقة الانسانية مشتملة على الجهتين الالهية والعبودية فلا يضر
 لها الربوبية المطلقة اصالة بل تبعية ومن الخرافة والاهمياء والامانة وادب
 والقهر والرضاء والخط وجميع الصفات لتصرف في العوالم وفي مدبرها وبشرتها
 انصارها بها من احوالها وكذا في عبادة الصلوة والسلام وضيق صدره في بعض
 الامور لانياني ما ذكر فانه من بعض مقتضيات ذاته وصفاته ولا يغرب
 عن عمله شقال ذرة في الارض ولا في السماء من حسرت مرنبه وان كان يقول
 اياه اعلم يا مريدك من مستبش اشبح

فتر عرفت عذرا من شهاب استار	فتر عرفت عذرا من شهاب استار
فتر عالم امری شد معمور و فلفی	فتر عالم امری شد معمور و فلفی
فتر کامل ذات جوفات حضرت	فتر کامل ذات جوفات حضرت
فتر جنة للعالمین شافعی خلقه	فتر جنة للعالمین شافعی خلقه
فتر خندان آفتاب حسن محبوب	فتر خندان آفتاب حسن محبوب
فتر تبتاب بن روشن زور باد بود او	فتر تبتاب بن روشن زور باد بود او
فتر کند و یک نگه واجب آئینه دل را	فتر کند و یک نگه واجب آئینه دل را
فتر اندر نشان تشبیه محمد نام خود خواند	فتر اندر نشان تشبیه محمد نام خود خواند
فتر سید او یار خلق آن عظیم	فتر سید او یار خلق آن عظیم

اندر دولت گر بر رخ کبر اش با گیرد
 نه بینی تا آب رسوئے پریشان و حیرانی
 ای مازق صنی و صادق وفی یہ فرمان خوش عنوان حبیب رب العباد
 کہ حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ ابوطالب را جزای خیر داد و دعا سے حصول خیر
 پیش و قال ہجرت تصدیق حضرت ابوطالب پر دال ہوتا کیونکہ جمع حسنت کفای
 محبوب بن نزد اولی الابصار لما دل بتہ فی حق تکفار قہر مقہور و قد مسکا
 الی ما علوا من علی جعلناک عباءة متشورا و لقولہ سید الانس و الجنان فی حق
 عبد اللہ بن جدعان لا یمنعہ ما کان یصل الرحم و یطعم المساکین لانہ یقل یوما
 ربہ اغفر لی حبیبے ہوم ادرین پس حسنت کفایت نہ لائق جزائے خیر زنیہارہ
 و آخرت میں نزد اولی الابصار کیونکہ اہل کفر کو جزائی حسنت لاریب
 و زیہ میں ملل ہے بالبینات ذل فی نفسہا بغای و انجیر و غیرہ میں زہر
 الفخاریان الکافر یوقف علی ماعلہ من خیر علی انہ جوزی بہ فی الدنیا و الدار
 الحطینتہ من مد ساس الایمان فہو صورة بلا معنی لیشتد ندمہ و یقوی
 حزنہ و اسفہ و المومن براہ لیشتد سرورہ بہ و فی جانب الشر براہ المومن و یعلمانہ
 قد غفر لہ فیکل فرحہ و الکافر براہ فیشتد حزنہ و ترحہ و لا یلزم من مجرد الویظ
 الجازاة کما فی حق المومن و ذلک من فضل اللہ تعالیٰ علی من یشاء من عبادہ پس
 دعائے حضرت حبیب رب العباد کہ حق تعالیٰ ابوطالب را جزائے خیر داد و
 جوادائے سلامہ رحم و غیرہ میں مذکور ہے کہ کمال شفقت حضرت ابوطالب
 میں مسطور ہے تصدیق جنان پر اسکی اساس ہوتا ہے ہر اظہر من الشمس
 بل انساب سے محبت اہل انصاف کے لئے ایک حرف کافی و بسیار ہے

اور بفضل اہل قساف کے نزدیک ایک فقر غیر وافی و بیکار ہے نہ ہم حفظ
من خسران العلم والجهول : واعصمنا من خذلان اليوم المہول : وبلغنا غایۃ المقبول
والمستول : واخلع علینا خلعة الجود والقبول : بحق حبیبک نبی الانبیاء والمرسلین
وجرمہ عجیبہ وآلہ وصحابہ الصاہرین ونعمہ تفرد عنادل ارواحنا بهذا فی کل
حین بہر لیلی وارسلہ لک والقلب خزی شعری

عَلَى ابْنِ كَعْبٍ عَبْدُ دَرِيْسٍ	فَيَرُ اسْمَاءُ صَدْرَةِ فَيْسَلٍ
لَهُ اَسْفُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ	وَحَزَنٌ مِنْ صَدْرِ مَوْصُولٍ
يَمْدُ لَكَ كَوْنُكَ اَفْتَقَارِ	وَدَمْعُ اَوْسٍ مِنْ اَسْفَلِ
يَرَى الْاَحْجَابَ قَدْ وَرَدُوا جَمِيعًا	وَلَسَ لَهُ الْوَرْدُ سَبِيلُ
وَكَيْفَ يَضَامُ جِرْمُكُمْ وَأَنْتُمْ	رَكَامٌ لَمْ يَضَرْكُمْ زَلِيلُ
وَإِنْ يَرْضِيكُمْ طَرْدِي وَبُعْدِي	فَصَبْرِي فِي حَبْرَتِكَ جَبِلُ
وَحَقِّي وَلَا تَكُنْ وَشَدِيدِ شَوْقِي	سُكُونِي عَنْ هَوَاكُمْ مُسْتَجِبِلُ
قَطَعْتُ بِحَبْلِكُمْ أَيَّامَ عُمْرِي	فَلَا اسْتَوْفَقَ بَنِي اَقْبِيْلُ
مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَا عَنْكَ خَدِشًا	يَصْطُرُّ بِشَرِّهِ بِحُسْرِ اَلْبَلُ
فَأَشْكُرُ مِنْ شَدَا هَا حِينَ هَبَّتْ	وَأَشْكُرُ خَدَةَ اَكَاثِ اَمْبِلُ
وَتَرَوْنِي عَنْ شَفِيعِ الْخَلْقِ طَرًّا	حَدِيثًا فَبِغِيضِي دَرِيسُ
هُوَ الْخُتَارُ مِنْ كُلِّ الْبَرَايَا	هُوَ الْهَادِي لِشَيْرِ هَوَايِلُ
عَلَيْهِمِنَ اَلْهَمِينَ كُلِّ وَقْتٍ	سَلَامٌ دَائِمًا بِاَبْدَا جَبِلُ

وہم کہ حدیث شریف میں آیا ہے : جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

فرمایا ہے : جیسا کہ صحیح بخاری میں یہ حدیث مسطور ہے : بروایت حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ کور ہے کہ اہل النار غداً ابوطالب سئل
بغلیں بنی منہا و ما غدا و تیسری حدیث میں اطور ہے آشکار کہ لو انما کان فی
الدرك الاسفل من النار : اور ایسا بھی حدیث شریف میں ہو گا کہ بیوفی مضمناً
من النار پس اگر حضرت ابوطالب اہل تصدیق جنان میں : تو کیوں اس قدر

بتلائے عذاب نیران میں : عذاب عدم ظہار قرار : مثل عذاب ترک نماز
وروزہ ہے آشکار : کہ امر عن الحقیقین اولی الابصار : پس سندرہ میر عذاب نیران
منافیت تصدیق ہے بیگمان : تو اسکا جواب باصواب : یہ ہے عند اولی الالباب
کہ قال اللہ جل جلالہ و علی العالمین عمر نوالہ فی کتابہ قولہ لا ینساء النبی
من بت منک بغاشۃ صبیۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین و کان ذلک
علی اللہ سیرا : قل فی التحذیر والبرائس و روح البیان وغیرہا فی تفسیر اہل لا
ان الذنب یعظم بعظم جانیہ و زیادۃ قبحہ تابعۃ لزیادۃ شرف المذنب والنعمۃ
قد کانت لازواجر المظہرۃ امہات المومنین و اشرف نساء معامین کان الذنب
لہن اذۃ علی نقد برصد و رۃ و عقوبۃ لا قہر اشد و اضعف لہ درما فاد شہوت

آجہ من لطف باشد بر عوام	قہر شد عشق کیشان کرام
-------------------------	-----------------------

و من ثم قالوا احسان الابرار سیئات المقربین ولا یخفی علیہ السبب الارسلان اشوار
والعقاب علی قدر نفاستہ النفس و خستہا فزید و ینقص وان زیادۃ العقوبۃ علی
الجرم من امارات الفضیلۃ کما لحر والعبد و تقلیل ذلک من امارات النقص
و ذلک لان اهل السعاده علی صنفین صنف منہم السعبد والاخر الاسعد

ظہور میں آیا: اگرچہ قصبات حکمت ازلیہ اور فحوائے قدرت سرمدینہ
استقامت میں اپنا سر دکھلایا: اما شرعاً اس عدم اقرار نے بہ نسبت
حضرت ابوطالب قرار پایا: اور عظمت ذنب و طاعت کو حسب عظمت
مذنب و شیعہ نسبت الیہ سے مقرر ٹھہرایا: جیسا کہ ازواج مطہرات سیدہ کائنات
علیہ افضل الصلوات و ائمتہ التجتات کی شان رفیع البیان میں مذکور ہے:
کہ بائسَاء النبی من نأت منک بداحشۃ مبینۃ یضرب عصفک بعد صغیفین
مسطور ہے: و من یست و منک شیء و رسولہ و تعہ صلیحاً توفیہا جرحاً مرن
اوسکے بعد گیارہویں: ورنہ کلمہ بلا تخصیص مورد خاص عام لفظ پر از رو
ہو بل حکم کا مدار ہے: تاہم ایک مذنب غنیم کے لینے عذاب جہنم ہے: اور
ہر باب طبع کریم کے سینہ ثواب علیہ: تو عذاب ضعیفین سے وہ منتعلین
ہو: اور ثواب مرتبین سے وہ اہل فلقین ہے: پس کثرت عذاب موجب
شراف ہے: عذہ البصیر: نہ سبب زوال ہو کہ توجہ غریب: حد حرج و عہ
و محسن و غیر محسن سے یہ امر ہے: از بسکہ مستنیر: پس کثرت عذاب نہ موجب
عدم تصدیق: تو عند النفسین: بلکہ مثبت تصدیق انیق ہو: نزد متوقنین: کیونکہ
وہ ہم جناب سید المرسلین: صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین: رسالت سوسیک
علیہ الصلوٰۃ و التسلیم سے خوب ماہر تھے بالیقین: اور عذاب عالم و جاہل میں
تفاوت بسیار ہو: اور عتاب نبی و ائمتہ میں بھی فرق ہے شمار ہے:
قال فی لاسئلۃ المفجۃ وغیرہ من الزبر المفجۃ ان عقوبۃ من عصی اللہ تعالیٰ
العلم اکثر من عقوبۃ من یعصیہ عن الجہل و حد الحرج اعظم من حد العبد و حد

اعظم من حد عبد الحصن و عتب الانبیاء انکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بملا
تدابیرہ: لا ہم علی الدوام لب لباب فی ذہالباب یہ کہ جو حد شین و بارہ غذا
حضرت ابوطالب ثابت ہیں عند الحقیقین: وہ برگزیدہ ہرگز نہ مانع تصدیق
عینی ہیں نزد منصفین: اگرچہ اس امر کے منکر ہوں معاذ ان شفیع الہی
اللہم حد نفوس منکرین رشدہا: و ذکر ہم اہوت الموت و ما بعدہا: فانہم
فی غلوات لکمالہ یسرحول: و فی غمرات الضلالتہ یعمہون: و یحسبون انہم
یحسنون صنعا: و تاللہ انہم یصنعون صنعا: شعری

و قاتلہ منک بلوغ المراء	و بے من ضل سبیل الہدی
من قبل ان تشرک کاس الحرام	ایب الی اللہ و رب و اسقم
و ائحافی الہو طوع الخرام	الی متی انت تری عادیا
فلذہم ولی الخلق خیر الانام	و ان عتف بوجہ ذنوب مضت
افضل المرسلین بلا الکلام	محمد المختار من ہاشم
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم	سئل علیہ اللہ ما تدرت

میسر شنبہ یہ کہ حضرت ابوطالب سے مذکور ہے: چنانچہ تفسیر تعبیر
و کبیر و بحر الدروغیر مابین مسطور ہے: کہ آپ نے مرض الموت میں ایسا فرمایا
ہو: اور یہ فرمان رو بروئے صدا دید قریش ظہور میں آیا ہے: کہ سوف الموت
علی طہ الاشیاخ عبد المطلب و ہاشم و عبد مناف: پس سے یہ ملاحظہ ہوا: ہر
صاف صاف: کہ تصدیق جنان عم سید نبی و جان مفقود ہے: لا ریب
عند الرحمان او نکایمان نابود ہے: کیونکہ ایک حدیث میں اسطور سے ہے:

آتشکار کہ عبدالمطلب و قومہ کبہم فی النار نہ تو اسکا جواب باصواب نہ سطور
 تر عند اولی الاباب کہ ہمہ آباؤ اجداد جناب سید المرسلین اور جملہ مہم
 شفیع المذنبین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطیبین اہل ایمان و اہل جنات
 بین بالیقین سیدنا آدم صلی اللہ سے تاحضرت عبداللہ کوئی فردا و نہیں
 نہیں از مشرکین بعض حضرات او نہیں ربہ نبوت سے فائزین اور با
 ہمہ سادات حضرات اولیائے متقین صلاوات اللہ و سلامہ علی نبینا
 و علیہم اجمعین اور یہ عقائد مذکور نور علی نور صریحاً ہے قورسطور کتاب اللہ
 سے آشکار ہوتا اور ایسا ہی اخبار نبویہ اور احادیث و آثار مرتبہ میں لگا
 ہوتا اور ہی پر اجماع ائمہ اہل سنہ اولی الابصار ہے چنانچہ اس و ان جلد
 عقائد ریورٹ میں ہی بیان موضح پر انوار ہوتا ہے قال فی التہذیب اصول نبویہ
 ان اہل الفترۃ ان لم یؤمنوا فلا یحکم بکفر ہم لترکہم الایمان لانہ ما کان واجبا
 علیہم بدلیل قولہ تعالیٰ و ما کنّا معذبین حتی نبعث رسولا ثم لو تفکر
 احدہم و علم ان لہ صانعاً و اعتقد بہ الا انہ لم یقر بسانہ فانہ یکون مؤمناً
 لان الاقرار من الاحکام و وجوبہا یعلق بالسماح و لم یوجد و هو لا یدری
 کیف الاقرار فلا شک فی ایمانہ بحکم الاعتقاد انہی قال فی السیرۃ الخلیفۃ
 و الفتوحات الغیبیۃ و الفوائد الباریۃ و الاکمال و ابکار الافکار و غیرہا
 من زہر الابرار و لا یقطع بکفر من مات فی زمن الفترۃ فلم یکن حکمہ حکم الکفار
 المشرکین الذین شہدوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم و الذی علیہ اہل السنۃ
 و جماعہ انہ لا یجب الایمان و التوحید الا بارسال الرسل و من المقر بالمعلو

ان العرب برسول اللہ بعد سیدنا نبی عیل عنہ الصلوہ و السلام لان
 نبوتہا فی اجراء الاحکام فی الدنیا بعد الرسول من خصائص نبینا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم و من اہل الفترۃ من لم یشرک و لم یوحّد و لا دخل فی شریعہ و لا اختر
 لنفسہ دنیا بل بقی مدۃ عمرہ علی حالۃ غفلۃ عن ہذا کلمہ فلا تعذیب علیہ بالانفا
 و قال بعض اہل السنۃ من العلماء الاعلام لا تعذیب علی اہل الفترۃ من العرب
 و ان عبد و الاصلانہ و قد تحنّف جماعۃ من اہل الفترۃ و کان والدہ صلی اللہ
 علیہ و سلم منہم رضی اللہ عنہما انہی ملخصاً قال اللہ تعالیٰ و جعلکما ای کلہ التوحید
 التي تکلم بہا سیدنا ابراہیم علیہ السلام من قولہ اننی براء الی سیدہ من الذن
 عیارۃ عنہا کلمۃ ہی قول لا الہ الا اللہ باقیۃ فی عقبہ ای فی ذریئہ فلا یرال
 فہم سداً بعد سبل من یوحّد اللہ و بدعہ لی توجہنہ و یقر بدعہ و قہم عنہ
 لعلہم یرجعون الی العلم من اشرک منہم یرجع بدعاء من و حدّ اللہ منہم ہذا
 ملخص ما فی التفسیر الکبیر و التبیان و الجمع الکبیر و روح البیان و غایۃ الایمان و غیرہا
 لہ محبت صمیم و لبیب سلیم اس جلد اول میں یہ بیان مفصل مسطور ہے
 اما بیان یہ بیان بطور مجمل مذکور ہے کہ اہل فترۃ کا ایمان مثل ہمارے
 تصدیق جنات ہوتا ہے اور اوپر عدم لزوم قرار لسان ہے کیونکہ قرار زبان
 انما شہ عینت بکیان ہر مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ و اسکے عیان ہے
 و احکام شریعیہ سے وہ مخاطب نہیں ہوتے عدم اقرار پر وہ ہرگز معاتب
 نہیں بلکہ ترک تصدیق پر بھی او کو عذاب نہیں رہتا ہمارے جیسا کہ اس فرما
 واجب الاذعان میں ہوتا ہے کہ ان کے کلمہ فلو اصولاً و کما معز من

اح
 و انتہی
 رسالہ پندرہ
 من لدن کتبہ نرس
 علیہم الصلوۃ
 و السلام

بہا

مولا سیدنا

منظور

شمار

میں

میں

میں

میں

میں

میں

حتی نبعت رسولاً: کیونکہ نہیں لازم توحید پروردگار: مگر بار سال حضرت
 رسول کبار: اور یہ امر بھی متحقق و معلوم بخیر و در ذیل: کہ سوئے عرب
 کوئی رسول رسول نہیں بعد حضرت اسماعیل: اور ثبوت رسالت اہل
 احکام دنیا میں بعد الرسول: خصائص قائم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام
 ہو عند الفحول: پس جس اہل فترت نے نہ شرک کیا بذات پروردگار: اور
 نہ معتقد ہوا بتوحید حضرت کردگار: اور نہ کسی شریعت میں داخل ہوا اور نہ
 پیدا کیا اپنی لئے کوئی دین: بلکہ ان سب امور سے تمام عمر غافل رہا مثل
 غافلین: پس نہیں عذاب او سپر باتفاق علمائے کبار: اور اصل اہل
 فترت ہی قسم ہو عند اولی الابصار: اور فرمایا ان بعض اہل سنت جو علمائے
 اعلام: نہیں عذاب عرب اہل فترت پر اگر چہ کرتے رہے عبادت صنم
 اور اہل توحید تھا ایک گروہ اہل فترت سے آشکار: اور تفصیل بعض ان
 حضرات کی اسی جلد اول میں ہو نگار: از انجملہ والدین شریفین سید ثقلین
 بن بلا آشکار: اور آٹھ آیتیں اسی جلد اول میں ہیں مسطور: کہ اون سے
 اسلام ہمہ آبا و اجداد رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ثابت ہو بلا فتور: اور
 اوکا اسلام حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
 جن آیتوں سے عیان ہوئے چار و چون: اور آیات سے ایک آیت
 ہو وجعلنا کلمۃ باقیۃ فی عقیبہ لعلکم ترجعون یعنی ابراہیم علیہ السلام
 یہ دعا کی بجانب پروردگار: کہ تحقیق ہزار ہوں میں تمام بتوں سے دائم
 لیل و نہار بدوئی میرا مدوی و فائق ارضی سما و نور نار: یہی معنائے کلمۃ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: ہر عند اولی الابصار: اسی کلمۃ طیبہ کو باقی رکھ میری اولاد میں کر
 کردگار: کہ یکے بعد دیگرے اہل توحید و تجرید ہو متصل تا بروز شمار: جنوں
 اول سے مشرک ہو مشرک سے باز آوے بہ پند موصد مختار: قال فی التحدیر
 والحاجم الکبیر وسبل النجاة وغیرها من زبر الشقات اخرج ابن المنذر عن ابن
 جبر رضی اللہ عنہ فی قولہ رب اجعلنی مقيم الصلوٰۃ ومن ذریۃ لا یزال
 من ذریۃ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ناس علی الفطرۃ یعبدون اللہ
 تعالیٰ ویوافق هذا قوله عز وجل وجعلنا کلمۃ باقیۃ فی عقیبہ لاسیما فی ذریۃ
 سیدنا اسماعیل علیہ السلام موحدون الی یوم القیامۃ قلوا و اکثروا ولا یب
 ان امة مسلمۃ کانت من ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ونبینا منهم
 قطعاً باتفاق الاثمة الاعلام وصرحت نصوص کلام الملک العلام علی استمرار
 التوحید والاسلام فی ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ثم ساقوا البراہین
 تشهد بان اجداد نبینا الی سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کلمہ ارباب التوحید
 والاسلام ولا عبدۃ فخر عبد اللہ تمام انتہی ملخصاً واخرج ابن جریر عن مجاہد
 رضی اللہ عنہما فی قولہ تعالیٰ من سیدنا ابراہیم علیہ السلام واجنبی ونبی
 ان عبد الاصنام اجاب اللہ دعوتہ فی اولاد اسماعیل علیہ السلام یعنی آیت
 رَبِّ اجْعَلْنِیْ مَقِیْمَ الصَّلٰوٰةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ کی تفسیر میں مذکور ہے: تحریر و جامع
 کبیر و سبل نجات وغیرہ از برقیات میں بروایت ابن جبرج مسطور ہے:
 کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں علی لدوام: بے مردمان
 طریق اسلام برتے عابدان حضرت ملک علام: اور موافق اسی حدیث کہ ہے

یہ آیت کتاب اللہ میں ہے: **وَقَالُوا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي سِقْبَةِ لَعْنَتِهِمْ يَوْمَ يُنْفَخُ**
الْأُولَادُ سَيَدُنَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ تَابِ يَوْمِ الْقِيَامِ قلیل و کثیر و ائمہ و سیدنا
 اہل اسلام: اور لاریب ذریت حضرت اسماعیل میں علیہ السلام: امتیاز
 بغیر کتاب اللہ و عدم: اور جناب خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام: یقیناً
 اوسکی امتیاز سے میں باتفاق ائمہ اعلام: اور نفوس الہیہ مصرعہ میں
 اس کے توحید و اسلام: ہمیشہ ہوا و سیدنا اسماعیل میں علیہ السلام: پھر بیان
 کیا ایسی باتیں قاطعہ اور حج ساطعہ کو اہل حضرات نے تبصر کلام: کہ
 شاہان عالمین میں اس مدعا پر حسب الملام: کہ ہمہ آباؤ اجداد جناب رسالت
 مآب شفیع الانام: آری باب توحید و تخریر سے اہل اسلام: اور اس میں نہیں
 معتبر بخلاف باطلہ منکران لنام: اور تفسیر علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ
 نے لورجہ اتی میت: **وَحَبِيبِي ذِي نَبِيٍّ أَنْ نَعْبُدَ إِلَّاكَ** کے معنی میں مسطور ہے
 کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور دعا کی بحضرت ملک علام: کہ محفوظ
 رکھ مجھ اور میری اولاد کو بت پرستی سے علی الدوام: تو قبول کیا اللہ تعالیٰ
 سے وکلی دعا و اولاد: اسماعیل میں علیہ السلام: ہر اولاد سے بیان نہیں
 ہیں: کتاب عبدہ الاصنام: بمصدق **إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ** فرمان حضرت
 منان فی کتابہ التام: پس حضرت عبد المطلب و رباشم اور عبد مناف
 لاریب آری باب توحید و اہل اسلام میں صاف صاف: اما ظہار تصدیق جناب
 باقرہ: پس وہ اوپر لازم نہ تھا: نہ ہمارے تصدیق مخفی سے وہ صاحب نور
 تھے: احکام شرعیہ سے نہ وہ مامور تھے: امت اولی العلم میں وہ مقتدا

تشریح: کہ وہ مصنفین کے و پیشوا تھے: جذبہ غیبی سے وہ موصوفین تھے
 نور علیہم البی سے وہ حضرات مصنفین تھے: لہذا قرآن شریف میں
 ایسا مذکور ہے: **وَكُنِي تَوْحِيدَ كَالْحَالِ** صدق مال مسطور ہے کہ شیخ: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
وَالْأَهْوَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ بلا قور ہے: **قَالَ الْفُتُوحَاتِ**
الْمَكِّيَّةِ وَالْأَنْفَرِيدِ وَدَرَجَاتِ الدَّرَجَاتِ واما قولہ ذی المجد والامتنان:
أُولُو الْعِلْمِ وَلَوْ يَفِلُّ لَوُ الْإِيمَانِ: فلاں شہادتہ بالتوحید لنفسہ فی ذل لازل
 مانہ عن خبر لیكون ایما ناعند اهل المثل والحق: فلہذا تجماع حضرات
 الشاہدین: لا تكون الا عن العلم بالیقین: ولما اضافہم الی العلم لا الایمان
 علما انہ ارادہ من حصل لہ توحید الملک المنان: من طریق العلم الضروری
 والظہری بالبرهان: لا من طریق خبر المخبر صادق البیان: فشهد اللہ
 بعلمہ لازلی: **وَأُولُو الْعِلْمِ بِالْظَرْفِ الْعَقْلِيِّ**: وهو اللہ الذی بالوداد: جعلی التجلی
 العلمی العباد: فجاء بالایمان مع الادلۃ البرہانیۃ: وبعد ذلک بالرتبۃ الثانیۃ
 من حضرات العلماء آری باب السعاده: وهو الذی یعول علیہ فی الشہادۃ:
 فان اللہ امر بہ وسمی علماء: لكون المخبر هو اللہ بلا امتراء: فقال فاعلم انہ
 لا الہ الا اللہ وایضا قال اللہ الملک الصمد: **وَلْيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهُ وَاحِدٌ** وقال
 الرسول المقبول لذلی اجرہ بغير المنۃ: **مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
 دخل الجنة: ولم یقل هو یوم من فان الایمان: موقوف علی خبر المخبر صادق
 البیان: وقد قال اللہ قولاً مقبولاً: **وَأَكْمَأْمَعِدْ بَيْنَ حَتَّى تَعْلَمَ رَسُولًا**
 وقد کان موحدون بالعلم فی لغزات: **وَمَا كَانَتْ دَعْوَةُ الرُّسُلِ إِلَّا مَعْمُودَةً**

فهم من السعداء بعد الاثر تباب : داخلون في اولي العلم والهدى	شَهِدَ اللَّهُ لِمُزِيلِ آزَلَا
أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	ثُمَّ آمَنَّا لَهُ بِذَلِكَ شَهِدَتْ
أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	وَأُولُو الْعِلْمِ كُلُّهُمْ شَهِدُوا
أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	ثُمَّ قَالَ الرَّسُولُ قُولُوا آمَنُوا
قَبْلَنَا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	خَيْرٌ مَّا قُلْتُمْ وَقَالَ بِهِ
أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	مَا عَدَّ الْكَافِرُ كُلُّهُمْ شَهِدُوا

پس قول حضرت ابوطالب عند اولی الانصاف : کہ سوف ہر ت علی مرہ الا
عبد المطلب و ہاشم و عبد مناف : عین قرار تصدیق یقیق پر تو منیق رفیق
جنان ہر تحقیق حقیق و توثیق انیق بگیان ہے کہ اقرار مت اہل تصدیق عند
اولی الابصار : مثبت قرار تصدیق شریق ہر آشکار پس قول سوف ہر حجت
مثبت تصدیق ہر حجت مثبت منکر فضل زندق ہے : و اما مت منکر المنکر
بان عبد المطلب قومہ کلہم فی النار : پس سکا جواب باصواب یہ ہے
نزد علمائے کبار کہ اول تو اس حدیث میں قیل و قال ہر عند ذوی الابصار
اور قطع نظر اسے وہ احادیث احاد سے ہر آشکار : اور دلائل نجات اہل
قصر قطعہ بین بلا آشکار : اور احادیث احاد معارض نہیں ہوتیں لال
قطعہ کو زینہار : اور قطع نظر اسے ہر احادیث عذاب اہل قمر منسوخ ہیں
بصد اعتبار : پس اہل قمر مثل اطفال مشرکین ہیں لا کلام : اب اول
اطفال میں کیا حکم منکر ان لنام کہ اوکے حق میں حدیث عذاب از بسکہ

میں ہے : اور یہ امر عند المنکرین بالیقین ہر پس کہ کہیں کہ وہ اہل نار میں
تو یہ منکر قول پروردگار میں : اور اگر کہیں کہ وہ خدام اہل جنان ہیں : نہ
ہرگز وہ اہل عذاب نیران ہیں : تو کیا جواب حدیث عذاب ہر کون جنت
اوکے نزدیک پر ثواب ہر کے عزیز و فرمیز عذاب اہل قمر مثل اطفال
مشرکین ہر و احکا قرآن شریف میں فسوخ ہیں بالیقین : اور یہ امر
قرآن سے ہر عند المبصرین : قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ الاسراء : وَذَرْنُوا
وَنَزَّحْنَاهُ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا پس ولا ترزوا ردة و زراخری اسر
فسوخ ہے عذاب اطفال مشرکین : اور و ما کنا معذبین حتی نبعث رسول سے
فسوخ ہر عذاب اہل قمر نزو محققین : قال فی التمهید فی اصول التوحید والمقامۃ
السندیۃ وسبل النجاة وغیرہا من الزبر الدینیۃ و اما حکم اطفال مشرکین
والکافرین فی الآخرة فقالت المعتزلة والخوارج انهم من اهل النار وقال اهل السنة
والجماعة انهم لا يكونون معذبين وقال بعضهم انهم من اصحاب اليمين وسئل الامام
محمد بن الحسن رضي الله عنهما عن اطفال المشركين فقال انا نعلم بان الله لا يعذب
احدا بغير ذنب وقد قال نبينا شفيع الرسل والامم صلى الله عليه وسلم سالتني
عن اللاهين من ذرية البشر وشفعت فيهم فاعطانيهم فقليل ما اللاهين قال
اطفال المشركين فجعلهم خداما لاهل الجنة والصحيح ان الاطفال ولدوا غيبي
كافرين واما حكم بكفرهم في الدنيا تبعالا بويهم في ثبوت الاحكام كالولاية والارث
والتموين وغير ذلك واما في حقيقة فليسوا بكافرين ولوان الله تعالى كان
يعذب نفسا بغير ذنب فانه لا يكون عدلا منه وقد قال الله في سورة الاسراء

بدعاء الغفران : ظاهر الجحک شرع الله المستعان : ومن لم يظهر تصديق الحق
لا يستحق بدعاء الغفران : ظاهر الجحک شرع الله الحثان : ومنها ان ياد بقوله
عن جده مائين : من بعد ما تبين عليه حسب المراتب في الاحكام
السنن في ذل بتعليم المات المتان : و بعد ان لا ندرم الجحک له تصاحب
والقرآن : وللازمة بعد نزول هذه الالية في الفرقان : واستغفار النبي
عليه الصلوة والتسليم : بعد ما تبين له ذلك التعليم : لاقتضاء الحكمة في الا
بالعلم القديم : بان ينزل المنع منه في الفرقان الكريم : لا تطفوا حبس الله
المختار : لمن مات على الكفر باستدعاء الاستغفار : فلا ينكسر قلبه هل الا
عن نبي عليه الصلوة والسلام : ومنها ان ياد بالجحيم على الاطلاق
عذاب النار الخفيف والشديد للوفاق : لان عذاب ابي طالب السليم
اعون غير الليم : والجحيم عذاب عظيم : وبينهما بون خفي : ولا بعد من
قدرة الله العز : ونرجوا من فيض فضله العليم : بوحدة حبيب عليه
الصلوة والتسليم : ان يجعل عذاب عمه برحما بالسلامة : كما يجعل النار
ثلج يوم القيامة : تحت اقدام المؤمنين لاطهار الكرامة : اسه ويشعور
لخص تعبير مسطور به : يفترکہ جناب رسول كريم عليه الصلوة والتسليم نے کبھی
ستغفار : جناب رب النار باب میں ہرگز نہیں کیا بہر کفار : اور یہ موجود
عذیرہ اور حج سدیہ سے ہر آشکار : پس دعائے مغفرت واسطے حضرت
ابوطالب کو در حین حیات کہ لا تستغفرن تک فرمایا جناب سید الکائنات
علیہ فضل الصلوة واجل التلیمات : اور ہی طور او کے لیے دعائے مغفرت کیا

و من سخت برست و ترفع من نفس

آپ بعد وفات کہ غفر الله له ورحمة از بسکہ تحقق ہے بالبینات : تو یہ دعائی مذکور
کہ وہ ذات بابرکات ہو مخفوفہ حضرت ابوطالب کی تصدیق جنان کے لیے
تصدیق ہر اور لاریب او کے توشیح ایقان کے واسطے تحقیق حقیق ہو کہ
بغیر تصدیق جنان ایمان عند الرحمن ظہور دعائے غفران از جناب سید
وہاں غیر ممکن از بسکہ بعید ہے : فانی براہین قاطعہ اور معنائیں ساطعہ اور
نہایت ناسدیہ : اما یہ فرمان ایزد منان کہ ما کان للنبی والدیر انفسا
ان يستغفر ویشیرکین : الی آخریت نزد حضرات منصفین : پس ایک
شخص غیر حضرت ابوطالب کی شان میں نازل ہو الیقین : اور یہ سید
برائے قطع نزاع بیتم کہ او کے حق میں نازل حسب رعمز عیم : بغیر حنیہ تاویل
صادق نہیں نزد عقل سلیم : از الجملہ یہ کہ ان يستغفر ویشیرکین : یہ مراد ہر
سزاوار کہ نہ طلب مغفرت کریں کا فون کے لیے حکم شرعی سزوار کہ حکم شرعی کا
لاریب نہواہر پر ہے : ہر نہ بواطن و سزوار پر ہے : او سکا اعتبار : پس شخص
زبان سے جو قرار کہ تصدیق جنان اس سے ظہار : تو وہ دعائی مغفرت سزوار
ظاہر شرعین ہی حکم مختار : اور جس شخص سکا زبانی نہیں قرار کہ تصدیق جنان
اوستہ نہیں ظہار : تو وہ ظاہر شرعین دعائی مغفرت کہ نہیں سزوار : اگر چہ
حسب تصدیق لائق مغفرت ہو نزد پروردگار : اور از الجملہ قول من بعد ما تبين
سوال ضروریہ مراد ہر ذرا بل شعور کہ ظاہر ہو جناب رسول کریم علیہ الصلوة والتسليم
ہر ذرا بل میں تعلیم پروردگار کہ ہرگز لائق دعائے مغفرت کے نہیں بخار
کیونکہ وہ سحاب جیمین : ابدال باد سزوار عذاب الیم ہیں : اور یہ
تعلیم نازل علیہ نزد اہل درک : ہر کہ منصب نبوت جہل مسائل ضروریہ سے

و من سخت برست و ترفع من نفس

تصنيف

و من سخت برست و ترفع من نفس

و من سخت برست و ترفع من نفس

و من سخت برست و ترفع من نفس

و من سخت برست و ترفع من نفس

و من سخت برست و ترفع من نفس

و من سخت برست و ترفع من نفس

و من سخت برست و ترفع من نفس

و من سخت برست و ترفع من نفس

و من سخت برست و ترفع من نفس

و من سخت برست و ترفع من نفس

و من سخت برست و ترفع من نفس

و من سخت برست و ترفع من نفس

پاک ہر خصوصاً وہ ذات سید الکائنات جو صاحب لولہاک ہر اور بعد
نزول اس آیت کے اُمت پر ہوا آشکارہ کہ دعائے مغفرت کے لائق
نہیں کفار کہ ابلا بادی و سزاوار دار البوارہ اما استغفار جناب رسول کریم
بعد تعلیم حضرت رب قدیم پس سین بہت حکمتیں ہیں نزد محققین ہذا از انجملہ
یہ کہ فرقان شریف میں منع استغفار در حق کفار نازل ہو بہر مومنین تاکہ
حبیب خدا سے استدعا نہ کریں صحابہ کبار اپنے قربا کے لیے جناب الہی
میں استغفار اور یہ استدعا او کا مستحق ہر عداولی الابصارہ اور وقت
انکار جناب سید مختار خستہ خاطر ہوتے سائلان اختیار اور صاحب
تفریق نہ تھے وہ سائلان در میان اہل تصدیق جنان ہذا اور اہل
عدم تصدیق نہان پس حسب خواہش سید انس و جان نبی اور امتی
کے لیے مانعت نازل ہوئی بیگانہ تاکہ حبیب خدا سے خستہ خاطر نہوں
سائلان ہذا اور اسے بعد بہر کفار کوئی نہو سائل دعائے غفران ہذا اور چونکہ
اولن ایام میں اکثر عرب تھے مشرکین تو یہی لفظ نازل ہوا بہر منع مستعز
اور از انجملہ مراد حیم سے عذاب علی الاطلاق ہو عذاب حقیف و شدید کو
شامل بہر وفاق ہو کیونکہ عذاب حضرت ابوطالب نزد محققین سب
اہل نار سے خفیف ہی بالیقین ہذا اور عذاب حیم از بسکہ عظیم ہے بنفس سین
چنانچہ اسی جلد اول میں یہ بیان آشکار ہوا معنائے ولائش عن اصحاب
البحیثم نگار ہوا اور عذاب اہون و عذاب حیم میں مباہلت بسیار ہوا
پس بغیر اولن تاویلات کے حضرت ابوطالب کی شان میں صدائق آیت

مذکورہ دشوار ہر اور اولن تاویلات سے وہ آیت نہ او کی تصدیق جنان
اور توشیح نہان کو مانع عداولی الابصار ہے ہذا اور مواہب الہبتہ طفیل حضرت
محمد علیہ الصلوٰۃ والتحیہ سے نہیں بعید بلکہ لائق شان سید انس و جان کے
یہی ہر ہے از بسکہ سدیدہ کہ وہ عذاب نار او نہر ہو گلزار کہ عاشق صادق
سید مختار آتش میں ساکن ہے سمندر وار ہوا تو وہ آتش و سکے حق میں برود
سلامت ہوا اور یہ انقلاب عین از ہر اظہار کرامت ہوا

از طلوع وجود چو نور قدیم بتافت	از ظلمتِ حدوث چہ نام و نشان بود
از آئینہ وجود نمائند ز آب خاک	آن صورتیکہ معنی روح و روان بود
تا خشن از در یخچہ ہستی سخی نمود	زین گفت گو بہر سر کرد ہستان بود
زین نقطہ گاہ خاک مبین جز بآب	کان مرکز مجاور بہشت آسمان بود
از دربان خاک نہ نفیس ناطقہ	تا از زبان غیب ترتر جہان بود
دل جلیست و بر بحر صفا وان کر ہزد	آزاکہ چون صدف ہم تن ستخوان بود
وازا کہ دیدہ تر بود از آتشِ روان	چون ابر بر بساط جہان در نشان بود
وازا کہ دل کلف بود از ہر دو دست	دل ہجو بحر باشد و کف ہجو کان بود
در محنت فراق چو دل میرود دست	در لذت وصال بہ بین تاجان بود
انجیکہ شاہ عشق نہد در دل خراب	نقد و کون در نظرش آنگان بود
از ذرہ ذرہ اش بچکچکہ قطرہ قطرہ خون	باہر دیکہ عشق تو در امتحان بود
ہر رہے بغیر تو بردل جہاقت	ز خمیکہ از تو میرسد آرم جان بود
ہر بہشت دوزخ از قاف من کثیر است	ہر بہشت خلک یک گل زین بوستان بود

یا رب بحق سید کوئین مصطفیٰ
آن خواجہ کز حرم حرم تافری قدر
آن خرقہ پوش فقر کہ بردوش عرش
یک شمع از خصائصش بیان کند
یا ران اہل بیت کہ در وار فرشتہ
زیشان شنیدہ ام کہ لطف بندگان
دارم یقین بر حمت بے منتہائے تو
نومید چون شود دل من خستہ فراق

کش جسم و جان خلاصہ کون
گاہ عروج نہ فلکش نزولان بود
از گرد و امن کش طیلان بود
کلب سخن طراز کہ اندر بیان بود
بر نقد دوستی رقم نام شان بود
ہر چہ آن گمان بزرگین آبخان بود
امید زان زیادہ کہ اندر گمان بود
جائیکہ حمت و کرمت بیکان بود

اسے نصف حاذق و محبت صادق حضرت علما کا اس امر پر اتفاق ہے نہ ائمہ عقائد و فقہاء کا یہ مقال پر نوال باوفاق ہے کہ اگر ایک کم سو روایت قوی کسی شخص کے کفر پر ہو شکار ہے اور ایک روایت ضعیفہ میں نفی کفر ہو شکار ہے تو مفتی و قاضی پر لاریب یہ ہو سزاوار ہے کہ روایت ضعیفہ کفر پر عمل کرے بعد فقہاء اور تاول روایات کفر میں حسب مقدمہ و کوشش کرے بسیار تاکہ وہ شخص داخل ایمان ہو نہ داخل کفر و خسران ہو نہ کیونکہ اہل سنت و جماعت کا بیفتور یہ ہو اصل حیل پر نور ہے کہ حسب مقدمہ و بندگان خدا کو داخل کرین ایمان میں نہ کہ داخل کرین او کو کفر و کفران میں نہ بخلاف فرقہ خارجیت ہندیہ مشہورہ ہوا یہ نہج یہ کہ ان کے نزدیک یہ ہے اصل حیل پر شہور ہے کہ خارج کرین اہل ایمان سے حسب مقدمہ و بقال فی خلاصۃ منہج الروض لا زہر و التجدید و غیرہا من زہر الخادیر و قد ذکر الحق

لکلاء و المہرۃ اند فقوت النبلاء ان المسئلۃ المستقلۃ بالکفر ذکاب یا
سمع و سمعوا احتملا قویا الکفر و احتمال واحد فی نفعہ فالاولیٰ نفعہ و النفا
ن یعمل بالاحمال الثانی للکفر نہ عندنا داخل العبد فی دین الاسلام نہ ما
حسن التذہب حل الکلام و هذا هو من صراح اہل السنۃ و الجماعۃ و من عیوب
اہل البدعۃ و الشناعۃ انہو یخرجون اصحاب الایمان عن الدین المتبع
الی الکفر بحسب الامکان حتی بارتکابہم الذنوب و العصیان و لان الخطا عیہ
ابقاء الف کافرا ہون من الخطا فی فناء مسلم واحد انتہی قال فی البحر الرائق
و غیرہ کالصغری و الاشباہ انہ لا یفتی بالتکفیر ما امکن حمل الکلام علی محل حسن

وکان فی الکفر خلاف ولو کان ذلک بروایۃ ضعیفۃ انتہی قال فی التتارخانیۃ
لا کفر بالمحل لان الکفر بنایۃ فی العقوبۃ فیستند بنایۃ فی مجزیۃ و مہ لا یفتی
لانہ انتہی پس چہ جائیکہ تصدیق حضرت ابوطالب متحقق ہو عن اولیٰ اصحاب
اور کوئی دلیل قرآن و حدیث سے مانع تصدیق نبو آشکار نہ اور جمہور
محققین سے کتب متبرہ میں ہر طور سے ہو شکار ہے کہ تصدیق بنان بلا ظہار
قرآن و احسان ایمان پر زبرد پروردگار ہے اگرچہ اجر اسے احکام شریعت نہ ہو
بہ سبب عدم اظہار اقرار نہ تو کیونکہ حضرت ابوطالب مومن نہ ہون نزول
ایز و غفار نہ نعم تر و فرقہ خارجیہ ہندیہ مشہورہ ہوا یہ نہج یہ صحیح النبی
نماذ ان اہل بیت نبوت و جناب سیدہ مختارہ صلی اللہ وسلم علیہم اجمعین
اللیل و النہار و علی آلہ و صحابہ البرۃ و الاخیار نہ ممکن ہو تکفیر ہمہ امتی مالہ
است جناب سیدہ الامارہ تو کیونکہ تصدیق حضرت ابوطالب کا اکثرین وہ شکار

کہ اصل اصول اوست نزدیک یہ ہے بصورت عبادت کہ خارج کرنا مومنین کو ہر
ایمان سے حسب اقتداء اور یہ اصل اوکی تقریر و تفسیر سے اظہار میں
میں نسبت لہذا چنانچہ ادویۃ الایمان کے باب اول بیان توحید و شرک میں
نکودہ اور در سالہ ملت و باب ثانی ہما علیہ میں اُم الکتاب مشہور ہے ہرگز
لوگ بیرون اور پیغمبروں اور اماموں اور شہیدوں اور فرشتوں اور پروردگار
مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور حاجت برآنے کے لئے نذر نیاز کرتے ہیں
اور بلا کے ٹپنے کے لئے اپنے بیٹوں کو انکی طرف نسبت کرتے ہیں کوئی اپنے
بیٹے کا نام عبد النبی کوئی علی بخش کوئی غلام محی الدین رکھتا ہے پھر بعد بعض
خرافات کے یہ سطور ہے کہ جو کچھ بندہ واپس بتوں سے کرتے ہیں سو وہ سب کچھ
یہ جھوٹے مسلمان اولیا انبیاء اماموں شہیدوں فرشتوں پر یوں سے کر
گئے رتے ہیں اور دعویٰ مسلمانانہ کا کیے جاتے ہیں سبحان اللہ یہ منہ اور یہ
دعویٰ سچ فرمایا اللہ صاحب سورہ یوسف میں وَمَا تَوْحِیْدٌ اِلَّا كُنْهُمُ
بِاللّٰهِ لَا وَهْمٌ مُّشْرِکُوْنَ یعنی اکثر لوگ جو دعویٰ ایمان کا رکھتے ہیں شرک
میں گرفتار ہیں انتہی ہر نبیل پر عیان ہوئے دلیل ہے کہ وہ خضر عیسیٰ سماعیل
ازیم قبیل ہر برضائیل کہ چہ خوش گفت سعدی در لہجہ اَلَا یَا اَیُّهَا السَّاقِی
اَدْرَاکَ سَاوَاتِہَا وَلَهَا مَعْنَاے شرک و توحید کا بیان کہاں ہے اور وہ فعال بل
ایمان کہاں ہے معنائے لغویہ و مایوس اکثر ہم نزد محققان کہاں ہے اور
شرعیہ ایمان کہاں ہے وہ ادماے پرا باطل کہاں ہے اور وہ ایراد دلیل پر
کہاں ہے شرح اور تفاسیر بخاری کو ذریعہ ہما علیہ مطالعہ فرماؤ

اور کتاب نجم المبین لرحم الشیاطین سے منہ نہ پھراوے پھر بعد بطلان بکبر
تقویۃ الایمان میں ایسا سطور کہ اگر کوئی سمجھنا والا ہو کہ کہے کہ تم دعویٰ ایمان
رکھتے ہو اور افعال شرک کرتے ہو تو اسکو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو شرک
نہیں کرتے شرک جب ہوتا کہ ہم اولیا انبیاء پیروں شہیدوں کو اللہ کے
برابر سمجھتے سو یوں تو ہم نہیں سمجھتے بلکہ انکو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہیں
اور اوس کا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی اوس نے انکو بخشی ہے اور اسی
کی مرضی سے عالم میں تصرف کرتے ہیں اور انکو پکارنا عین اللہ ہی کو پکارنا ہے
اور ان سے مدد مانگنی عین اوس سے مدد مانگنی ہے اور جسے لوگ اللہ کے پیارے
جو چاہیں سو کرین اوکی جناب میں ہمارے سفارشی اور وکیل ہیں انکے لئے
خدا الملت ہے اور اوستے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جتنا ہم انکو
مانتے ہیں اتنا اللہ سے نزدیک ہوتے ہیں اور ہیطہ کی خرافات میں کہتے ہیں
اور ان باتوں کا سبب یہ کہ خدا اور رسول کی کلام کو چھوڑ کر اپنی عقل کو دخل
دیا اور جھوٹی گمانیوں کے پیچھے پڑے اور غلط رسوم کی سند کمپڑی اور اگر اللہ
اور رسول کا کلام تحقیق کرتے تو سمجھ لیتے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے اللہ صاحب نے انکی ایک نہ مانی اور
ان پر غصہ کیا اور انکو جھوٹا بنایا انتہی فانظر اَیُّہَا النَّبِیْلُ الْجَبِیْلُ اِلٰی اَبَا طِیْلِ عَمِیْلٍ
و خضر عیسیٰ والا ضلیل کہ اول اعمال تحسنہ شرعیہ اور بعض فعال مکروہ و نیت
سے فاعلین کو مشرکین ٹھہرایا پھر وساوس شیطانی اور ہوا جس نفسانی
سے عقائد و قرار جواب مومنین کو ہما منشور اپنی و ہم فرم میں بنایا اور ضلیل

جلیلیہ اور جہالت ذاتیہ سے انبیاء اولیاء کو مقرر کیا اصنام : اور یونین جمیع کو تشبیہ دیا با مشرکان اللہ : اور ہمہ اعمال مذکورہ کو قول الہی یجدون سے عبادت ٹھہرایا باستیلائے اوہام : حضرت شاہ عبدالعزیز سے تاہم صحابہ کرام : سب امت محمدیہ کو حکم کفر کا دیا تصریح کلام : اور یہی عقائد سے تربیت اسماعیلیہ و سحافیہ کا آشکارا : پس جب اونکے نزدیک حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ مشرک ہوئے بلا بخار : تو کتب تصدیق حضرت ابوطالب کے نزدیکیہ بہرہ بغوات و تہذبات اسماعیلیہ و سحافیہ کا بجم المہین از جم الشیائین میں مفصل مذکور ہے : تاہم ابان ایک جملہ اسماعیل کے مرقی اور دواپہ حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کی تفسیر سے مسطور ہے : در فتح العزیز تفسیر سورہ وانشئت فرمودہ کہ بعض خواص ولیا اللہ را کہ جائز تکمیل و ارشاد بنی نوع خود کردہ اند و ریخالت تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنہا بحد کمال و سوت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نیگردد و او ایسا تحصیل کمالات باطن از انہامی نمانند و از باب حاجات حل مشکلات خود از انہامی طلبند و می یابند و زبان حال آنہا در انوقت ہم مترجم باین مقالات ست عن ایمہان اگر تو آئی بہ تن : اور تحفہ ثنا عشریہ شاہ عبدالعزیز قدس سرہ الحریز میں ایسا مسطور ہے کہ جسے روز روشن تربیت اسماعیلیہ پر شب و بچور ہے کہ معن امامت کہ در اولاد حضرت امیر باقی ماند و کہ مرد گیرے راجعی آن بیساخت ہمین قطبیت و ارشاد و منبعیت فیض ولایت بود و لہذا الزام این امر بر کافہ خلایق از انہا طہار مروی نشدہ بلکہ یاران

چیدہ و نصایحان برگزیدہ خود را بآن فیض خاص مشرف میساختند و بہرہ را بقدر استعداد باین دولت می نواختند الی آخر ما قال و از نیست کہ حضرت امیر وزریت اور امام امت بر مثال پیران و مرشدان می پرستند و ہر تکیو نیہ را نوابستہ بایشان میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر و نشت بنام ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ جامع اولیاء اللہ ہمین مرسوم است انتہی و شاہ صاحب ممدوح قدس سرہ الممنوح در افراط و تفریط استعانت فرمودہ کہ بفعل عادۃ الہی راسل بخشیدن فرزند و توسیع رزق و شفا فی امراض و امثال ذلک را مشرکان نسبت با رواج خبیثہ و اصنام نمائند و کافر میخوانند و موصدان از تاثیر اسمائی الہی یا خواص مخلوقات اومی دانند از دوتیہ و عقاید و دعائے صلحائے بندگان او کہ ہم از جناب او در خواستہ انجلاج مطالب می کنند می نمہند و در ایمان ایشان خلل می افتد و نیز در ان فرمودہ از انجلاج کسانیکہ در دفع بلا دیگر از اینخوانند و همچنین در تحصیل منافع دیگران رجوع می نمایند بالاستقلال نہ اینکه توسل بان دیگران نمایند و در تفسیر من الناس من یخفی من دون اللہ الذی لا یخفیونہم کذب اللہ و الذین امنوا اللہ جبارا فرمودہ کہ او تعالی را بالذات و بالاصالہ دوست باید داشت جبرئیل خیر است یا حکم او محبوب است مثل انبیاء و اولیاء و صلحا و بنا بر اینکہ بکر وہ او تعالی وسیلہ حاجت روائی این کس شدہ الی آخر ما قال و برخی از ایشان ارواح مہربہ و ملائکہ و کلاہ بر مخلوقات یا ارواح انبیاء و اولیاء و عباد و راہبین و جبار و علمائے ملاحظہ علائقہ بندگی خدا و محبوبیت بالاستقلال و محبت برابر خدا

ابن عربی در شاہ
مجان و تلمذ ہے
دادا پیر گیسو
سید فاضل بن
نثار کھنجر جاون

میسازند و کسانیکہ ایمان آورده اند اگر چه بعضی ازین چیز را برای خدا و بجز
خدا محبوب میدانند و واسطه حصول نعمت اومی فہمند و بنوہ مطیع او میدارند
لیکن نہ باینقدر کہ برابر خدا سازند شاہ صاحب موصوف قدس شہرت لہ
در تفسیر آیات شتہین فرمودہ کہ استعانت از غیر بوجہیکہ عتقاد بران غیر باشد
و او را مظہر عین الہی ندانند حرامست و اگر التفات محض بجانب حق ستا و را
یکے از مظاہر عین الہی دانستہ و نظر بر کار خائے سہاب و حکمت او تعالی دران
نمودہ بغیر استعانت نماند و دراز عرفان نخواہد بود و در شرع نیز جائز و درست
و انبیاء و اولیاء این نوع استعانت بغیر کرده اند و در حقیقت این نوع استعانت
بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق ستا لغیر و در تفسیر صراط الذین نہت
علیہم فرمودہ یعنی راہ کسانیکہ انعام کردہ بر ایشان و این لفظ را در جای دیگر
از قرآن مجید تفسیر فرمودہ اند چہار فرقہ کہ انبیاء و صدیقان و شہیدان و صالحان
باشند پس معلوم شد کہ راہ راست راہ این چہار فرقہ است و در وقت مناجات
با پروردگار بندہ راضی باینکہ این چہار فرقہ را ملحوظ نظر اجمالی سازد و راہ
آنها طلب کند باز فرمودہ کہ عوام مومنین را رفاقت صالحین طلب بایزد
و صالحان را رفاقت شہیدان و شہیدان را رفاقت صدیقان و صدیقان
را رفاقت انبیاء علیہم السلام و اگر کسی از عوام مومنین خواہد کہ رفاقت انبیاء
نماند او را از رفاقت این سہ گروہ درجہ بدرجہ ناچار نیست چنانچہ اگر کسی
رفاقت پادشاہ خواہد بدون رفاقت جمہاریکہ او در رفاقت رسالدارے
و او در رفاقت امیری از امراء کبار باشد ممکن نیست و ایندو دخول در طریقہ

اہل شہ و توسل بانہا جستن محمود اہل اسلام شد و در حوال این چہار فرقہ فرمودہ کہ
حق تعالی ایشان را دوست میدارد و برکت در کلام و در انفاس و در فعال و در
مکانات ایشان و در ہم صحبتان ایشان و در اولاد و نسل ایشان و در زیارت
کنندگان ایشان پے در پے فائز میگردد و نہ و نہ خود ایشان را جاہ و مرتبہ می
کہ دعائے ایشان مستجاب شود بلکہ بہر کہ در حاجتے بایشان توسل نماید حاجت
او روا میگردد و در خصیصیات و علایماتیکہ ایشان را در عالم برزخ و موافق قیامت
و در عالم ملکوت میدہند از ان قبیل نیست کہ عوام مومنین بان استدلال توأند
کردا بعد از مشاہدہ آن عوالم اتمی و قال الشیخ محمد موسی المبرور ابن الشیخ
فیہ الذی الفقوفی رسالہ حجۃ العقل قال عی خلاصۃ العلماء حجۃ اللہ فی الارض
بلا امتراء فی رد المنکرین بان الاستعانة من غیر اللہ شرک المشرکین اعلم ان
الاستعانة بغیر اللہ والنداء لہ علی وجہین احدهما ان یکون علی وجہ الاستقلال
فی التاثير والایجاد ولا شبهة فی انه شرک وثانیہا ان یکون علی وجہ الاعانة
والارشاد بوجہ التذہیب والشفاعة اولدفع الشر ولا شبهة انه لیس بشرک
اذ ورد فی الاحادیث یا عباد اللہ اعینونی و یا محمد انی التوجه بک الی ربی فی حاجتہ
و ورد فی عدد الحسنات اعانة المذہوب و کذا ایفاء الرزق من عند غیر اللہ علی
وجہ المواساة والمراعات وهذا لیس بشرک فی شیء وانما هو بسبب عادی مشہور
و الحال ان اعتقاد التاثير القدیم لا یوجب الشرک بخلاف ثبوت التاثير الخلقی والغرف
منہما فی العرف ظاہر فہذا یقال رزق الامیر فلا تادیراد بہ اعطاء المال و غیر
مراتب و کذا یقال شفیع الطیب المریض نہی و قال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ فی العقیدۃ

بجانب العبد السدیہ ولا یستقر مریضاً ولا یزرق زرقاً ولا یکنف ضرراً الا هو یض
ان یقول لشیء من فیکون لا معنی لسبب العادی الظاهر کہ بقول شفی لصیبت فیض
ورمزق لامبر لکن فی هذا غیر دون اشنبہ فی تلفظ مولوی آما عیسیٰ در رسالہ
خویش کہ در زبدۃ النصاب فی مسائل لذبا نچ موجود چنین نوشتہ کہ درین ہفت
مولوی عبد الحکیم مضمون ست اول حلت گاؤ سید احمد کبیر دوم اعتراض بر تفسیر
تفسیر ماہل بہ لغیر اللہ کہ در تفسیر فتح العزیز واقع شدہ سوم طعن و تشنیع بر
شاہ عبد العزیز صاحب بحر مت آن و ازین بر مطلب طلب سوم قابل آن نیست
کہ اہل علم تعرض بان نامہ بلکہ مقتضائے ادفع بالحنۃ الیئہ اعتراض از ان
فرمائے و مطلب دوم اگرچہ واجب التحقیق ست لیکن فہم آن مختص بہ اشنبہ
مطلب اول رابطہ زری تقریر باید کرد کہ عام و خاص دریافت نامہ باز نوشتہ
کہ جائے اشتباہ درین زمانہ و درین دیار و صورت ہا نیست کہ ذبح برانومرگان
میکند پس باید دانست کہ مقصود درین صورت گوشت میبود چنانچہ در فاتحہ
و ستور ست کہ جانور برائے گوشت ذبح میکند و طعام آن چختہ میخورند
و ثوابہ آن طعام بروح میت میرسانند پس دین صورت حیوان مذبح
حلال ست ہرگز شبہ و ران نیست و اگر کسی نذر مقرر کند پس نذر ہم اگرچہ
واقع ست آن گوشت حلال ست بیا نش کہ اگر شے نذر کند کہ اگر فلان حاجت
من بر آید نقد نیاز حضرت سید احمد کبیر می کنم و اینقدر طعام نیاز ایشان
مردم را بخورم اگرچہ درین نذر گفتگو ست لیکن طعام حلال ست و بمنجبت
گوشت مثلاً اگر شے بگوئد کہ دو من گوشت نذر حضرت سید احمد کبیر صاحب

بجانب العبد السدیہ ولا یستقر مریضاً ولا یزرق زرقاً ولا یکنف ضرراً الا هو یض
ان یقول لشیء من فیکون لا معنی لسبب العادی الظاهر کہ بقول شفی لصیبت فیض
ورمزق لامبر لکن فی هذا غیر دون اشنبہ فی تلفظ مولوی آما عیسیٰ در رسالہ
خویش کہ در زبدۃ النصاب فی مسائل لذبا نچ موجود چنین نوشتہ کہ درین ہفت
مولوی عبد الحکیم مضمون ست اول حلت گاؤ سید احمد کبیر دوم اعتراض بر تفسیر
تفسیر ماہل بہ لغیر اللہ کہ در تفسیر فتح العزیز واقع شدہ سوم طعن و تشنیع بر
شاہ عبد العزیز صاحب بحر مت آن و ازین بر مطلب طلب سوم قابل آن نیست
کہ اہل علم تعرض بان نامہ بلکہ مقتضائے ادفع بالحنۃ الیئہ اعتراض از ان
فرمائے و مطلب دوم اگرچہ واجب التحقیق ست لیکن فہم آن مختص بہ اشنبہ
مطلب اول رابطہ زری تقریر باید کرد کہ عام و خاص دریافت نامہ باز نوشتہ
کہ جائے اشتباہ درین زمانہ و درین دیار و صورت ہا نیست کہ ذبح برانومرگان
میکند پس باید دانست کہ مقصود درین صورت گوشت میبود چنانچہ در فاتحہ
و ستور ست کہ جانور برائے گوشت ذبح میکند و طعام آن چختہ میخورند
و ثوابہ آن طعام بروح میت میرسانند پس دین صورت حیوان مذبح
حلال ست ہرگز شبہ و ران نیست و اگر کسی نذر مقرر کند پس نذر ہم اگرچہ
واقع ست آن گوشت حلال ست بیا نش کہ اگر شے نذر کند کہ اگر فلان حاجت
من بر آید نقد نیاز حضرت سید احمد کبیر می کنم و اینقدر طعام نیاز ایشان
مردم را بخورم اگرچہ درین نذر گفتگو ست لیکن طعام حلال ست و بمنجبت
گوشت مثلاً اگر شے بگوئد کہ دو من گوشت نذر حضرت سید احمد کبیر صاحب

از ان لمیة کما یبغی بجای آید باز در همان باب نوشته که حضرت رسالت پناه سعد بن
معاوی بعد از آنکه اسرا یغیان کرد ماورم فوت شده و یارای گفتن نیافت و اگر می یافت
و صیغه میکرد پس برای وی اگر چیزی بکنم نفع بوی خواهد رسید فرمودند که چاه کن
و بگو که این بامداد رسد دست و خواندن سورئیس است که بقیه روز جزو زیارت
قبره العین دارد شد و حضرت عاتشه صدیقه رضی الله عنها از طرف برادر خود
یعنی عبدالرحمان رضی الله عنه بعد وفاتش بردن آذر و نذر و برین قیاس بار کرد
در ابر عبادات را پس هر عبادتیکه از مسلمان ادا شود ثواب آن بروح کس از
گفته شدگان برساند و طریق رسانیدن آن دعائے خیر بخواب الهی است پس
خداوند البته بهتر و محسن است و اگر آن کس که ثواب بروح میرساند از اهل مقوق
اوست بمقدور حق و سه خوبی رسانیدن این ثواب زیاده تر خواهد شد پس در
خوبی این قدر هر از هر سو نه فاتحان و اعراض و نذر و نیاز هوات شک و شبه
میست بقول اوصاف المسکین انما فاته رقیق الحین اگر چه بخواه صدق اتمل
الکلام یجبر الی کلام بیان طوال زروئے مثال ضمنا نکار هر آینه انوار عید
اور عوائد رسیده سے ذوالی و بیان عند ولی الابصار ہے ہاذا بجملة یہ کہ عبادت
تقویة الایمان مذکور ہے لاریب ان شکار ہے کہ نزد فرقہ و ہابیہ تصدیق جنان
اور قرار لسان کفایت دقت ایمان میں نہیں اعتبار ہے بمحض اعمال پر ایمان و کفر کا
تکلیف نزدیکہ مدار ہے ہاؤر نزدیک اہل سنت و جماعت کے رکن ایمان تصدیق
جنان لایستار ہے ہاؤر قرار لسان شرط اجرائے احکام بالبرہان معتبر و مختار
ہے ہاؤر لایستار ہے ہاؤر قرار لسان فغیر داخل فی حقیقة الایمان و قد صرح بہ شمس

رب البريات ان الذین امنوا و عملوا الصالحات قال فی مفاہیم الخیب هذا الذین تدل
 علی الاعمال غیر الخلف فی مسی الامان لانه لما ذکر الامان ثم عطف علیہ
 العمل الصالح وجبا لفساد الذلزم التکرار وهو خلاف الاصل قال فی انوار التنزیل
 وعطف العمل علی الذین ان بدل علی خرجہ عن مسماہ وایضا قال فیہ والذین یحب
 علی انہ التصدیق وصدقہ اندہ سبحانه وتعالی اضافا لایمان الی القنب فقال
 کتب فی قلوبہم لایمان وقلوبہ مطمئنن بالایمان ولم یؤمن قلوبہم ولما بدخل
 الذین فی قلوبہم وعطف علیہ العمل الصالح فی مواضع لا تخصی وقرنہ
 بالمعاصی مع ما فیہ من فدا الذین برائی وایضا قال لله الملك العلام یا ایہا
 الذین امنوا کتب علیکم الصبر وایضا قال لله سبحانه تبارک وتعالی یا ایہا الذین
 امنوا کتب علیکم القصاص فی القتل والقصاص نما یجب علی النفس المتعدتہ ان
 سبحانه خضہ بقوہ یا ایہا الذین امنوا فذل هذا علی انہ مؤمن ای عزیز و
 تمیز الخ کلام یہ و دین مرام کہ رکن توحید عقائد و عصر البیت ہر دروات
 و ادیانک علام ہا اور تہذیبان شرط اجائے احکام ہے نزد حضرت کرام
 اور انال خیر و نجات ایمان و اسلام و بن الاکام کیونکہ توحید و ایمان دون عمل
 خیر تحقق ہوتا ہے و نفس ربہ الامام ہا اور بغیر توحید ہمہ اعمال خیر ہباء منشور ہیں
 و م القیامہ ہا اور ایسا ہی رکن شرک عقائد و شرک ہے الوہیت میں او فہا
 اور اقرار بشرک شرط ہر کما فی الارقام ہا اور اعمال شرع و عوارض میں علی
 الدوام کیونکہ بغیر ان عوارض کے شرک تحقق ہوتا ہا و اصل تام ہا و بدون
 شرک و وغیر معتبر بن نزد جمیع اعلام ہا پس شرک عقائد و کتب ہا و وصف خاص ہا و عام

اور علماء ایمانیہ شریک تہ الوہیت میں بالاعتقاد خواہ بغنائے وجوب الوجود و
جیسا کہ اعتقاد آتش پرستان تمام خواہ بمعنائی استحقاق عبادت ہو جیسا کہ
اشقاق و عبودۃ الاصنام یا اور ہی شرک غیر مغضوب ہے اس آیت پر ہدایت میں
یہاں آتا ہے کہ لَیْسَ لَکُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اللّٰہُ لَا یَعْرِضُ اَنْ یُّتَکَبَّرَ بِہٖ وَ یُعْطِیَ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ
یہی شرک کفر ہے نہ معتقدان یا یہی ضد توحید یہی مخرج ایمان، قال فی شرک
العقائد ان الاشراک ہوا اثبات الشریک فی الالوہیۃ بمعنی وجوب الوجود کما لا یجوز
و بمعنی استحقاق العبادۃ کما یجبہ لا ھذا م اور لفظ شرک جو وارد ہو بظن شیا
ہر و اخباری مثل پیرہ وغیرہ مانع بنبرہ ہوگا نہ تو اس سے نہ مراد شرک مذکور ہے
عند اولی الانصار نہ چنانچہ پیغمبر البین میں یہ بیان خوب منتقل و بیان ہی بخار
جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد میں یہ حدیث مسطور ہے حضرت عبداللہ ابن
مسعود رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ یہ ان الطیرۃ شرک و لکن اللہ ینہیہ بالکفر
یعنی شکر و شگون ایک شرک ہے و موم ہے و لیس بالمرائی توکل سے وہ معدوم
ہوئے پس اگر طیر و کفر ضد ایمان ہے تو کچھ توکل سے یہ کفر نازل نہیں ان سے نہ تبت
اسما علیہ نامہ مسائل صحافیہ سے اس عبارت کو مطالعہ فرماوے خواہ خواہ کفر
نہا نہ ہو ورنہ بنو شاہ عبدالمعز کو کافر بناوے کہ در کتاب نہایت تاثیر مذکور ہے
و منہ الحدیث الطیرۃ شرک و لکن اللہ ینہیہ بالتوکل جعل الطیرۃ شرکاً لہ فی
اعتقاد جلب لنفع و دفع الضرر و لیس کفر باللہ نہ لو کہان کفر لما ذہب بالتوکل
باز نوشتہ کہ شرک بمعنی طاعت ہم متعل شدہ چنانچہ در کتاب وجوہ القرآن مذکور
الشرک عن وجہ منہ الطاعة کتولہ تعالیٰ فلما اتاہا صالحا جعل لہ شرکا، فیہ آتایا

اسما عیله مخمور بے شعور ہے کہ پیغمبر خدا کے وقت کے کافر بھی اپنی تونکو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اویس کا مخلوق اور اویس کا بندہ سمجھتے تھے اور انکو اویس کے مقابل طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتہین ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور انکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی کفر اور شرک اور مختار سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے **خَذَلَهُمُ اللَّهُ اَنَّى يُؤْفَكُونَ كَيْفَ كُنُوْا فِيْ جَهَنَّمَ وَ اَلَمْ يَكُنْ جَنْحُ ابْلِيسَ اَجْمَعُونَ** مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ و الحمد للہ یزدرخان و دل آیت پر ہدایت **وَاللَّهُمَّ اَلْهٖ وَاٰحِدٌ** فرمودہ کہ ابن جریر وابن المنذر وابن ابی صالح و ابوالشیخ روایت کردہ اند کہ چون این آیت در مدینہ منورہ نازل شد کافران مکہ معظمہ این را شنیدہ خیلے تعجب کردند و گفتند کہ کیف یسمع الناس الہ و ان محمد یقول الہم کو الہ واحد فلیاتایا یہ ان کان من الصادقین انتہی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ و رفوز الکبیر نوشتہ شرک آنت کہ غیر خدا را صفات مختصہ خدا ثبات نماید مثل تصرف در عالم بارادہ کہ تعبیر از ان کہن فیکون میشو و یا علم و یا غیر از کتب سبحاس و دلیل عقل و منام و الہام و مانند ان یا ایجاد شفا و مریض باز فرمودہ کہ شرک این مشرکان در ہر خاصہ بعضی بندگان بود گمان میکردند کہ مانند آنکہ بادشاہ عظیم القدر بندگان خاص خود را با طرف مالک میفرستد و ایشان را در امور جزئیہ تا و قییکہ مکم صریح بادشاہ شدہ است مختار و متصرف میدارد و خود را جزئیہ بندگان نمی پر وازد و حوالہ سایر بندگان بقہار مہ میکند و شفاعت قہار مہ در باب خادمان و متوسلان ایشان قبول می نماید بخین لک علی الاطلاق بعضی

بندگان خود غفلت الوہیت دادہ است و رضا و خط ایشان و رسائے بندگان اثری کند پس واجب میدانند تقرب بان بندگان خاص تا شائستگی قبول ملک مطلق حاصل شود و شفاعت برای ایشان در مجاری ہور درجہ پذیرای یا ہر بلاطف این ہور سجدہ بسوی ایشان و ذبح و صاف بنام ایشان و ستعانت ہر ہور ضروریہ بقدرت کن فیکون ایشان تجویزی نمودند و صورت ہا از سنگ صوفی و روغن و مثل آن تراشیدہ قبلہ توجہ بان ارواح ساختند و با بدان رفتہ رفتہ آن سنگہا را بذاہب خود و معبود نگاشتند و خط عظیم راہ یافت آہی و حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ و رحمۃ اللہ البالغہ فرمودہ کہ خلف من بعد ہم خلف اضاعوا الصلوۃ و اتبعوا الشهوات فحلولوا الالفاظ المستعملۃ المشتبہۃ علی غیر محلہا کما حملوا المحبوبۃ و الشفاعۃ التي اشتهما اللہ تعالیٰ فی قاطبۃ الشرایع لمخووض البشر علی غیر محلہما و کما حملوا صدد و رخرق العوائد و الاشراقات علی انتقال العلم و التخییر الاقصیان الی هذا الذی یری فیہ و الحق ان ذلك کلمہ يرجع الی قوۃ ناسوتیہ اور و حانیۃ تعد لغزول التدبیر الالہی علی وجہ و لیس من الاعباد و الامور المختصۃ بالواجب فی شیئی و ہم در ان کتاب نوشتہ کان من زند قہم قولہ ان هناك اشخاص من الملائکۃ و الارواح تدبر اهل الارض فیما دوز الالہ اعظام من اصلاہم حال العابد فیما یرجع الی خویصۃ نفسہ و اولادہ و اموالہ و شہوہم بحال الملوک الی ملک الملوک و بحال الشفعاء و الندماء بالنسبۃ الی السلاطین المتصرفین بجمہور و منشاء ذلك ما نطقت بہ الشرایع من تفویض لامور و فیہ و استیفاء المقر من من الیاس فظنوا ذلک کتصرف الملوک قسا سالعاب عن

مشاہد عبارت مذکور و شاہ زرارہ : اللہ سے صاف صاف آشکار ہے کہ عقائد مشرکان عرب معبودیت اصنام تحقق بلا انکار ہے اور اسی معبودیت پر شرعاً شرک کا مدار ہے کہ لا الہ الا اللہ کا بعد از یہ اصناف پروردگار ہے اور ہر جہت میں متصرف بلا سفلالہ اور شفاعت بتان میں معبود کو مزدا یزد و متعال کو وہ شفاعت ناپسندیدہ ہونے و خدا کے ذوالجلال واجب القبول عقائد رکھتے تھے وہ مشرکان صحاب کمال اگرچہ بتوں کو ہر عظام میں بلکہ علی الاطلاق نہیں جانتے تھے درجہ حال اور صاحب نفوۃ الایمان اور او کو رہبان ہستور سے ہیں قابل پس کہ مشرکان عرب معبودیت اصنام کے ہرگز متعقدین فقط مذرونیاز و نہ انے اصنام اور میں شفاعت بتان علی الدوم سے تھوہ مشرکین پس ہر شرک فعال پر قرار دیا اور کہ شرک معبودیت اصنام سے فرار کیا اور وہ فعال جو عوارض عقائد شرک ہیں بالیقین پیش لغواف و سجدہ و قراۃ میں وغیرہ فعال مشرکین اور بنیہ عقائد شرک اور ان کا اعتبار نہیں عند المحققین یعنی ان کے فاعلین بلا عقائد شرک ان سے نہ ہرگز مشرکین اور بنیہ اوک شرک تحقق الوجود عند المبصرین اور کو کہ شرک تصور کیا باستیلائی و ساوس لعین اور حال افعال مودان کہ بنکور کہ شرک ٹھہرایا مشرکین یہ کہ بعضی مباح اور بعضی مہرام اور بعضی مستحب اور بعضی منکوح و جب لاکلام پس اس فرقہ شیطانیہ نے فعال مذکورہ کو اصل شرک ٹھہرایا اور تفریق عقائد قدرت غیر خدا استقلالہ غیرستقلیہ سے نہ چھپایا اور اس تفریق آباؤ اجداد و روینیہ کو دفعہ سینہ پر کینست نہایا اور اپنے اصول اور سائر مومنان قبولات

جناب رسول پریم مکلف و شرک جاری ایما اور اپنی ذوات خبانت آیات کو او دفر خسران و بادۃ فذلان میں ساری کیا اور حالانکہ ضرورت و لزوم تفریق عقائد کو کہ بتکب شاہ عبدالعزیز و شاہ ابی اللہ سے ہی مسطورہ پس جبکہ او کو ہمہ امت محمدیہ کی تصدیق و اقرار ان انکار ہی تو کتب او کو نصد بتی حضرت ابی طالب کا قرار ہے بلکہ ایمان والہ بن سیر الثقلین سے بھی انکو قرار ہے ان ایمان یزید پلید پر سیر ایک و ہلی جان نثار ہے اور مردان متدلسل اہل خسران او بخانہ اسکہ دلدار ہے اور کی توحید کا نشان نفوۃ الایمان با فائے فریب و فساد آشکار ہے اللہم احفظنا من ہوا جسرتک المحدثین و اعصمانا من وساوس ہولاء الشیاطین بحاۃ حبیبک نبی المرسلین و بحرمۃ آتہ و اصحابہ الطاہرین

حروف معانی او عقود جواہر	شعاعی مصابیح النجوم الطوار
نور و رور و نجا مدحہ	فترقی بہ فی سامیات امم
تخبر تھاکھا شیم محمد	حیدر المساعی خیر باد و خیر
نبی الی الناس فی جاہلیۃ	بخصوصون فی جحر من الشکر لار
عن لقی فی حطبائہم ہم ہوزقہ	ہوت بیم الاہو الی غیر ہاجر
فمد عینہم منہ ظل ہدایۃ	وارشد منہم لہد کل حائر
لہم جرات الوسی لا قول کاہن	گما زعموا ورا و لا قول شاعر
عن یزید فی الذی یفقدونہ	علی اللہ من تحریم ذات النواہر
وعز رحل و نان و حمیر مہر	وطغیان انصاب و از لہ فاجر

وَدَّ كَيْ سَوْفَ لَيْسَ لَهُ رَاحَةٌ
لَنَا وَوَقَدْ أَتَى أَتَاتِ اللَّهِ وَأَمْرٌ
عَلَى خَيْرٍ دِينٍ ظَاهِرٍ مَظَاهِرٍ
لِيَذِي دَعْوَةٍ بِرَسُولِ اللَّهِ عَمَّا
وَلَا تَعْلَمُ إِلَّا بِاللَّهِ الْكَافِرِ
وَمَا دُحْرٌ فِي كُلِّ نَادٍ وَسَامِرٍ
وَعَوْنٌ عَلَى بَأْسٍ عَلَى وَغَدٍ رَا
بِلَا وَجْهٍ الْمَيْمُونِ رَحِمَ اللَّهُ
سَوَاءٌ وَمَا رَجَى سِوَاكَ بِرِ
وَمَا لَكَ بَرَقَ فِي دِيَارِ النَّجْمِ
وَتَزَيَّرِي بِهَا عَيْدِ الْمُنَاجِرِ
عَلَى أَيْتٍ خَيْرٍ أَمْرٍ الْعَادِمِ

ووسہ افاندہ کہ عبارت مباحث العزیز و صراط المستقیم سے متعلق ہوا بعد المصغیر
کہ تعرف ملائکہ برترین اور اولیائے مقربین کا عالم و نیامین ثابت ہو البتہ
اور طلب حاجات اہل یاس رب البریات سے جائز ہا فتور ہے کہ ارباب
حاجات حل مشکلات خود از انہامی طلبند و می یا بند فتح العزیز میں مسطور
اور دعائے ولی واجب الاجابت و تقویٰ واجب القبول صراط المستقیم میں
نکار ہے اور حل مشکلات خلائق محض ہانے استرضائے ایشان و نفیہ انکار
قلبی ایشان بھی وہاں آشکار ہے اور حصول مقام و سالت فیما بین الزوفا

در وصول فیوض غیبی و ہاں مقوم ہونے و در سلطنت سلاطین و امارت ہاں
علی مرتضیٰ اولی است کہ بر سیاہین عالم ملکوت مخفی نیست نیز اوستی کتاب و معلوم
تیسر افاندہ یہ کہ استمداد بالاستقلال غیر خدا سے لاریب ممنون و محظور ہے ہاں
استمداد مقربان اہل برزخ سے بطور توسل جائز و مستحسن ہاں فتور ہے چنانچہ عبارت
اجد و مولوی اسماعیل دہلوی سے بالتصریح پر عیان ہونے اور خود مولوی اسماعیل
بھی جو بہ استمداد اہل قبور کا صراط المستقیم میں قائل اگرچہ صاحب تقویٰ الایمان
ہے چوتھا فائدہ یہ کہ فاتحہ مرسومہ اور اعراض بزرگان اور منت و مذرونیہ
حضرت مقربان الہی مستحسن و قائل ہونے چنانچہ تحفہ ثنائی عشریہ اور صراط المستقیم
اور سالانہ کورہ مولوی اسماعیل سے یہی مہر ظاہر و باہر خوش مال ہونا اما سرف
در کارہی و افراط و تفریط بسیاری پس نہ ممنوع علی الخصوص ہا فتح مرسومہ
و غرض بزرگان ہے بلکہ جمیع فرائض و واجبات و سنن و مستحبات میں ہر ایک
پر غیر شروع محظور و ممنوع یکساں ہے ہاں یہ مسئلہ فرقہ و ہاتھ پر نہان ہونے
اور توسل بخواند و کتب پر عیان ہے ہاں شعر کلید درد و زخست آن مازہ کہ
ہر وی مردم گذاری دراز ہاں مولانا شاد مجد العزیز پر در بارہ عرس با و اجداد
ایسا فقرائے مسطور ہے ہاں مفتی عبد الحکیم سے زبدۃ النصائح فی مسائل لذباخ
میں مذکور ہو کہ عرس بزرگان خود بخود مثل فرض و انتہ سال بسال بتقریر
اجمل کردہ طعام و شیرینی در انجا تقسیم نمودہ مقابر را و ثنا یغیبہ میکنند انتہی سکا
جواب شاد صاحب مدوح قدس شہسود الممنوح سے ایسا آشکار ہے ہاں
و سبب زبدۃ النصائح میں اس عبارت سے نکار ہو کہ قولہ عرس بزرگان خود

در وصول فیوض غیبی و ہاں مقوم ہونے و در سلطنت سلاطین و امارت ہاں
علی مرتضیٰ اولی است کہ بر سیاہین عالم ملکوت مخفی نیست نیز اوستی کتاب و معلوم
تیسر افاندہ یہ کہ استمداد بالاستقلال غیر خدا سے لاریب ممنون و محظور ہے ہاں
استمداد مقربان اہل برزخ سے بطور توسل جائز و مستحسن ہاں فتور ہے چنانچہ عبارت
اجد و مولوی اسماعیل دہلوی سے بالتصریح پر عیان ہونے اور خود مولوی اسماعیل
بھی جو بہ استمداد اہل قبور کا صراط المستقیم میں قائل اگرچہ صاحب تقویٰ الایمان
ہے چوتھا فائدہ یہ کہ فاتحہ مرسومہ اور اعراض بزرگان اور منت و مذرونیہ
حضرت مقربان الہی مستحسن و قائل ہونے چنانچہ تحفہ ثنائی عشریہ اور صراط المستقیم
اور سالانہ کورہ مولوی اسماعیل سے یہی مہر ظاہر و باہر خوش مال ہونا اما سرف
در کارہی و افراط و تفریط بسیاری پس نہ ممنوع علی الخصوص ہا فتح مرسومہ
و غرض بزرگان ہے بلکہ جمیع فرائض و واجبات و سنن و مستحبات میں ہر ایک
پر غیر شروع محظور و ممنوع یکساں ہے ہاں یہ مسئلہ فرقہ و ہاتھ پر نہان ہونے
اور توسل بخواند و کتب پر عیان ہے ہاں شعر کلید درد و زخست آن مازہ کہ
ہر وی مردم گذاری دراز ہاں مولانا شاد مجد العزیز پر در بارہ عرس با و اجداد
ایسا فقرائے مسطور ہے ہاں مفتی عبد الحکیم سے زبدۃ النصائح فی مسائل لذباخ
میں مذکور ہو کہ عرس بزرگان خود بخود مثل فرض و انتہ سال بسال بتقریر
اجمل کردہ طعام و شیرینی در انجا تقسیم نمودہ مقابر را و ثنا یغیبہ میکنند انتہی سکا
جواب شاد صاحب مدوح قدس شہسود الممنوح سے ایسا آشکار ہے ہاں
و سبب زبدۃ النصائح میں اس عبارت سے نکار ہو کہ قولہ عرس بزرگان خود

برخود اید این لعن مبنی است بر جمل باحوال مطعون علیه زیرا که غیر از فرائض و غیره
مقررہ رہیچکس فرض نمیداند آری زیارت و تبرک بقبور صالحین و امداد ایشان
بامداد ثواب و تلاوت قرآن و دعائی خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن و ثواب
با جماع علما و تعیین روز عرس برای آنست که آن روز مذکور انتقال ایشان
میباشد از دار عمل بدار الثواب الا بر روزی که این عمل واقع شود موجب فلاح و نجات است
خلف لازمست که سلفی در این نوع بر و حسان نماید چنانچه در احادیث مذکور است
که وَلَکُمْ صَاحِبُ یَزْعُورَکُمْ وَ تَلَاوَتِ قُرْآنٍ وَ اِبدائی ثواب راجع بادت قرائت
مبنی بر کمال بلاوت و افراط جہل است باز فرمودند که اخرج ابن جریر عن
محمد بن ابراهیم رضی اللہ عنہما انه قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی قبور
الشہداء علی راس کل حول فیقول سلام علیکم ما صبرتمو فنعز علی الدار و ابوبکر
وعمر و عثمان رضی اللہ عنہم و قال فی التفسیر الکبیر بعد الحدیث الذکور
والخلفاء الاربعۃ هکذا یفعلون انتهى یہ جواب پر صواب جو شاہ صاحب
موصوف قدس سرہ المعروف سے مذکور ہوئے لاریب عین رد و اعتراض
ذرتیت ہما علیہ و احاقینہ نجد یہ در بارہ منع عرس بلا فتور ہے۔ یا شیخ جان فائدہ
یہ کہ اولیا اللہ کے لینے نذر و نیاز جانور جائز بلا شمار ہے کہ مقصود اوست
گوشت و ایصال ثواب برائے اولیائے کبار ہے نہ کیونکہ تشہید بنام اولیا
اللہ سے وہ ہرگز حرام ہوئے نہ لفظ نذر و نیاز بنام اولیا اللہ سے حرمت کا
اوسین کچھ مرام ہے نہ نذر و قبیح قلبی سے حرمت کا وہاں کچھ مدخل ہوئے
لاریب گوشت او سکاحلال کی طور ہرگز اوسین نہیں خلل ہوئے حاکم جانور

ہندوان رہا کردہ بنام بہتان مذکورہ بالتسمیہ حلال ہوئے تشہید تعیین بنام نہا
سے حرمت کی اوسین نہیں قیل و قال ہوئے یفیدون ملت مشحون ثابت ہو
بہ چنانچہ رسالہ مولوی ہما عیل و ہلوی سے جو زبردۃ النسخ مبنی ہوئے
ہے تو اسے بطلان ال بیان پر خسران تقویۃ الایمان کا اظہار من شہر
بلا فتور ہوئے کہ جیسا سور اور لو ہو اور مردار ناپاک و حرام ہوا ایسا وہ جانور
بھی ناپاک و حرام ہے کہ خود گناہ کی صورت بن رہا ہو کہ اللہ کے سوا کسی
اور کے نام کا شہر یا اسیت اذ فسقا اهل لبحث انویہ میں کچھ ہوا
مذکور نہیں کہ اس جانور کے ذبح کرنے کے وقت کسی مخلوق کا نام لیجئے جب
حرم ہو بلکہ انہی ہی بات کا ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہان کوئی
جانور شہور کیا کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہو یا یہ بکرا شیخ سید و کا ہو وہ حرام
ہو یا تازہ پھر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کہ کر دیجئے ولی
یامی کا باپ کا یاد او کا بھوت کا یا پیری کا وہ سب حرام ہو اور ناپاک اور
کرنا ہے نہ ترک ثابت ہو تا تر انتہی لے عزیز وافر تمیز پیشہ فرقہ و ہا بیتہ
نیز ملی و شعبہ بازی ہوئے کار زمرہ خارجیہ بندیہ بنے نگلی و جعل ساری ہر
کیونکہ ملت و ہا بیت و حیاضہ بین آشکارہ اور حجب خستین ممکن نہیں
نہ ہمارہ اور یہ ضرب لائل متحقق ہو عند ذوی الافہام ہذا ان لا تشہی قاصطنہ
ما شئت علی لک و ام اور اسکا معنی یہ ہے لاکلام شعر

نہیں گرتا شجاکو لے بے شعور	تو کر جو کہ چاہے ہمہ شہ و زور
جاشاخ ایمان نہ آسین گمان	بلا شلخ ایمان رہی بے نشان

میانمہ خوف زور مہبان
ہیں سب کیا کو غم و جہان
ہیں گرجا و مین پھر کیا غم

رسالہ قوم زبدۃ النصاب میں خود مولوی اسماعیل سے یہضمون بلا فراط
و تفریط ہے کہ تفسیر و ما ایل یہ تفسیر فتح العزیز میں پرتخلیط ہے یہ
اور زور و نیاز حضرت اولیاء اللہ شرعاً جائز و روا ہے یہ گوشت و بیہ
منہ زور ہر سب اولیاء اللہ حلال ہیں و چاہے اگر زور بطور تہجد ہو تو فعل
فاعل حرام تو آما حلت گوشت میں نہ ہرگز کچھ کلام ہے اور شہادہ ہی
صورت کا ساتھ صورت شہادت کے آشکار ہوا و حلت او کی تفسیر جاری
اور ہتھکڑے مولانا محمد مبین میں بیکار ہے اور گوشت جانور ان مشہور
بنام بتان بھی حلال ہے اس شہادت سے حلت گوشت میں نہیں قیل
قال جز چنانچہ عبارت رسالہ قومہ جملہ عبارت میں بالانہ کور ہے اور
رسالہ مولوی اسماعیل زبدۃ النصاب میں سطور ہے یہ پس جو جانور مشہور
بنام غیر خدا توفیہ الایمان میں ناپاک و حرام ہے وہی جانور مشہور بنام غیر
رسالہ مولوی صاحب من حلال البعد حرام ہے اور اگر شہادت کندہ جانور
بنام غیر خدا پر شرک ثابت ہو تو مولوی اسماعیل یہ تو اس رسالہ کا لفظ
کنہہ اور او میں حکم حلت بجا رہندہ اول مشرک ہو بے قال و قیل اول
اس رسالے میں مولوی اسماعیل نے طریق شرک اپنی جیل کو تعلیم فرمایا پھر
توفیہ الایمان میں اسی تعلیم شرک سے خود بخود اپنے آپ کو مشرک بنایا پھر
حقیقۃً لا یخفیہ فقد وقعہ کرونی خویش آمدنی پیش شریعت نہ پورے

جیسا سوچ کر کیا ایک چیز حلال اور اوسے کو دوسرے جائے
ہیں حرام تسلیم کیا حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایسا فرمان واجب لاؤ
اشکار ہوا کی کتاب حجت اللہ البالغہ میں وہ بیکار ہے کہ نہ الذبح و نہ المظونہ
مذہبہم فیما اہل لہو اللہ یہ و ہما ذبح علی نصب ہما ذبحہ غیر التذہب
لذہبہم اللہ و ہم المسلمون و اہل کتاب و جز ذلک ان یوجب ذکر اسم اللہ
عند الذبح لانه لا یتحقق الفرقان بین الحلال و الحرام بادی لہر ای الاعند ذلک
و لہذا ان حکمہ الالہیۃ ما باحت لہم کیوانات اللہ ہی مثلہم فی حیاتہ و جعل
لہم الطول علیہا و جبت ان لا یغفلوا عن ہذہ النعمۃ عند زہاق ارواحہا
و ذلک ان یذکروا اسم اللہ علیہا و ہو قولہ تعالیٰ لیسئلکم اللہ علی ما رزقتم
من ہذہ النعمۃ الا نکلمہم پس بوریات اسماعیہ و اسحاقیہ معنائے مقولہ مذکور
میں غور فرمایا میں یہ سبیل سے ہوا جس نفسانی اور قضاے و ساوین شیطانی
سے بزرگوں کو شریکین نہ بناوین کہ لا یتحقق الفرقان بین الحلال و الحرام
بادی لہر ای الاعند ذلک شاہ ولی اللہ کا فرمان ہے کہ ہرگز حلت و حرمت میں
فرق نہیں مگر عند الذبح بیگان ہے بادی النظر قبل ذبح حلال و حرام
میں ہرگز ہرگز نہیں فرقان ہے لہذا تسمیہ عند الذبح فارق حلت و حرمت میں
بزرگان ہرگز ہرگز تسمیہ عند الذبح کو فکر کرے وہ بوریات کہ او میں بھی قید
عند الذبح لازم و الزم ہو بالیقین کہ ان لا یغفلوا عن ہذہ النعمۃ عند زہاق
ارواحہم کی جانب اور عدم غفلت اس نعمت سے یہ ہے کہ عند الذبح نوکر کرین ہر
ایز ملک علامہ اور وہ یہ قول الہی لیسئلکم اللہ علی ما رزقتم من ہذہ النعمۃ

۱۰۴ و انکار حسب تقویٰ الایمان از ان مردود است
 بن عباس علیه السلام و ان الله لیسئین سے ماثور ہے اور یہ تفسیر نزد حضرات محدثین
 حکماء مرفوع بالیقین تحقق پر نور ہے اور اس پر اتفاق سائر صحابہ و تابعین اور تبع
 تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین بلا فتور ہے اور حضرات مفسرین اور فقہائے
 سے کتب متداولہ میں بھی یہی تفسیر مسطور ہے کسی جائے اصل معانی لغوی کے
 بحر اوقید عند الذبح حسب معانی عرفی آشکار ہے اور کسی جائے اصل معانی
 مقصودی حسب تفسیر شارح و فہم نگار ہے یہاں تک کہ بزواج پر اطلاق
 لفظ اہل بلا رفع صوت بالتسمیۃ سزاوار ہے یہی اطلاق اس معنا کا حصہ
 موجب اجماع پر وفاق بلا انکار ہے قال فی السمین وغیرہ من زہر المحققین
 لفظ فی قولہ تعالیٰ وما اهل به لخیار الله موصول بحذف الذی و محذوف المضاف
 علی منبہ و لفظ بقائم مقام الفاعل لاهل و الباء بمعنی فی و لا بد من حذف
 ای فی ذبح لان المعنی وما صیغہ فی ذبح لغیر الله انتہی پس قید عند الذبح
 جو شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ سے مذکور ہے تو وہ موافق ہمت تفسیر مفسرین
 اور مطابق کتب حضرات فقہائے دین اور حضرات صحابہ کرام اور تابعین
 عظام سے ماثور ہے اور انکار قید عند الذبح جو تقویۃ الایمان وغیرہ سائر
 اہل طغیان فرقہ نجدیہ و بابیان میں مسطور ہے تو وہ مخالف ہمت تفسیر
 قرآن بلکہ تحریف معانی حضرت قرقان اور انکار اجماع است یحیٰ ان الذبح
 و ما ویں شیطان سزاوار تر ہے اور جو مت و ما اہل بہ لغیر الله کا تفسیر
 فتح العزیز میں انکار ہے تو وہ خود فتوائے شاہ عبدالغنی قدس سرہ سے
 منسوخ و مردود بلا انکار ہے اور ان کے جوابات مقالات فتی عبدالحکیم رحمہ اللہ

۱۰۵ سرائے معنی ذبح نامہ و تکلم معنی ذبح
 الکریم سے وہ معانی مقیم نزد ارباب عقل سلیم از بسکہ بیکار ہے بلکہ اوسے
 تفسیرت وی تفسیر باطل و عاقل عند اولی البصار سے بتفصیل میں اہل کی
 اور تجلیل میں مقال کی بھم البین اور عنایت ربانیہ سے خوب آشکار ہے تفسیر
 مذکور اور فتوائے مسطور کا جواب پر بموجب حرفا و فواہان نگار ہے تا یہاں
 بطور مثبتہ مؤیدہ و ارادہ کی دلیل بسیار ہند و تحریر سزاوار ہے کہ شاہ صاحب
 اسطور تفسیر میں فرماتے ہیں معنی اہل بہ لغیر الله میں لاتے ہیں کہ اہل
 بزواج محل کردن خلاف لغت و عرفت ہرگز اہل و لغت عرب و عرفان
 دیار و آن وقت معنی ذبح نیامدہ در هیچ شعر و هیچ عبارت بلکہ اہل و لغت
 عرب معنی بلند کردن آواز و شہرت و دانست و اگر اہل را بزواج محل کر شود
 پس لغت لغیر الله مراد خواہد شد ذبح باسم غیر الله از کجا فہمیدہ شود تا معانی
 مردم حاصل شود پس درین عبارت اہل را بمعنی ذبح گرفتن باز لغیر الله
 را بجائے باسم غیر الله ساختن قریب تحریف کلام الہی میرسد انتہی معانی تفسیر
 مذکور یہی ہوتا ہے کہ اہل کو ذبح پر حمل کرنا خلاف لغت عرب و عرف بلا انکار ہے
 ہرگز اہل بمعنی ذبح لغت و عرف آنوقت کسے شعر و عبارت سے نہیں آشکار
 ہوتا بلکہ اہل کا معنی لغت عرب میں آواز بلند کرنا اور شہار ہے اور اگر
 اہل کو ذبح پر حمل کیا جائے تو معنی ذبح لغیر الله صادق آوے ذبح باسم
 غیر الله کیونکہ وقت پاف نامہ عالین آدمیوں کا ظہور فرماے پس اہل
 اکانت ذبح ٹھہرانا پھر لغیر الله کا معنی باسم غیر الله بنانا یہ نہیں ہے مگر
 کلام الہی کو قریب تحریف پہنچانا انتہی سبحان الله خود شاہ صاحب موصوف

مکتبہ شریعت دارالعلوم

قدس سرہ معروف اوس اپنے فتویٰ میں جو بڑے الفصاح میں مسطور ہے
 چنانچہ شہر عبارت اوسکی بالا مذکور ہے حضرت ذبیحہ میں اس حدیث میں
 من ذبح لغير الله سے ثابت فرماتے ہیں : اور حدیث مذکور کا معنی ابو نعیم
 پر مبنی شرح مسلم سے تحریر میں لائے ہیں کہ قال لا م التودی رجاء الله فی
 شرح المسلم واما الذبح لغير الله فالمراد به ان یدبح باسم غیر الله یعنی یہ جو معانی
 ذبح لغير الله کہ ذبح کیا جاوے باسم غیر الله پس اگر وہ معنی تحریف کلام
 پروردگار سے تو یہ معنی بھی تحریف کلام سید مختار سے : اور یہ دائم صلوة
 و سلام کرو گارہو : پس کلام محرف سے تشبہ عاقلوں کے لیے نہیں ہر
 ہوا اگر یہ نوشتہ تفسیر فتح العزیز آپ کے نزدیک حق بلا انکار ہے : تو اوس
 قوس میں آپ کا تشبہ اوس معانی حدیث مسلم سے بیکار ہے : اور اگر وہ
 تشبہ صحیح ہو تو یہ نوشتہ تفسیر مذکور بطالان و ہریان شمار ہے : ہاں تحریر
 تفسیر مذکور مقدم اور تسلطی فتوایں مسطور یا آخر وہ منسوخ یہ ناسخ تطبیق ہوا
 ای عہد یزید تمیز و ما بال بغير الله کا معنی و ما ذبح باسم غیر الله سلطان التفسیر
 سیدنا عبد اللہ بن عباس علیہما رضوان اللہ علیہما اناس کا ثور جو : اور آپ
 اتفاق ہندو مت میں اور سائر صحابہ و تابعین اور جمہیر محدثین اور مشاہیر
 محققین رضوان اللہ علیہم اجمعین کتب متداولہ میں مسطور ہے : چنانچہ
 زیر مذکور دین متین سے شہرہ برامین و مضامین پر تسکین بالا مذکور ہے تو وہ
 جو اہل من الشہس نزدائے اہل سنت و جماعت ماثور و مشہور ہے : اوسکو تحریف
 کلام ایہ و کتاب حاکم عقائد کرنا شاہ صاحب کی شان تقویٰ بنیان سر نہا

مکتبہ شریعت دارالعلوم

یہ کتاب دو مرتبہ نعمت خاصہ انبیاء کرام اور خدیفہ مالک ابی ظہر
 علیہ السلام عند ذوی الافہام ہے فقور ہے : اور جبکہ آفاقیہ شہرہ سے
 ہوا انکار کہ یہ و ارجح کو مہل کہتے ہیں عرب میں صفار و مبارکہ اگرچہ واقع تسمیہ
 کو عند الذبح نہ کہ بطور ہمارہ : تو اب اور کیا دلیل عرف اوس دیار اور اس
 کی ہر درکار : اور کیا حاجت کسی شعر و عبارت کی باقی رہی عند اولی الالباب
 فتح الخیر بالابدین حفظہ فی علم التفسیر جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
 شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی تحریر : اور یہاں یہی تفسیر : جو شاہ عبد العزیز کی
 بنی دلیل مستند : اور خود فتوایں شاہ صاحب رحمہ اللہ القہر ہے کہ اوس میں
 ثمت مسلم کی برہان منیر : تو انہیں ما اہل ب لغير الله کا معنی و ما ذبح باسم
 غیر الله ہے انکار : پس اس روز روشن کو شب و بجو کہنا محض شاہ صاحب کی
 وجاہت کا اعتبار : سچ جو جب تک وہ ہادیئے مطلق نہایت زور و توفیق
 کتاب رب الارباب کیا ہدایت و کھلاویزی منصف و موزن سے محبت و
 شاہ صاحب ممدوح قدس سرہ المنوح جواب مقالات مفتی عبد الحکیم رحمہ اللہ
 اکرم میں ایسا فرماتے ہیں : اور اوس تفسیر اور اوس فتوایں شہیر و نوکو
 منسوخ ٹھہراتے ہیں : کہ لاشع فی نوع لا خلا فی حل هذه الذبیحة و تعذر
 ادلة متنی کان كذلك کان محلاً لمشبهة ومن قاعدة الفقهاء ان اذا اشتبه
 من الشرع غلب جانب محرمة احیاناً طافاً لاخذ بالحکمة ولی یضوہ بانور
 جو اولیاء اللہ کے لیے مذکور ہے : اوسکی علت و حرمت میں اختلاف ہیئت ہو
 اور جبکہ اوس میں اختلاف ہو تو وہ محل شہرہ نزد اہل انصاف ہو : اور یہ قاعدہ

فقہاء بلا انکار ہر کہ جہان ملت و حرمت میں شبہ آشکار ہے تو وہاں جان
حرمت پر احتیاطاً حکم کا مدار ہے پس اخذ کرنا حرمت کو ہر مذکور میں اولیٰ عند
اولیٰ الابصار ہوئے عزیز و افرقیہ اول تو کچھ خلاف اور تعارض دلائل کے
ذبحہ مندورہ میں واقع نہیں زمینہار اور اقوال مخالفان ائمہ است اہل
سنت کا وقوع اختلاف میں ہرگز نہیں اعتبار جبکہ وائیل بغیر اللہ کا
و ما نوح باسم غیر اللہ خود شاہ صاحب کی زبان اور ان کے والد ماجد کی تحریر
خوش عنوان سے ظاہر باہر ہے مثل شمس علی نصف النہار اور جبر اللہ اور
ہمہ ائمہ اہل سنت حضرات مفسرین و محدثین اور فقہائے دین متین سے اتفاقاً
پر وفاق ہر آشکار ہر حاکم گوشت بجا رہند وان تسمیہ عند الذبح سے حلال
ہو اس ملت میں نہ ہرگز کسی طور قیل و قال ہے نہ تو عدم وقوع خلاف ملت
ذبحہ مذکورہ میں ظہر میں الشمس بالضرور ہو اور فرض کیا ہے وقوع اختلاف
ملت و حرمت اس جانور میں جو مندورہ ہے جیسا کہ شاہ صاحب کی تحریر
مذکور میں مسطور ہے پس جبکہ حرمت ذبحہ مندورہ کی حیثیت آپ کے نزدیک
استوار ہے اور یہ حیثیت ہر عزیمت اور اولیٰ واسطی اہل تقویٰ کے آشکار ہو
تو اہل رخصت و فتویٰ کے لئے ملت ذبحہ مندورہ کا آپ کو اقرار ہے یا نہ
یہ کہ عود ترک اولیٰ اہل رخصت و فتویٰ پر بلا انکار ہو پس باطل ہو او دوا
جو تفسیر فتح العزیز میں مسطور آشکار ہے کہ چنانچہ جانور منسوب بغیر گشت و
وہ پیر گشت کہ زیادہ از قبضت مدرست زیرا کہ مردہ بے ذکر نام خدا جان
دادہ است جہان این جانور از ان غیر خدا قرار دادہ کشتہ اند و این عین

نکرت و ہر گاہ کہ این قبضت در و مسرات کہ دیگر ذکر نام خدا حلال نمیشود
مانند سگ و خوک کہ اگر بنام خدا نذبح شود حلال نمیکردند اور یہ تعبیر طور
نیز باطل ہے بلانقوض اس تعبیر سے بالضرور نہ زوار باب شعور کہ آری نام
خدا بران جانور وقتے قائمہ میدہد کہ قصد تقرب بغیر خدا را از دل دور کردہ
و خلاف آن شہرت و آواز شہرت و آواز دیگر دہند کہ ما زین کار ہر گشتیم
بیت تفسیر فتح العزیز میں اول مسطور مسطور ہے کہ جو جانور غیر خدا کے لئے
منسوب و مشہور ہو تو اس میں مردی سے زیادہ جہالت بالضرور ہے اور جب
اس جہالت نے اس میں سرامت کیا بسیار تو پھر دوسرے مرتبہ ذکر نام خدا
حلال نہ ہوگا زمینہار جیسا کہ تسمیہ عند الذبح سے حلال نہیں ہوتا سگ
اور خنزیر و ایسا ہی حلال نہیں ہوتا تسمیہ عند الذبح سے وہ جانور جو غیر
خدا کے لئے مشہور پھر اسی آیت کی تفسیر کے آخریسا فرمایا ہو آواز د
ملت جانور مذکور مسطور شہرت میں آیا ہو کہ جو جانور غیر خدا کے لئے ہوا ہو
منسوب و مشہور ہاں نام خدا عند الذبح اس پر مسطور نافع ہو بالضرور کہ قصد
تذیب الی غیر اللہ کو دل سے باہر لاوین اور خلاف اس شہرت آواز کے
دوسری شہرت و آوازہ مقرر ٹھہراوین کہ چھوڑا ہے یہ کارہ اسکار سے ہو
بہر اہل رخصت و فتویٰ میں نہ موصوف بوصف سدیدہ اول شاہ صاحب نے اس
مازہ مشہور بغیر اللہ کو مثل خنزیر فرمایا حرمت میں نجس العین مثل خنزیر ٹھہرایا
اور اقرار عدم امکان جلت مثل خنزیر اظہار میں آیا پھر آخر اس خنزیر کو
حلال کرینکا طریق بتایا پس اگر فرقہ وہابیہ خارجیہ ہندیہ کے نزدیک وہ

جانور مشہور اولیاء اللہ کے لئے مندرجہ حرمت میں فی الحقیقہ مثل خنزیر
تو خنزیر کا حلال ہونا ایک عقیدہ میں متفق بلا تفریق ہے کیونکہ تفسیر
العربیہ سے تفسیر و ما ابل بہ لغیر اللہ کا انکولاریہ قرار ہے اور اس مقام
کے سوا باقی ہمہ تفسیر مذکور پر نور سے انکو قرار ہے اور اگر وہ جانور مندر
اوٹ کے نزدیک حرمت میں نہیں مثل خنزیر محض عوام کا لانعام کو و غلا
کے لئے اور کھانا تک جو وہ تفسیر تو جو اسے نفسانی معنائے کلام ربانی کا
پیشہ بلا بخار ہو عذاب تفسیر بالترای اوس گروہ خدا ن پر وہ کے لئے
سزاوار ہو اول ایک جانور حلال کو ہوائے نفسانی سے حرام بنانا پھر
اوسکو حرمت میں مثل خنزیر نجس العین بنانا دروازہ ہکان حلت کا اور
دفعۃ مسدود فرمانا پھر طریق اوسکی حلت کا خود بخود تحریر میں لانا جس
جانور کو خنزیر بنانا یا اوسکو کچھ بکری پر شیر بنانا تفسیر میں حلال جانور
تشہیر سے مثل خنزیر آشکار ہو تو اسے میں مات و حرمت کا نیت پر نہ
پس اگر یہ شرع جدید نہیں تو کیا ہو نہ تفسیر معانی قرآن مجید میں تو
کیا ہو اور خود شاہ صاحب اوس فتوے میں معنی و ما ابل بہ لغیر اللہ کا
تقریب الی غیر اللہ فرماتے ہیں اور اس معنا کو خلاف مفسرین و فقہائے
دین متین خود بخود تحریر میں لاتے ہیں پھر جواب مقالات مفتی عبدالحکیم
رحمۃ اللہ الکریم میں اوس تفسیر اور اس فتوے شہید و نو کو نسخہ ہے
ہیں کہ یہ مضمون فیض شجون اوس جواب میں ہو پر نور ہے کہ حرمت جانور
مذکورہ جو اولیاء اللہ کے لئے مندرجہ ذیل روئے حیاط و فضیلت ہے بلکہ نور

جانور و جہات پر بشارت پیش ازین مسطور ہے پھر اس رخصت حلت
برجی شاہ صاحب نے حضرات علماء سے ربائی نہ پایا آخر ہمہ تحریرات معاویہ
بغیر جنگ ایک مختصر فتویٰ فرمایا اور وہ فتویٰ عقائد خبیثہ کے دوم حبلہ
میں نگار ہو اور اوس فتوے کی صحت کا فرقہ و ہایتہ کو بھی قرار ہو احمد شد
رب العالمین کہ آخر الامر شاہ صاحب قدس شد سترہ البین حلت بنیہ
مذکورہ اولیاء اللہ کے معترف ہونے بالیقین مثل سائر اہل سنت و جماعت
صالحین اور اعتبار ہر امر کا آخر پر ہے نہ محققین کہ ان العقبۃ بالخوانیم
فی الدین البین لہذا حلت و حرمت و حیحہ کا عند الذبح پر مدار ہے قبل
ذبح اور بعد ذبح کا ہرگز نہیں اعتبار ہے پس جب مولانا ممدوح کو حلت
نہیہ مذکورہ مذکورہ کا قرار ہے تو پھر ہدیہ اہل توفیق الایمان سر اسر
اصل و بیکار ہے اب متصفین کچھ انصاف فرماوین پمتصفین تصف سو
مذکورات نہ ٹھاروین جاہلین جہالت سے شاہ صاحب کو لباس عصمت
نہیہاویں لغزش بشریت کو وحی سماوی نہ بناوین اگر حق گوئی کی تو
اس فتوے کو کلام حق سماعت میں ہی لاوین کہ حکم الضرورات تبیح المحظورات
شرعاً باسباب جو یہاں مذکور ہے تو وہ کلام شاہ صاحب ممدوح
عز اللہ ستر المنوح سے ہی مسطور ہے اور انکے والد ماجد اور سیدنا ابن
ہاشم و سائر ائمہ دین حق اساس سے ماور ہے پس اگر مقتضائے بشریت
اسی نہ کہ کچھ لغزش ظہور میں آوے تو اوس کے تابع پر لازم کہ
اوس لغزش سے روپوشی اظہار میں لائے یہ فرقہ اسماعیلیہ اور ذریات

اسما فی ایسے بے ادبی میں چالاک ہیں : شان شاہ صاحب پر تو قیام ان کے
 کے دادا پیر میں بے باک ہیں کہ او کی ایک لغزش کو خفا میں نہیں لائے
 میں مجلس ہر کہہ میں اوسی لغزش کی حکایت سناتے ہیں : اور بھارتی
 تفسیر اور ان کی سائر تالیف میر سے اون کے روح پر فتوح کو سناتے ہیں : اور
 جب جواز استدرا ز اہل قبور وغیرہ اور اوسی تفسیر سے اون کو اہل سنت و
 جماعت دکھلاتے ہیں : تو ہر طور زبان پر بطلان بعد طغیان زبان کہ
 عنوان سے معرض ظہار میں لاتے ہیں کہ دادا پیر تو اس تحریک پر مشرک
 آشکار ہے : تو کیا تم کو بھی اوس عقائد سے مشرک ہونا ہے اور ہر نوعی
 من ہرہ و سوا سول الشیطان الرجیم : ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
 جو لین ایسے عالم ربانی عامل الانی کے حق میں ویسا ہیان شیطانی بنا
 لانا ہو : لاریب وہ احکم الحاکمین اوس موزینے بے دین کو خطاب خضر
 ولعین سے دنیا میں ہی سرفراز فرماتا ہے : کہرونی خویش آمدنی پیش کا

چہرہ دکھاتا ہے

از کفایت عمل غافل مشو	گندم از گندم بروید جو جو
اللہم ارنا الاشیاء کما هی فالعنفۃ بحق نبینا صاحب الشریعۃ الانیقہ :	
واللہ داعیہ ارباب لمعرفۃ العنیفۃ . شہر -	
آبرید وں ہوا آخر	سمیع بصیر الخیر کل جانب
جواد حلیم ظاہر ہو باطن	علیم رشید الخیر ایت ذاہب
رؤف رحیم عالم ہو اگر موم	وبرحمتی الذات اعظم المراتب

عطوف مجیب لکل ماس وراکب
 سلام وفتاح رفیع المناصب
 وحی و سلطان علی المناقب
 وحی و برہان و فی الرغائب
 ملیک و جبار ولی المطالب
 مجید و وقار و نور الطائب
 مبین متین ماعلیہ بغالب
 و کف و شاف مصدق کواذ
 وحیہ و شہد فرید العواقب
 وعدل بلیغ فی جمیع الاطراف
 و احسن ہاد عالم مناسبات
 متعجب صبی فوز ماری
 فہا کنت فوز مراد بجا رب
 و عیش من فی دارین تحت مواہب

علیک الخیات البھیہ دار عما
 مع الی و الصوب لکرم کو اکی

جسٹ فائدہ یہ کہ زبان الہی کے اقوال : اور اون کے انفس و مکان فہما
 اور اون کے بہتیاں و زائرین : اور اون کی اولاد و مجتہدین : اور سائر
 مومنین : اللہ تعالیٰ فیہ و برک عطا فرماتا ہے : اور اون کی دعائے مقبول و برکات

موصول سے حاجت متوسلین اور مراد اہل شیعہ دین کو منصفہ ظہور پر جانور
 میں لانا ہے اور عالم برزخ اور عرصات قیامت میں حق تعالیٰ او کو جو کچھ چاہتا
 فرمائے اور ایک زمرہ عوام اہل اسلام میں ہرگز ہرگز نہ آوے چنانچہ تفسیر
 فتح العزیز سے یہ مضمون بالا مذکور ہے بمعانی صراط الذین انعمت علیہم میں
 مسطور ہے : ساتواں فائدہ یہ کہ صراط مستقیم طریق نبیائے کرام اور
 اولیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے : اور حضرت ایزد و جان
 سے ہر ایک اہل ایمان اسی راہ رہت عنوان کی طلب کا مامور ہے : کیونکہ
 اہل نبوت و اہل ولایت اہل عصمت و اہل حفاظت بالضرور ہے پس لابد
 ہر ایک ان حضرات معاون برکات سے وسیلہ وصال ایزد و الجلال
 پر نور ہے : چنانچہ یہ مضمون صدق شحون تفسیر فتح العزیز میں عیان ہے
 معانی صراط الذین انعمت علیہم میں بیگان ہے : آٹھواں فائدہ یہ کہ
 محبت محبوبان پروردگار برائے رضائے حضرت خالق نور و نار : عین
 خداوند اولی الابصار : چنانچہ تفسیر فتح العزیز سے یہی مضمون پیش آتا
 آشکار : ناواں فائدہ یہ کہ وصال حضرت ذوالجلال بغیر وسیلہ حضرت
 مرشدین از بسکہ محال و سواں فائدہ یہ کہ محبت مقربان الہی علامت
 ایمان و تقویٰ آشکار ہے : اور بعض محبوبان الہی امارت نفاق و شقاق
 بآشکار ہے : گیارہواں فائدہ یہ کہ طلب حظوظ نفسانیہ : در حق مقربان
 حضرت ربانیہ : موجب قرب و حضوری ہے : نہ باعث بعد و دوری ہے :
 بارہواں فائدہ یہ کہ حضرات اولیائے مددکنندگان و شافعین اولیائے

فیہ دین سے فضل میں بالیقین : تیسرا عنوان فائدہ یہ کہ اسماء از اہل
 نبوت و اہل بیت میں ہر ذرا بابت شعور چود عنوان فائدہ یہ کہ اولیائے
 کو سماعت مزامیر جائز بلا فتور ہے : اور اختیار پر غیر مشرور و عین محبت ماقب
 مذکور ہے : پندرہواں فائدہ یہ کہ نزد اسماعیل صاحب تقویۃ الایمان
 غلق قلب بر شد بلا استقلال ضروری ہے : بیگان : نہ بطور وسیلہ و نہ
 بیزد و تعالیٰ خالق جان و جان : یہ چھ فواید اخیر و نہ صراط المستقیم میں
 آشکار : چنانچہ اصل عبارت ان فواید کی عبارت بالایتین : ہر گز سوا
 فائدہ یہ کہ آیت جعلاکم شریکاً میں شرک بمعانی طاعت مائۃ السائل میں
 مسطور ہے : پس معانی عبدالرسول مطیع رسول مقبول نزد احاطہ با
 انہم تبتنا علی صراط مستقیم : بحق حبیبک صاحب حسن عصمہ و خیر
 اہل و احبابہ ذوی نسب السیدہ شہر

صَوِّدْ وَهَبْ لِقُرْبِ الْحَبِيبِ	عَلَى ذِي لَقَّةٍ وَالْإِذْرِ حَبِيبِ
عَلَى نَوْبِ جُودٍ وَمَنْقَرِ	وَمُحِبِّ لَالِهِ بِلاَ مِثْلِ
عَلَى حَازِلِ الْخَدِّ جَمْعِ	وَسَادِ عَلَى لَوْرِي فِي كُلِّ جَبِ
عَلَى مَنْ عَمَّ الْخَيْرُ جُودِ	يَا أَلِ اللَّهِ وَالْأَعْيِ الْإِنْسِ
الْبَدَنِ قَوْماً بِمُسْتَقِيمِ	يَا سَرَّارِ وَفَضْلِ مُسْتَقِيمِ
فَبِأَشْرَى الْأَكَامِ بِنُورِ طَهْ	شَفِيعِ النَّارِ بِسُورِ نَفْسِ
أَمَّا تَكُونُ فِي عَمَلٍ وَسَفِيلِ	نَحْوَهُ الْإِنْسِ الْعَمَلِ نَدْرَسِ
رَسُولُ اللَّهِ أَرَكُنَا قَوْماً	بِسُورِ نَدْبِ فِي هَذِهِ صَوْنِ

حَسْبُ لِي مَا مَكَتَ شَرُّهُ
وَسِرَّ مَكَتَ سِرِّي فِي فَوَادِ
وَلَيْسَ لَنَا سِوَاكَ يَغِيثُ أَدْرَاكِ
فَإِنْتَ دَوَاءُ رُوحِي بَلْ وَرُوحِي
عَلَيْكَ مَعُولِي مِنْ بَعْدِ رَمِي
وَإِحْسَانًا وَتَقَرُّبًا وَوَصْلًا
فَارَوْحِي وَأَصْحَابِي وَحِزِّي
عَلَيْكَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
دَوَامًا دَائِمًا فِي كُلِّ حِينٍ

وَمَنْ أَحْبَبَ رَفِيقَ صَبَابٍ
صَلَاةٍ وَأَوَّاهِبِ الْفَرْدِ الْجَمَلِ

البعیدۃ السابغة لیب صفی و اریب و فی اگر کسی مُعترض کے
 آئینہ میر منیر میں یہ خیال پزیر والے عکس چہرہ جلوہ دکلاوے : مرآت
 خاطر فاترین ز رخسار جرح و قدح اسطورہ تر اریاے پاک جو عبارات کتب
 ہر دو محققین سے بلند اول عقائد خیر تہذیبین موجود ہیں : تو وہ ہر ائمہ دین
 متین اکثر علما کے نزدیک اس دیار میں مشہور دین : تو کس طور اختیار اس
 تحریر کی ظہور میں آوے : اور کیونکر تصدیق اس تعبیر کی صداقت پاوے
 نسیم شاہ کیونکہ طہیمان پاوین وہ قلوب مُعترضین : جو ایانہ : تہذیب و ادب
 رسول کریم علیہ السلام کے مکتبہ دین : تو اسکا جواب باصواب یہ

یسیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی مدینہ منورہ
 ۱۰۰

لا حدان يمحى فيه ولا مصلية مدلس خاص فيه فان ذلك سوء ادب و
 شك في رسول الله صلى الله عليه وسلم على سبيل الامح والاحرج ومما
 رضى الله عنهم لخصائص لا حرج على عامة مقامه صلى الله عليه وسلم
 من التحجير الواقع على متنه وهكذا في التحجير والتحجير بحجامة لكبير وغيرها
 من زجر النواير والله دَرَمَانِي هَذَا التَّعْبِيرُ شَرَحَ

ما ضلّ قل فوقك مضر
فأجاب يمينه وأجابته

وہیں شخص کو محبت جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرائز
اور باوجود ادا مانے ایمان تحقیر سید انس و جان اور سکا پیشہ لیوا بنانے
تو اس کے نزدیک ہزار دفتر اولہ آشکار کلام خدا و سید مختار است بیک
سبب اس کے لیے یہی جواب باصواب راہیب منراوار بحر شکر

شاه ولي الله رحمه الله عليه عن الدنيا انما هي كسبحه وشبهه
ان العالم عين الحق ما اراد وانفي الوجودات الخاصة لخاصة من تنزل الوجود الى
مراتب شتى بل اراد وانفي تنزل والظهور فكان المعقولي يقول زيد وعمرو
واحد يعني به تماثل في النوع لا الاتحاد من كل وجه ويقول ان الانسان والفرس
واحد يعني به الاشتراك في الحيوانية فكذلك الصوفيون يقولون ان العالم عين
الحق يعنون تعينه ملكية في الوجود المنبسط وقيام الوجود المنبسط بالحق الاول

جس مجردة لان في التميز انسانية كماله

هم مرتبة از وجود حكمه وارو

ثم قال الشيخ ولي الله رحمه الله عليه في اصل قول صوفية بوحدة الوجود صحيح عقلا وكشفا
فانك اذا قلت ان المحقق في معركة القتال ليس لا الجسم فهو القاتل والمقتول والآلة
القتل والراكب والمركوب والسرير والسيف والرمح والقوس والسم والصال والصلو
عليه غير ان الجسم لم يستحق اسما من هذه الاسماء الا كصفة خاصة ومعنى خاص
واذا نظرنا الى تلك الكيفيات مع قطع النظر عن اقتربها بالحكم كانت معدومة
تصل منها آثارها واذا انضم اليها الجسم صارت موجودة وصدر منها آثارها والجسم
محل تلك الكيفيات والحاصل لها استعداد لتلك المعاني في تقديره قبل الوجود
الخارجي وتلك الصور المتكررة اعدا محض ان لوحظ اليها مع قطع النظر عن الجسم
لم يكن لها تحقق وكانت موهومة وان لوحظ بضم ضمنية وهي الجسم كانت موجودة
فاذا صار الجسم شيئا تارة ورعا اخرى فقد اقتضى به الاسباب اعني لغيره والحد
والخشب وشعره والنار والكبر والمقعر والقدر والمفسار وغيرها الى الخلد

بين معدوم المفهوم الذي هو سيف والبرص وبين الموجود الذي هو الجسم نسبة
معلومة لانية بمعرفة الكيفية بها تصف ذلك المعدوم بالوجود ومعنى وجود السيف
وربما جسد ارساطا معدوم بالوجود بحيث يصح له اشتقاق الاسم من الوجود كان
حده محملا لصور كثيرة فاذا صار سيفا وتلبس بالحكم السيف من القطع
وبه فقد عين نفس خاص وبرز في بعض صورة المحتملة فبقا عند ذلك
ظهر في مظهر خاص وهو السيف كان ذلك كله كلاما صحيحا لا يمكن من الكسرة
فيهم لاشياء متعينة روحاني موضع وعرف ولا عبرة بها عند ذلك فهمت

هذه في الجسم في وجود وفي بهذ في وجود معدوم ما تصف بالوجود والاشياء
بصفة الترتيب عن هذه الصفة لان رتبة هي بها متناهية
في الخارج وهي بمنزلة انبياء لقول ولا شبهة ان بداهة العقل يحكم بالاول منه
الاحتمال الثاني واذا كان هذا حكم الموجود كان هو حكم الوجود الحقيقي الذي هو
متنازع بالاول ثم ان اسماء وحدة وجود ووحدة شهود نفسان
صارت في موضعين فارة استعمالان في صاغت ستر في شدة عز وجل فيقار
هذه سلك مقامه وحدة الوجود وذلك مقامه وحدة الشهود ومعنى وحدة
وجود واحد لا يستغرق في معرفة الحقيقة لجامعة اني تعيين اعم فيها بحيث
تدفعه الحكم مسرفة والنماز التي معرفة تخير وشر مبنية عليها وشرع
انقل تخبر ان عيها مستان لها انما بيان واوفي اخبار وهذا مقام يحس فيه بعض
سالكين حتى يحصلوا الله تعالى منه ومعنى وحدة الشهود بحكم بين حكمه نوع
بأنفسه فيعلم ان الاشياء واحدة بوجه من الوجوه كثيرة مباعدة بوجه آخره

در سوره صافات و سوره نازعات

تستعملان فی معرفه حقائق الاشياء علی ما هی علیه فظروانی ارتباط الحکالات بالذات
 فوقه عند قوم ان العالم اعراض مجتمعة فی حقیقه واحده کما ان صورة الانسان
 وصورة الفرس وصورة لکهار متواردات علی الشمع والطبیعة الشمعیة باقیة فی
 جمیع الحالات لکن الشمع لا یسمی باسم التماثل لامتکال الصور المتواردة علیه بل
 تلك الصور فی تحقیقه هی التماثل لکن لا وجود لها الا بضم ضمیمه وهی الشمع ووقع
 عندنا آخرین من الشهود یدیه ان العالم عکوس الاسماء والصفات انطبعت فی مرایا
 الاعدا المقابلة لتلك الاسماء کما ان القدرة یقابله عدم وهو العجز فلما انعکس
 صورة القدرة فی مرآة العجز صارت قدرة ممکنة وعلی هذا القیاس سائر الصفات
 والوجود ایضا علی هذا الاسلوب فالمدّذهب الاول یسمی بوحدة الوجود والذی
 بوحدة الشهود انتهى مخلصاً من تصدیر الضمیر وتنویر البصیرة وارتخفه ثناء عشر
 ین ایسا مسطور ہے : اور یہ کتاب مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ لکھی
 کی مشہور ہے کہ شیخ ابن مطہر علی باوصف اینہمہ وانہما در کتاب نہج الحق قول
 بحلول ربی صوفیہ اہل سنت نسبت کردہ حالانکہ ایشان حلولیہ را کفیر می کنند
 واین ہمہ از نا فہمی کلام ست مسئلہ وحدۃ الوجود را بسبب دقیقہ دارد
 نفہیدہ وبرحلول حل نمودہ واز اینجا دقتہ فہمی علمائے ایشان توان دید
 ہمین قسم دیگر مطالب غامضہ را کہ در کلام حضرات ائمہ واقع شدہ اند
 غلط فہمی سخ و تبدیل نمودہ باشند و بعضی از فرق غلطہ مثل بنائیتہ و غیر
 و اسحاقیہ اتحاد بجائے حلول استعمال کنند و حالانکہ اتحاد مطلقاً باطلست
 و بطلان او از اجلاسے بدیہیات ست و شیخ علی بنابر کمال دقتہ فہمی

در سوره صافات و سوره نازعات

بنا کردہ اند پس لکن اہل سنت فسوب کردہ حالانکہ مقصد ایشان از این
 سخن یکے از دو معنی ست نہ اتحاد حقیقی اول نجاح و انحلال ثانیہ عجب
 نزدیک ظہور تجلی مثل مالکیکہ نور چراغ راز و یکظہور آفتاب میشود و غیب
 این حالت ظہور نور تجلی از قرآن مجید و اقوال عسرتہ ظاہرہ و بطنہ
 قوله تعالیٰ فلما تجلی ربہ للحبل جعلہ دگاہ و حرّمونی صعیقا و قوا لئلا یبکک
 احدکم وادی ان بورک من فی النار و من حولہا و یسبحان اللہ رب العالمین
 و اقوال عسرتہ ظاہرہ قول حضرت صادق علیہ السلام در مخاطبہ باہل بیت
 بروایت کلینی سابق گذشت کہ ان المؤمنین یروہ فی لدنیہ قیس و غیر
 است تہ فی وقتک هذا و این معنی را شیخ ابن فارض صوفی قدس سرہ

سرہ در تائید خود واضح نمودہ کہ شعر

و جاء حدیث فی اتحادی ثابت	روایتہ فی النقل غیر ضعیفہ
یشریح العبد بعد تقریب	لیس یسعی واداء فی بطنہ
و موضع تنبیہ الاشارة واضح	یکنت لہ سماع کون الظہیر

از ہر شار مذکورہ اینکہ آمدہ ست حدیث در اتحاد من کہ ثابت ست روا
 او نقل و ضعیف نیست آن کہ اشارت میکند بدوست داشتن بندہ بد
 و قرب بہتین اسوی خدا بعبادت نقل و اداسے فریضہ و محل تنبیہ اشارت
 و نسبت این لفظ کہ فی ایضاً مانده من میشود برای آمد دوست گوشل و
 وضاحت این مثل روشنیہ نیم و درست و آن حدیث صحیح قدسی نیست
 در بعدی غریب لی بالموافق حتی احبته فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی

وَدَرْ عَذَابَاتِ دَلَا اَقُولُ لَا رَدَّ
 سرسبز است لطف غنہ آخرت

وزنہار برین معالہ تعجب نمائی و بانگزارش نیانی زیرا کہ چون از نار و آبی
 مقدس ندی اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ سر برزد اگر از نفس کاملہ کہ اشرف
 موجودات و نمونہ حضرت ذات ست آواز انا الحق بر آید محل تعجب نیست و از
 جملہ لوازم این مقام صد و در خوارق غریبہ و ظہور تاثیرات قویہ و استجابات و
 و دفع بیایات است کہ لَآ اَنْ سَا لَکَیْ لَا عِصَّةَ لَکَ اَسْتَعَاذَیْ لَکَ عِیْدُکَ
 مصرح است باین معنی و از جملہ لوازم آن ظہور نکبت و وبال برعدہ و بدگال
 این صاحب حال است کہ مَن عَاذَیْ وَ لَیْبُ فَنَدَ اَدَسَ حَرْبِ مَفِیْدِیْنِ
 مضمون است باز گفته کہ اگر لطیفہ دیگر از غیب و جذبی جدید از پردہ لاریب
 باور کرد کہ در دست ب عظیم و پنبائی بس غنیم پیدا میکند کہ بسبب آن
 خدای تعالیٰ جمیع حقایق کوثر و موجود است بکافیہ و جنب ذات بیخون بود و سزا
 و نسبتی کہ مابین نفس و مطالب و حضرت حق ظاہر شدہ بود همان نسبت
 در میان ہر چیز کہ در عرضہ وجود بطہور رسیدہ و حضرت حق روشن
 میگردد و باطنیہ بی ساطقیہ حضرت حق بر بساط وجود و قیام این مقام ممکنہ
 بآن ذات متوصدہ مرکب میگردد و مضمون هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
 وَ الْبَاطِنُ وَ هُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّخْبِطٌ وَ کَوْنٌ یُّخْرِجُکَ اِلَی الْاَرْضِ لَسَابِعِ السَّنَیْ
 یخبط علی اللہ دم میزند سبحان اللہ زہی تاثیر حب عشقی و شہ جذب تخی
 علی کہ بسبب آن این شتی خاک در مقام مقدس و پاک چندان جالاک
 جوین تراب مہین در مجلس قرب رب لاریب عظیم چه مقصد صدق مقام کبریا

کود و رفیق آمد و چالاک شد
 سر فلک از عشق بر فلک شد

طلو بست و خرم و شوی صانع
 عشق بان طور آمد عاشق

و از دم این مقام دم از وحدت وجود و دن و لب معارف اہیہ شود
 و ترنم بہ نشانی این ابیات نمودن شعر

تجسّم نیگو بہ اندر زیر و بم
 فاش گر گویم جہان بر ہم زخم

ملہ مشوق ست و عاشق پردہ
 ز ندہ مشوق ست و عاشق مرد

بقول مؤلف المسکین انا اللہ حق المحبین کہ اب فوقہ و بابیہ فاجتہد بنی علی
 صدق بخاتم شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کہ جو مستطرب ہے یا اور تبیہ فی حضرت شاہ
 عزیز قدس اللہ سرہ الحریز کو جو نہ کور ہے یا اور تحریر مولوی سہا عیسیٰ جو کہ
 از استقیمت بالا نگار ہے یا اور یہ کتاب حرافہ فاول سے آخر تک شفیہ و سید
 جناب مرحوم بلانگار ہے یا صدق جنان ابرحق الایقان سے عمل میں
 ہیں تاکہ وہ اپنے فرشتہ کے منکرین میں شمار نہ کیے جاوین یا مقتدر
 اللہ وجود کو اپنی جہالت جلیہ اور ضلالت ازلیہ سے نکل رہا افضل فوقہ حایہ
 و من والی ست و بامت ارباب زمت و طاعت کے حق میں طعن و
 نسبت باز نہ نہ در بار جبارت صراط استقیم سے اپنا مسکن و ماوی
 در کج ہا وین بلکہ صراط مضمون اس تبیہ پر کہ زہار برین معالہ تعجب
 کئی با عارضش نیانی زیرا کہ چون از نار و آدینے مقدس ندی اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ
 رب العالمین سر برزد اگر از نفس کاملہ کہ اشرف موجودات و نمونہ حضرت ذات
 ست آواز انا الحق بر آید محل تعجب نیست و از جملہ لوازم این مقام صد و در خوارق غریبہ و ظہور
 تاثیرات قویہ و استجابات و دفع بیایات است کہ لَآ اَنْ سَا لَکَیْ لَا عِصَّةَ لَکَ اَسْتَعَاذَیْ لَکَ عِیْدُکَ
 مصرح است باین معنی و از جملہ لوازم آن ظہور نکبت و وبال برعدہ و بدگال
 این صاحب حال است کہ مَن عَاذَیْ وَ لَیْبُ فَنَدَ اَدَسَ حَرْبِ مَفِیْدِیْنِ
 مضمون است باز گفته کہ اگر لطیفہ دیگر از غیب و جذبی جدید از پردہ لاریب
 باور کرد کہ در دست ب عظیم و پنبائی بس غنیم پیدا میکند کہ بسبب آن
 خدای تعالیٰ جمیع حقایق کوثر و موجود است بکافیہ و جنب ذات بیخون بود و سزا
 و نسبتی کہ مابین نفس و مطالب و حضرت حق ظاہر شدہ بود همان نسبت
 در میان ہر چیز کہ در عرضہ وجود بطہور رسیدہ و حضرت حق روشن
 میگردد و باطنیہ بی ساطقیہ حضرت حق بر بساط وجود و قیام این مقام ممکنہ
 بآن ذات متوصدہ مرکب میگردد و مضمون هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
 وَ الْبَاطِنُ وَ هُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّخْبِطٌ وَ کَوْنٌ یُّخْرِجُکَ اِلَی الْاَرْضِ لَسَابِعِ السَّنَیْ
 یخبط علی اللہ دم میزند سبحان اللہ زہی تاثیر حب عشقی و شہ جذب تخی
 علی کہ بسبب آن این شتی خاک در مقام مقدس و پاک چندان جالاک
 جوین تراب مہین در مجلس قرب رب لاریب عظیم چه مقصد صدق مقام کبریا

در خدمت کسانیکه بنده مانند بنده نصیب

عبارت میں مذکور کہ از جلد لوازم آن ظهور نکبت و وبال برعد و بدسگال بیجا
حال است کہ من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب مفید بین مضبوط این
بوصفات کو بجاوین : اور ان اشعار پر ہر اس کے منمونی فیض شجون کو گوش
ہوش سعادت نبوش سے سماعت فرماوین : **شعر**

من بجانان زندہ ام و از جان نیم	من زبان بگذاشتم و جانان نیم
چشم و گوش و دست و پایم او گرفت	من بر رنتم سہرا نم او گرفت
این بصروین سمع چون آلات است	نکب ذرات تم مرآت است
چون بجلی فگندہ بر ذرات من	حسن خود میندہ برین مرآت من
آئینہ چون صاف و بزرنگ است	با جمال دوست ہم رنگ آمدست
تا توانی رنگ بیرنگی گزین	تا شوی ہم رنگ آن نور الیقین
ہر کہ در بحر ہویت غرق شد	آب اورا ہم قدم ہم فرق شد
خوض کم کن اندرین معنی عمیق	تا نگردی اندرین دریا غریق
نغمہ از نایست نے از نے بدان	مستی از ساقی ست فی از نے بدان
ما چوست از دیدن ساقی شدم	در گنہ شتم از فنا باقی شدم

اللَّهُمَّ اعْصِمَانِي مِنَ الْبَيْنِ وَأَوْصِلْنِي إِلَى الْعَبْدِ بِحَبْلِ سَيِّدِ الْفَلَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَيْهِمْ أَمْلاً لِمُخَافَتِهِمْ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ أَتُوبُ إِلَيْكَ يَا رَبِّ

البصيرة التاسعة ناظرین جلد اول عثمانیہ خوریہ کی خدمت میں یہ لکھا کہ
نیاز اس اس شکار ہے : اس مؤلف مسکین محمد خیر الدین کی طرف سے یہ گزارش
بصد شکار ہے کہ مواہب لدنیہ اور منہج محمدیہ سے توفیق رفیق جو کچھ تحقیق

میں مقدمہ ہائے ملائمت محققین
انہی اور تطبیق دقیق جلد مذکور میں نگار ہے کہ ہمہ آباؤ اقبہات سید الانام
جلیلہ الطلوۃ والسلام : اہل توحید و اسلام بین الاکلام : اور جملہ حضرات
مذکورہ شریک سے طاہرین و طاہرات : مقربان جناب رب البریات : مفیضان
حلالین علی اللہ و ام : تو یہی اعتقاد پر سداوے ہے : موجب رضائے رب العباد
: و نمایان شان شافع یوم التناد ہے : وسیلہ جمیلہ نجات روز میعاد ہے :
واسطہ خوشنودیئے باعث مبدؤ و معاد ہو : پس ہر اہل ایمان صاحب یقین
پر لازم و الزام ہر زمان کہ اسی اعتقاد پر عرفان پر استقامت فرماوے : تاکہ
رضائے سید انس و جان اور قرب حضرت ایزد متان حصول میں
لاوے : اور مبادا اگر وہ اعتقاد پر سداوہ خاطر فاتر میں خلاف رائے نہاد
مکس چہرہ دکھلائے : تو مناسب کہ دل حیران خاطر پریشان گوش سکوت
مقام اہل ہبوط پر ٹھہراوے : اور فحوائے صدق تہائے کل حزب بالہیہم
و خونست خاطر مخزون کو مسہور بناوے : اور روز و قلب حزین کمرہ و غم و غم
ست خط کتبہ اور لذت و فہ اوٹھاوے : اور یہی اعتقاد مذکور یعنی سکوت و مسئلہ
مسئدہ عقیدہ مقتدایان فقرہ و بابیہ خارجیہ ہندیہ آشکار ہے : چنانچہ تھان
نبیائے مدین حسن قنوی پھر مہو پالی میں نگار ہے کہ کہ احوط درین مسئلہ سکوت
طراکنا ہو : اور اگر آتش حسد و عناد اور نارفتہ و فساد سے زبانہ انانیت سوئے
عنان آسمان ترقی پاوے : اور کچھ تحریر در بارہ تحقیر نسب منیر سید بشیر و نذیر
جناب حبیب رب قدیر خیال پر ضلال میں آوے : یعنی معاذ اللہ بغیر نسبت
کفر و شرک ہوسے بعض آباؤ سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین

نفس تار کونه هرگز ایمان به غوایت بیغایت اور فخران هدایت سے بحر
 خزان و خسران کشتی ایمان و عرفان پر تلاطم موج طغیان ہو تو الزام چند
 شرائط اوس تحریر پر غوایت میں ضرور ہے : اور بغیر ان شرائط کے ظہار تحریر
 مذکور نہ و منصف ذی شعور از بسکہ قراؤ زور اور بہتان پر ضرور ہے بعض
 استیلائے ہوا جس نفسانیہ اور غوائے وساوس شیطانیہ اور موجب عذاب
 موفور ہے : شرط اول یہ کہ جسطور اوصوس قرآنیہ اور تفاسیر آیات ربانیہ سے
 بصراحت و وضاحت اسلام ہمہ آباء سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ و اہل السلام
 ہو یا و اشکار ہے : اور مضامین احادیث منقذہ معتبرہ معتدین اور اخبار و آثار
 مستندہ ثقات متقین اور برہین شارحین محققین اہل سنت و جماعت تحریر
 ائمہ دین متین سے اسلام آباء ممدوحین بقصر کج نام ہر ایک جائے میں
 نگار ہو : اویس طور و ص آیات قرآنیہ اور تفاسیر کلمات رحمانیہ اور احادیث
 منقذہ حضرات محدثین اور اخبار و آثار معتبرہ ائمہ دین مبین سے معاذ اللہ
 اثبات کفر و شرک لئلا منکر اسلام آباء کرام پر لازم و سزاوار ہے : اور
 اگر یہ شرط منقذہ ہو تو اوس تحریر مذکور سے کیا سو ہو : ہاں وہ تحریر جسطور
 مردود ہو : اور منکر اسلام ہمہ آباء سید الانام علیہ الصلوٰۃ و اہل السلام نہ ہو :
 ہوئے نفسانی اور غوائے شیطانی سے اوسکا دار ناخود ہو : اوسپر عذاب
 الیم اور عقاب عظیم قہار مردود ہو : فیما بقا الرافد علی مہاد العایہ : فاستنقظ
 بفضل الاتحاد والغوایہ : والزم صدق الاعتقاد بنور الدرایۃ : و تب ماکرکت
 من الاعتقاد فی البدایہ : و توصل بنبتا ذریعۃ العباد الی العبادۃ : لبوصاک الی

و تدریس و تفسیر لای سنا بار و تدریس و تفسیر
 خدمت الخیوری طہ الوقایہ : تکفی لث فی الدارین غایہ
 الکلمات : لا ینال الباب نہایۃ النقایہ : شعر

بَابُ لَكْرِيْمٍ وَلَدِيْهِ مُتَقَرِّدَا	وَقَدْ نَبَّ مَغْفِيَّتٍ وَ قُمْرِي
وَأَعَزَّمُ وَلَا تَكُ فِي التَّابِ مُقَدَّا	وَدَعُوهُ لِي لَا تَحَارِدَ عَوْدَةً
أَعْتَابِيْهِ بِالنُّوْرِ مِنْكَ مُعَدَّدَا	وَأَذْطَرُّدَتِ عَرَبِيَّ نَابِ قُمْرِي
نَسْعُ الْعِبَادِ وَمَنْ بَنَى مَعْنَا عُدَّة	فَلَقَدْ رَحِمْنَاهُ نَعْمَ فَإِنَّمَا
كُرْبَى لِحَسَابٍ حَسَّتْ عَبْدًا مُفْرَدَا	وَأَذْكَرُ وَفَوْكَ فِي الْعَادِ وَأَنْتَ
وَأَطَقَتْ شَيْطَانُ الْغَوَايَةِ وَالْعَا	سَوْتٌ حَتَّى ضَاعَ عُمُرُكَ بِاطْلَا
لَمْ يَسْتَبِدْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ الرَّدَى	فَلْيَنْزِلْ الذُّبَابُ الْعَاصِي إِذَا
نَادَى الْجَحِيْمَ وَحَرَّهَا الْمُتَوَفَّدَا	وَرَأَى الدَّرْدَ بَانَ تَقْوَرُ وَتَشَقَّى
أَخْبَرَ الْوَرَى نَسْبًا وَ أَكْرَمَ مُقَدَّدَا	لَذِي نَبَّيْنِي الْهَاشِمِي مُحَمَّدَا

صَلَّى عَلَيْهِ اللهُ مَا سَرَتْ الصَّبَا
 وَ سَكَتَ لَهْزَانُ عَلَى الْفُصُوزِ وَ غَرَّدَا

شرط دوم یہ کہ جو کلام نزد علمائے اعلام ائمہ دین و اسلام مرہ بعد آخری
 وادب : بصراحت برہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ اوسکے رد و رد پر
 رد و تردید میں موجود ہے : تو اوس کلام بد انجام سے منکر طعام اوس تحریر
 شک نہ ٹھہرائے زمینہا رہ : تاکہ دلیل مردود سے نہ ذلیل و مطرود و دود و دود
 مردود و اولی الابصار : مثل کلام ابن وحیہ و ملا علی القاری رحمہما اللہ :
 ہونہ اسلام والدین شریفین سید الانام علیہ الصلوٰۃ و اسلام میں بصرہ

انوار في صلواته وهو الدرر النافعة فان شئت لم ينزل ينقلني من الاصل الى الكرمه
 الى لاجرام الشجره واخرى على يدي من الجراب الوفيل وانه من الخصائص ما يورثه
 قبله وكان من نسب من الجراب والخصائص اليه احياء وحقق آتاه ابو به ورا
 زال اهل العلم والحديث في القديم والحديث يروون هذا الخبر به يسترول
 وينشرونه بين الناس ولا يسترول ويجعلونه في عدد الخصائص والنفرا
 ويدخلونه في حيز المتأقب والكرامات اني آخر ما حقق سنا وحديث الاج
 من ثمة سنة من هذه ائمة الكلاء وبنه لعفارد رما في هذه الاشفا

اَيْتَنَتْ اَنْ اَبَا النَّبِيِّ وَاَمَّه	اَحْبَاهَا الرَّثَّ الْكَرِيمُ الْبَرِّي
صَدِّقٌ قَبْلَكَ كَرَمُهُ الْخَنَار	فَهُوَ الضَّعِيفُ عَزَّ الْحَقِيقَةُ عَارِي

شعره سوهم باجماعا وبث وثار به سلطان غارب ابل فترت واتباعه سيج
 على ائمة وسار ائمة بعده وتمتعت الاشعاره معاني ومومتموع بين يا ضيف
 فقه سحره باجماعه سوح عمل بين منوع بين عذاولي الابصاره حال
 ووهي سحره ائمة نزار باب سداوه بارض بين بقصوص پروردگار به تو
 انزهه اوست سحاب نه سحره اوست سحره ابل عداوه كه اوستك عدم تثبت
 یتفق بین جمله ائمه نقاد في المقامة السند سية بهذه العبادلة السنية
 ومنه ونهايا برهان المنبر في التبرير والتحير واما قول المنكر انه وردت
 احاديث كثيرة في عذايها فقد وقف عليها باسرها وبانعت في جمعها
 وحصري والتمسها ما بين ضعيف ومعلول والصحيح منها منسوخ بالتقدم

من يقول اومد رضى الحديث المتواتر والكتاب المقبول فطلب التزجيم على
 من يروي اصول: وقد اتي ائمة السنة بموجب ما علمه فقاروا هذه الخبر
 حذو لادراض الناقاطه وليت شعري ماذا يقول المنكر في اطفال المشركين
 وعذوبهم في لذرمين مبين فان قال بمقتضاها فقد اكبر القول واعظم
 مذرة وهول وان قال بقول الناس ورفع عنهم اباس فقد سلم العدة
 والفرار عن الاخبار الواردة بانهم في النار وليس ذلك الا لكونها من المنسوخ
 عند اهل التحقيق والروسخ وذلك بالشفاعة الواقعة فيهم من ان رسول لكرم
 معه اطيب الصلوة واذا في التسليم حيث فان سأت رب عن الالهين من
 درة ابشر واعطانيهم وقد وقع ساحتهم لاطفال ومن لم يبلغه الدعوة مقفرا
 روي في قوله تعالى ولا تزروا زرة وزرا اخرى وما كنا معذبين حتى نبعث
 رسولا اليهم الاولي سحنت تعذيب لاطفال والناسه سحن اخبار التعذيب
 فن الارسال فانظر الى هذه الاسرار المودعة في نظم بقران ومناسبات
 المبدعة في ترتيب القران :

قُرْ سَوحِي اَبِي عَزَّ وَكُ مَسْكُوه	عَلَى بَحْرِ مِزْ الْأَمْوَجِ مُنْجِمِ
اَوْ سَاحِلِ دُنْيَى غَيْثِ السَّحْرِ	غُرْفًا مِّنْ بُيُوتٍ أَوْ شَفَا مَرَاتِمِ

في بعض اعلامه والمدفق الفياضة سيدى سنوسى والتسمانى ودر الله
 سوره نوراني في شرح الشفا لزاله الشفا لم يتقدم لوالديه صلى الله عليه وسلم
 شفا وى ومسلمين لانه عليه الصلوة والسلام نسقل من الاصلاب الكريمة
 ن ارضه الصاهره ولا يكون ذلك الامع الايمان بالله تعالى وما نزل به المور

فهو فیه حواء انتی فیصل ما یجرص الفضل صوف فو شان بیبا الالمین منون
 علیه نصب الصلوة و سلام و علی آله و اصحابه الکرام : بانه رای ابوبه لسله
 المعرفی النذر و اخذار عیبه شفاعه امنه عند الغفره نعوذ بالله من ذلك
 الارداء و الاجزاء : ثم نجاذ الله من ذلك الاعتراء و الاجزاء : و من الفضائل
 الذی یوذی بنی الانبیاء : اذ لیس له من معرفه الايمان و الحیاء : قال الله جل
 جلاله و علی لعالمین عم نواله فی کتابه الکریم : ان الذین یوذون رسول الله لهم
 عذاب الیم : اعلم ایها الصنفی : و الحب الوفی : ان فضلاء الامة الکرام : و کلاه
 الستة العظام : حرروانی الخصال النبویه : و قرر وافی النفاش المصطفوی
 علی صاحبها الطیب الصلوة و التحیة : بانه تلیم النار بلطف الله و عنایانه : جوداً
 و فطره من فضلاء : فاذا ابغ امر کخصه : هده العایة انفسه :
 فكیف تعذب لاصلاب و لاجرم لای خیره : حملت حبیب الله سبیل الدنیا و الا
 نحوه

و به در القائل : ذی المجد الفضائل

لو لیدی صه مقام قد علا	فی جنة الخلد و دار النور
ففسره من فضلاء به	فی الخوف من ربهم الخفاف
فکلف ارحام له قد عذات	حده نصل من رعد

اللهم خنی ما شاء و خیار : ص و سر علی بن الحی و علی من بنسب الله
 من العبد و الاحرار : ما ربح من ربح من الله : هده الخاف ما
 نجو المیس : من زمر المهره المحقق : کما خافی و منهم : صفی خصائص
 علیه الصلوة و الش : شرح چهارم : بانه علم طهارت نسب بناب سید الانام

بانه انتهای حبیب الله الملك العلام : اصحاب توحید ارباب تفریقین
 علی الدوام : محبوبان الہی سلالہ اہل سلام : بعض خلعت نبوت و رسالت
 شرف بعد اتمام : و اور باقی زبده خاصان زمزمہ اولیائے نظام : علی منیا
 و علیہم الطیب الصلوة و الذی السلام : ستر ستر قرآنیہ ہے : نور انوار قرآنیہ
 : و در فرخیز ابن صوفیہ ہے : گوہر و جید و فاضل : مکتوبہ ہے : صل حصول
 علوم لدنیہ ہے : و صل و وصول قروم ربانیہ ہے : نعمت عظیمہ رحمانیہ ہے :
 من فیمہ صمدانیہ ہے : طلعت الطیفہ ارباب ہدایہ ہے : خلعت شریفہ
 صحاب غنایہ : مجتاج ابواب کنوز عرفانیہ ہے : صبا ج ارباب
 برونہ : و فی انفسکم فلا تبصرون کے لیے بصر بصیر ہے : سخن اوتوب النیر
 بن جمال نورید کے لیے سراج منیر ہے : بکمال متحان تراہم یظرون ایک
 و ہم لا یجرون : جو خلاف مع فان اتی العلم بالاعلمون ہے : نہ کہ کس میں علم
 مخصوص کہ نہ او اس ہے : کہ یہ علم مخصوص برائے خاصان : و دروگہ زور
 اند بعض حضرات علمائے دین : و در بار طہارت نسب سید المملین علیہ السلام
 و علیہ وآلہ الطاہرین : بعض مقامات دین : ہوسے انوش گزین : بکونہ
 فہد کیا و ان حضرات نے اون علما کا جو میں علم سے نہ تفر ماہرین : اگر حید
 و نوران دین : ہم اقران سے لاریب تھے و وفائین : مثل صاحب شہر
 توفیقی : فیماوی ناصر الدین : کیونکہ علم مذکور زوار باب شعور اس قبیل
 نورانیہ و کہ ماہر نہ تھے : اوستہ بعض متقدمین : چہ جائیکہ قاضی جیادی
 : و شایان و دیگر علمائے ظاہرین : بنا : علیہ شیعہ اللغات شرح مشکائین

مستطوبه به یہ فرمان واجب الاذعان شیخ عبدالحق قدس شمسہ الابرار
پر نور ہے کہ ولعمری این علمیت کہ حق سبحانہ و تعالیٰ مخصوص گردانیدہ است
باین ستادین را یعنی علم آنکہ آباؤ اجداد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بہم بروین توحید و اسلام بودہ اند و ذلک فضل اللہ یؤتی من یشاء و یختار
بمن یشاء و از تفصیل اس جمال کی اور تجیل اس مقال کی نجم المبین میں
آشکار ہے : اور شمسہ : مذکور اند کہ دلیل بسیار جلد اول عقائد خیریہ میں
نگار ہے : اور نظیر لغزش مذکور : در بارہ نسب طہوریکہ لفظ آب از روئے
لغت و عرف چند معنی میں استعمال ہوا ہے : اور احادیث و کتب مایہ میں
بھی وہ استعمال ظاہر و باہر عنہ اولی الابصار ہو چکا ہے : چنانچہ صلی اللہ علیہ وسلم
و مآب و علما پر بھی اطلاق آب سنہاوار ہے : اور باب و داد اوچا و مامون
اطلاق آب کا شمس علی نصف النہار ہے : انجیل و شرائع سابقہ میں طلاق
لفظ آب وارد ہر ذات پر و دکار ہے : اور یہ بیان قرآن و اخبار اور کتب
اولی الابصار سے جلد اول عقائد خیریہ میں شمسہ بالتصريح نگار ہے : پھر
بیان اعادہ کرنا اون براہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ کا موجب طناب
و تکرار ہے : انا سقہ ربیان پر کثرت کرنا اس مقام میں لاریب و کار ہے :
کہ شیخ عبدالحق دہلوی قدس شمسہ القوی و مدارج النبوة فرمودہ کہ طلاق
ابی برعم آمدہ است چنانکہ در قول وی سبحانہ و در اخبار از بنی یعقوب علیہ السلام
واقع ست اذ قال لیسبوا ما تعبڈون من بعدی قالوا نعبد الله و لا نعبد الا الله
ابراہیم و اسماعیل و اسماعیل علیہ السلام را اب خواندند و حالانکہ وی

ثم یعقوب علیہا السلام انتہی و قال فی اسرار التنزیل والنفس بر و غیرہما
کامی مع الکبر ان العرب تسمى العرا بآ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام و علی آلہ
و احبہ البرۃ اکرام ردواعی الی یعنی بہ العباس یعنی تہ منہ قول الامام
ردون فی شرح المواہب للقسطلانی علیہما الرضوان الرافی ان آرا کا : ثم
سیدنا برہم علیہ السلام و دلیدہ کہ شمسہ فقد خیر التعلیل اوسمی
یعنی اللہ عنہ بان اهل الکتابین والتواریخ قد اجمعوا علی انہ یکن اباہ
حبیبہ و لما کان عمہ والعرب تسمى العرا : ثم جرم بہ تفسیر الاری رحلتہ
و در ذلک لقرن بذلك كما قال الله عن بنی یعقوب علیہ السلام نعبذ بک
و انک ابراهیم واسماعیل و اسحاق بن نولہ یجمعوا علیہ و حب تاویلہ
مذہب الاحادیث و اما من احد بضاهر لفظہ کا بیضاوی وغیرہ فقد
سنوہ و ساهل انہی و ردی المیہ فی الصبرانی و القاضی عیاض عن بن
عن علیہم رضوان اللہ علیہم انہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یسوونہ و یحوارہ ذوق حکم ان اللہ تعالیٰ قسم الخلق ی سقہ قسم
تسبیح و تقیاجعنی من خیرہم قسمای من قسم السادة بنی عمر رب
سدة كما قال الله تعالى و احب الیہ بنی و احب الیہ بنی و احب الیہ بنی
و انما خبر اصحاب النہم ثم جعل القسم من اطلاق ثلاثہ امین و خبر
رب السعادة صنفین فجعلنی من خبر ما تلتا و هم المقربون و ذلک
مذہب اصحاب الممنہ و اصحاب المشمة و السابقون السابقون فان مر
و انما خبر السابقین فی آخر الحدیث و قد قال اللہ تبارک و تعالیٰ و کتابہ

الذی را حجتی معلوم و نعلتک فی ساجد بن پس طلاق لفظ آب از روی
بطور پر تحقیق صریح البطلان ہے : خلاف احادیث و اجماع اہل تواتر
و حضرت قزاق ہے : اعتراف حضرت قاضی بیضاوی وغیرہ بعض علما
وین : جو طہارت نسب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہیں مانتے
ستحق بلا قور ہے : وہ اطلاق بمعنائے پر تحقیق سراسر وار و پر زور کیا
شکر کو وقت تحریر اس اطلاق سے جتنا ضرور ہو : کیونکہ وہ دعویٰ
بلا دلیل اوئے پر ذلیل زور میرہ محققین از بسکہ مردود ہے : خلاف
اجماع ائمہ دین متین و موجب عند سب الیمینین عند اہل سعود ہے : جبکہ
اطلاق لفظ آب چند معانی پر صادق بلا انکار ہے : ہر ایک حسب لغت و معنی
و احادیث و کتاب کردگار ہے : تو تخصیص ایک معنی اور انکار باقی بلا دلیل
جلیل و اہل شیل قنصائے جہالت جلیبہ ہے : خواہش ہو جس نفسانی او
و ساء من شیطانی اور تیلانے ضلالت ازلیہ ہے : چہ جائیکہ دوسرا معنی
موافق احادیث جناب یہ مختار ہے : اور مطابق جماع ائمہ دین متین اور
کتاب مستطاب پروردگار ہے : اور یہی معنی موجب خوشنودی ہے :
مختار ہو : اور وسیلہ جمیلہ از بسکہ جمیلہ رضائے شفیق روز شمار ہے :
خلاف عقائد اہل سنت و جماعت کوئی امر کبیحہ و سیمین آشکار ہے :
از روئے احادیث و تفسیر نفیس او سیمین کچھ کیطو جاتے انکار ہر ذوق
و تعجیر وغیرہ من زبر اخبارات القرآن المجید و الفرقان الحمد انزل علی
سرف الاعراب و لغہ عولاء ذوی الالباب و کانوا یجعلون القم با و کمال

الذی را حجتی معلوم و نعلتک فی ساجد بن پس طلاق لفظ آب از روی
بطور پر تحقیق صریح البطلان ہے : خلاف احادیث و اجماع اہل تواتر
و حضرت قزاق ہے : اعتراف حضرت قاضی بیضاوی وغیرہ بعض علما
وین : جو طہارت نسب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہیں مانتے
ستحق بلا قور ہے : وہ اطلاق بمعنائے پر تحقیق سراسر وار و پر زور کیا
شکر کو وقت تحریر اس اطلاق سے جتنا ضرور ہو : کیونکہ وہ دعویٰ
بلا دلیل اوئے پر ذلیل زور میرہ محققین از بسکہ مردود ہے : خلاف
اجماع ائمہ دین متین و موجب عند سب الیمینین عند اہل سعود ہے : جبکہ
اطلاق لفظ آب چند معانی پر صادق بلا انکار ہے : ہر ایک حسب لغت و معنی
و احادیث و کتاب کردگار ہے : تو تخصیص ایک معنی اور انکار باقی بلا دلیل
جلیل و اہل شیل قنصائے جہالت جلیبہ ہے : خواہش ہو جس نفسانی او
و ساء من شیطانی اور تیلانے ضلالت ازلیہ ہے : چہ جائیکہ دوسرا معنی
موافق احادیث جناب یہ مختار ہے : اور مطابق جماع ائمہ دین متین اور
کتاب مستطاب پروردگار ہے : اور یہی معنی موجب خوشنودی ہے :
مختار ہو : اور وسیلہ جمیلہ از بسکہ جمیلہ رضائے شفیق روز شمار ہے :
خلاف عقائد اہل سنت و جماعت کوئی امر کبیحہ و سیمین آشکار ہے :
از روئے احادیث و تفسیر نفیس او سیمین کچھ کیطو جاتے انکار ہر ذوق
و تعجیر وغیرہ من زبر اخبارات القرآن المجید و الفرقان الحمد انزل علی
سرف الاعراب و لغہ عولاء ذوی الالباب و کانوا یجعلون القم با و کمال

اور حتمالات و اہتہ اور ہدایات لایہ اور خرافات غایہ اور ہفوات سنا
سے وہ باقار ہے، جب کہ عقل قانی فیضیاتی اور ابن دہیہ و ملائی
الغاری اس بزرگوار سے پتو کب تشبہ منکر سیدہ سلیم
موفیہ حبیب رب العالمین تختہ تحریر تفسیر رومی سے ستوار ہے
صدق اللہ جل جلالہ و علیٰ عالمیہ عم نوال و کتابہ مصنون فیہ برہان یصفوا
نور اللہ باقواہم واللہ متعم نورہ ولو کرہ الکافرون

وَلَقَدْ فَتَنَّا دَاوُدَ بِمَا نَحْنُ بِكَ	وَلَقَدْ فَتَنَّا دَاوُدَ بِمَا نَحْنُ بِكَ
وَمُؤَدِّدًا لِّعَذَابِهِمْ عِنْدَ رَبِّكَ	وَمُؤَدِّدًا لِّعَذَابِهِمْ عِنْدَ رَبِّكَ
فَلَا تَحْكُمَنَّ لَهُمْ فَاِنْ تُكَلِّمَهُمْ	فَلَا تَحْكُمَنَّ لَهُمْ فَاِنْ تُكَلِّمَهُمْ
عَبَثَ صَاحِبَهُ بِذُنُوبِهِمْ	عَبَثَ صَاحِبَهُ بِذُنُوبِهِمْ

عَلَىٰ لَئْلِ وَالاَصْحَابِ غَيْرِ يُحَقِّقُ
ذُنُوبَ الْيَوْمِ بِاَعْوَابِ الْفَضْلِ

اس منصفی قیامت محبت و فیصل مغالطہ بعض حضرات علمایہ
خدا و الی لا بصار کہ زمان سابق میں بعض ملحدین نے سطور طعن کیا اور
مجید فرقان حمید پر آشکار کہ والد سیدنا برہیم علیہ السلام تاریخ بین باقوا
ابن تواریخ و نسابین و حضرات صحابہ مجاہدہ اور از عم سیدنا برہیم
علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے باجماع حضرات معتمدین خیار تو یہ فرمان حضرت
فرقان کتاب المتین کہ اذہال امر فہم لہیہ از رخداد ما لہم انی راہ کو
فی حد لای مبین فلما ہے بحر اور نسب منج ہے کہ از رخا و الذین

یہاں لاریب وہ او کنا چاہے بلا انکار تو واسطے رو طعن ملحدان کو کہ
ان جنس علمائے کہ جن پر معترض تھی او سو قوت و نفی میں بلا تامل و تکلف
سبب صواب ظاہر کیا چند آجوبہ پرار تیاب اور استور پر بین وہ جملہ
جواب کہ مثل شہور ہے عند اولیٰ الالباب کہ از باران فرار ساختہ
نورادہ چاہ انداختہ یعنی برسات سے بھاگ کر کیر و نکوتری سے بچا
وراثت ذکر کن میں گر کہ سکو تر بنایا تو اس فرار سے کیا نتیجہ ہو رہا
گراں ہے میں ایک جواب لاریب صحیح ہے پر صواب اور وہ اجوبہ
ہے ان ملحدین جن زبر جہرہ محققین میں مذکور ہیں تو اتین برہین
ہی ہائے تکلفات و سخافات ان جوابات کے بھی مسطور ہیں چنانچہ
نور و شہر اور ہر التذلل اور بصائر و درۃ التاویں وغیرہ کتب میں
کار میں انجم المبین ارحم الشیاطین میں مفصلاً اور اس جامعاً اشکات میں
اسرار اللہ اعلم ان اللحدین بعد زمان التابعین جعلوا طعناً فی کتاب اللہ المتین
نورہ فقال ابراہیم لایہ از را تختن اصناما لہیہ ان را دوقوت فیضلا من
الانساب خطا صریح عند المنصفین لایہ از رخا و از رکہ نہت عدل
جنس میں اھل بنوار و خیر و انصاف و النساءین فردہ بحسب ارحم بعض
قد شمس کلہ تخفیف لا وجہ واحد متین فقالوا انہ کن لو اد
یہا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اسمان از را صیبا و از رخ لایہ و
یہا صیبا و از رخ لایہ و التانی ان از را سوزم فی لغتہم اذ معناه تنص
نور اللہ باقواہم واللہ متعم نورہ ولو کرہ الکافرون

١٥٠
 من اهل البيت عليه السلام
 ان من رغب في غسل على السلام كما روي عن ابي بصير الهنسي
 ونسبه من اهل البيت واما من الاحاديث التي مصرحة بالطهارة عن عدم الاست
 فيها في نسب سادات البيت بشت رة فهو جلي البطلان واخذ لا ونسبه
 لانه يخالف كتاب الاخبار ولا يطعن به جميع الاشارة الكبار لا في تقوى
 على ان مراد من الطهارة في ذلك الاحداث المنقوبة عند اهل بصارة طهارة
 التوحيد والابتن كما سنعرفه بعون الله ملك امتان وودف الله انما
 المشركون نجس في كتابه الفرقان وروى عن بن عباس عليهما رضوان الله الله
 ان اعيانهم نجسة كالكلاب والحداد ومن غور افاضى لو كان الكافر نجس
 لما تبدلت النجاسة بالطهارة بسبب الاسلام فهو قيس في معارضة النص
 الصريح جلي المرام والتثبت بسرائر التاويلات بمثله في هذه الآية عدول
 عن الظاهر بغير الدليل الاثيل عند اهل الدراية ومخالف ما نطق به الكتاب
 المبين حيث قال وتقلبك في اساجدين والله يهدي به المتقين ولا
 يض به الا فساقين هذه خص ما في خم امين لرجو السباطين من زبانية
 الدين كاسرار التنزيل والتجديد والزرقاني والجامع الكبير اللهم اعصمنا من شر
 المعاندين والاهواء واحفظنا من غرور المحدثين والاعواء وثبت قلوبنا
 على اعتقاد الاصفياء وزين غيوبنا بآداب انبياء وظهرنا بآمن العيوب
 والادهام بطهارة نسبه عليه الصلوة والسلام واغفر لنا جميع الذنوب
 والاثام بحجة اممنا وآبائه الطاهرين العظام ولا تسئلنا عن اعمالنا
 يا عالم احوالنا بغير حسن الظن والرجاء المأمور به

١٥١
 من اهل البيت عليه السلام
 الى سواك ولا حيتي بمن نجس
 لكان اهان من الاعفاء بالقتل
 كلا ولا لولا لاني فيك من بدل
 واضعفة القربيل يا خيبة الامل
 وما ايسر اذ افردت من خولي
 فلا تدين على منقوص من عملي
 هو المشفع في جزى وفي رلي
 اصفا همو عرباني لشهري الجبل
 اعلا همو رتباني في العلو والعل
 على عبيد غدا بالذنب في تجل
 جناير الرحيم من قبل نقضا الاجل
 راغفر لنا سائر لزاليت والخطا
 ففحن من خولنا في ناسه الجبل
 يا رب صل عليه كلما طلعت
 الشمس لنهار وما لاحت على الجبل
 يا خيبة العائمة الكاملة بعناية الله والطايفة الشاملة الى محب
 طائفة من ضيف نافذ في كتاب البحر المور وفي المواثيق والعهود من
 يا اسلوبه في اوريه كتاب سيدي وسندي عبد الوهاب الشعراني قدس الله
 روحه والتمنى في ازمكة شهره في كذا اخذ ساداتنا ومشائخنا نعمه منا على ان

يا رب صل عليه كلما طلعت
 الشمس لنهار وما لاحت على الجبل
 يا خيبة العائمة الكاملة بعناية الله والطايفة الشاملة الى محب
 طائفة من ضيف نافذ في كتاب البحر المور وفي المواثيق والعهود من
 يا اسلوبه في اوريه كتاب سيدي وسندي عبد الوهاب الشعراني قدس الله
 روحه والتمنى في ازمكة شهره في كذا اخذ ساداتنا ومشائخنا نعمه منا على ان

الآله الذين يسيئون الشينين لا سيما ان كانوا شرفاء من اولاد سيد و اولاد
 رضي الله عنها. اندي نعتقد ان مودون في خدمه سيدنا علي و الحسين و زعيم
 مطلوب بنصر القرآن في قوله تعالى قل لا اسئلكم عليه اجرا الا مودة في القربى
 و او دتم له محبة و دتم له فستت من مزمه من وقت محبة في محبة
 غيرة مود و عرض خضوع و ذلت لان غضب الناس لا جوده اندر خضوع
 الله به استرف امر و نوع في كثير من الامور فضلا عن حادثات من سرور
 و جود قو من تنوادر شريف سقي بعد ماستدن با بكر علي جده سيدنا
 رضي الله عنهم و استبدن الامر انما افع رضي الله عنه بمشرد شر

إِنْ كَانَ رِضَا حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ
فَيَسْمَعُ لِقَاءَ نَبِيِّ رَافِعِي

و عذر ریاضی کی من قاضیہ تنبیہ مہ تقدم شیء من اصول الدین کا ذکر
صحیحہ سیدنا ابی بکر الصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابراہ
سیدنا عیسیٰ صدیقہ رضوان اللہ علیہ صحت دیندار کی منصف
نیکو کار و نور اللہ فکر کب یا تو اید و شرع فقہ رکب یا تہر اید و تحریر نہ کر
اور تہمیر طور سے چند مورثہ شکار میں ضمنا یا بابت سرائر اور محاب اصناف
اونسے خط بردار میں ہا از انجملہ یہ کہ جو شخص مقصد افضائیت سیدنا عیسیٰ کا
یہ امر آما دشنام شیعین سے وہ زبکہ بیار چہ افضیات پیا مار کبار کا مقصد
بلا ہند رہنے نہ تو اس شمسکو دشنام دینا از بسکہ نامہ اور اور غرض مخالف اعتقاد
ارباب سدا و صحاب و واد قبولان پر یہ دیکھا ہے نہ جو صبا اگر وہ نہ

ہے کہ سیدنا پیر خدا و حضرت ابی اسحاق دین اور فضائل و کمالات پائدار
 ہے کہ بہت سیدنا شیخ و اور حضرت حسن مجتبیٰ اور شاہزادہ کوئین شہید
 کردار کی اولاد ایجاد پر خدا تعالیٰ و کثرت مطلوب کردگار ہے چنانچہ
 فریق ترین فرقان صیف تن بہ فرمایا صیف رب لطیف آشکار ہے
 یٰقِیْ لَا اَسْأَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی یعنی ظاہر کر کے میرے
 عیب گنہگاروں کے طیب اپنی امت عالی ہمت سے یہ فرمان پر
 ہر گاہ کہ چاہتا ہوں تم سے تبلیغ رسالت پر اجرت اسے بندگان ایزد و غفار
 دلی آرزو ہے میری تم سے دائم لیل و نہار کہ دل و جان سے اختیار
 میرے خلیو کی محبت بسیار بے شمار اور محبت سے کسی وقت
 بطور غافل نہ تو تم نہ ہار کہ کیونکہ مطلوب الہی اور محبوب سید پناہی مودت
 الہیت و نہ تھا محبت عند اولی الابصار پس جو شخص اندر وئے محبت افضل
 الہی ہو کہو غیر سے لے ہو شمار اور وہ افضلیت مخالف فصوص الہیہ
 شمار ہو تو اس شخص کی مذمت سے سکوت لازم و الزم ہے نزدائتہ
 ہو کہ جس شخص کو اپنے آباؤ اجداد سے شرافت حاصل ہو بلا شمار
 ہو وہ بہ فضل ہی بنا ہے غیر حرم سے بعد اختیار و اداریہ انعامات کثرت
 انعامات ظاہر ہوئی ہے کالتسلسلے نصف النہار چہ جائیکہ بعض افراد
 انعامات و فضیلت نہوا آشکارہ فابندایہ مشہور ہے نزد علمائے اخبار کہ عجائب
 ان سے ہر وہ سنی از اولاد حسین ہو کہ علی مرتضیٰ سے فضل و شرف

یعنی سیدنا ابو بکر اور حضرت عمر بن الخطاب علیہم رضوان اللہ رب الارباب
 اور از انجملہ یہ کہ جب سیدنا الشافعی قطب الاقطاب بہام ائمۃ الامہ بنیہ
 فضائل و شمائل اہل بیت نبوی سے رطب لسان ہوئے اور ولأهل حسن
 خصائل آل طہارہ مصطفوی سے غذب لسان ہوئے تو حصار باب فساد
 نے ہٹو کر کیا آشکار کہ امام شافعی رافضی ہیں بلا انکار نہ تو ان کا نام کے
 اتہام کا جواب تمام سطور سے آپ نے کیا اظہار ہے شعر

إِنْ كَانَ رِفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ	فَلَيْسَ هَذَا الثَّقَلَيْنِ إِنِّي رَافِضٍ
اگر رِفْضِ بس حُبِّ آلِ رسول	تو اُسے نہیں مجھ کو ہرگز ملول
اواسے شہادت کریں نبی و جان	بدرگاہِ خلاق مجھ پر بیان
کہ ہوں رافضی میں بچت رسول	بچت علی و بچت بتول
بچت حسن جو کہ ہیں بچت سبا	بچت امام شہ کر بلا
ہوا بچت صدقہ یہ ارض و سما	سما سے ہوا فوق او کسا
مکان سے ہوئے جب وہ در لامکان	تو مکان بنیں اونکا ہرگز بیان
اگر نبی حنین کا رِفْضِ نام	تو صدق ہو رافضی لا کلام
کہ وہ از محبتان حنین ہیں	وہ حنین سے قورۃ العین ہیں
نہیں بلکہ جو شاہ ثقلین ہیں	تو وہ از محبتان حنین ہیں
تو کب رِفْضِ ہو و آلِ رسول	کہ الا التودہ بقرآن نزول
جو ہے بغضِ صدیق و عادل	وہ ہر دو وزیرانِ خیر البشر
جو ہے بغضِ صدیق و نیک ان	کہ مداح جنکا خدا جہان

تو دیرِ فضل لاریب نہ ہو قول
 جو ہیں خارجی منکرانِ علی
 کہ ہے رِفْضِ بس حُبِّ آلِ رسول
 کہ ہے خارجی وہ نہ آئینِ کلام
 تو کب حُبِّ حنین اسکا نام
 کہ ہے خارجی وہ نہ آئینِ کلام

جسے حُبِّ حنین سے جو نہ ر	خجوری وہ لاریب اہل نار
نہیں غافل و غافل نہ سترہ المنور و اقامت استغفر او غیر ہما	من ہما برفضی اللہ عنہم فالواجب علینا تادیبہ و تعلیمہ اسباب محبتہا و نقول لہ
و حُبِّ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حبیب من اجہم من اصحابہ و قد مت	من قدامہ و قد سئل سفیان الثوری رضی اللہ عنہ ما منزلة سیدنا ابی بکر
صدیق و عمر الفاروق من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و منزلة غیرہما فقال	سیدنا عمر رضی اللہ عنہما فی القبر من القرب و انتہی عنہما حکم نہی عنہما لہما و قد
سئل عن قدم المحبتین من احب سیدنا ابابکر فقد اقام الدین و من	احب سیدنا عمر فقد کتب من الصادقین و من احب سیدنا عثمان فقد
نزل بالقیامۃ البین و من احب سیدنا علیا فقد صار من الصديقین لا یتفق	سہ لاقول البومین و لا یتفرق الا فی قلوب المنافقین و من بحضرت
عند حصہ اللہ ابد الابدین فی جنات من بخلق ما یشاء و یختار و خلق سیدنا	عند حصہ اللہ رسولہ المختار و اجنبی سیدنا ابابکر الصدوق ہرید لہم صرف

صَوْرَةً مِنَ اللَّهِ الْمُقَمِّينَ دَائِمًا
عَلَى الْمُصْطَفَى وَالْآلِ نُورِ الْحَمْدِ

قل فی الصواعی عن نرسل عارفین صفات لوصف شیخ الاسلام ابی ذریعہ
العراقی قدس للہ سرہ لائق من احت سیدنا عیا اکثر من حجة سیدنا ابی بکر
عنہما لکونہ من ذریعہ اول غیر ذلک من المعانی المتعلقة بالامور الدنیویۃ ولا فی
فی ذلک ولا امتناع فیہ انتہی ملخصاً لباب فی هذا الباب یہ کہ جس ذات ستودہ
صفات سے جس شخص کو ان خصوص شرافت حاصل ہو یا اوس ذات مبرور
شخص نہ کہ اور کو فہم و متاکوئی احسان و کرامت و صل سے بتولاریب وہ ذات
ممدوح نہ و شخص ممنوع غیر من سے فضل بلا انکار ہے یہ فضلیت اگرچہ
مخصوصہ سے استکار ہے تاہاں ہتقاد پر وادین نہ کچھ جانے انکار علمانی
کبار ہے پس جو ذات حمیدہ صفات از روئے نصوص صریحہ قاطعہ و اضافہ
صحیحہ ساطعہ و اجماع حضرات صحابہ کرام اور قیاس حضرات ائمہ اعلام بالاتفاق
ہمہ فلاحی سے افضل اجل ہے یا اور از روئے عصمت ذاتیہ اور غفقت صفاتیہ اور
فضائل و فصائل علیہ اور شامل نفاس بلیۃ اور عزرات قابرہ اور کرامات باہر
کافہ انام خواص و عوام سے بالاجماع اجل و اکمل ہو تو ہر ایک اہل ایمان صاحب
ازعان پر لازم و الزم فرض منتہی کہ از روئے نسب و حسب اوس ذات سید اکامات
علیہ الطیب الصلوۃ و التسلیات کو ہمہ انبیا و مرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہم
اجمعین سے اشرف و الطف و انفس و الطف تصدیق انتی جنانی اور تحقیق حقیق
ایمانی سے جانے بعد نتیاریہ اور یہی عقاد و پر سدا و بعد و داد و لسان صدق عنو

نہ کہ باقر یا یار کہ از احسان اللہ رب الارباب جس نہ ساعن و ربنا
نہ کہ مذکور فہم و متاکوئی احسان و کرامت و صل سے بتولاریب وہ ذات

اَنْجِي بِهِ الثَّقَلَيْنِ وَمَا يَخْفُ
اَبْدَاهُ اَهْلُ الْعِلْمِ فَيُصَوِّفُو
لَمْ يَأْتِ خَيْرُ الدُّعَاةِ الْمُسَيِّفِ
اَنَّ لَا عَذَابَ لَهُ يَحْكُمُ بُولُفِ
وَدَحْوَ ذَا فِي الذِّكْرِ اَيُّ تُعْرِفُ
مَعْنَى اَرْقُ مِنَ النَّسِيرِ وَالْطَّفِ
مَنْحَى بِهِ السَّائِرِينَ بِشَيْفِ
بَطْنِ عِيَادٍ مِنْهُمْ وَتَخْلُفُ
كُلُّ عَلَى التَّوْحِيدِ اِذَا يَخْفُفُ
فِيهِمْ اَوْ شَرِكٌ وَلَا يَسْتَكْفِ
نَحْسٌ وَكَهْمٌ لَطِيفٌ بِصَفِ
فِي السَّاجِدِينَ نَكْمٌ مَخْفِ
تَقْسِيرٌ هُوَ هَيِّطٌ عَلَيْهِمْ دَرْفِ
وَحَا هَادٍ اِلَى السَّيْرِ تَرْخُفِ
يَتَفَرَّقُونَ مِنَ الْمَدَى وَتَحْفُو
صَلَاتِي مَا شَرِكٌ عَلَيْهِ يَجْعَلُ
اِلَّا تَعْرِفِي وَمَا سَوَّاهُ مَرَفِ

مناقب آن و احادیث سید انیس و جان با مریدان خود حضرت زین العابدین
 علیهم السلام و انفس خود را بلیس جمع و در آن حصص خود را بقبض
 بالاختصاص انفس اخبت من الخناس بالقاء السوسان فی صد و زین العابدین
 جب سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کو بسبب ظہار مناقب آل طہارہ منسوخ
 برقص کیا بعض حساد و پر عناد نے جیسا کہ بالا ہوا نگار اور آپنے سطور اسی
 جواب با صواب ظاہر کیا بطرز اولی الالباب بلا اطناب و شعر

لَوْ كُنْتُ رَجُلًا حَبِيبًا لَمْ يَكُنْ رَجُلًا حَبِيبًا
 فَلَسْتُ بِمَنْزِلَةِ مَنْ لَمْ يَكُنْ رَجُلًا حَبِيبًا

تو کب یہ مؤلف مسکین طعن حساد و معاندین سے نجات پائے اور
 اگر یہ جواب پر صواب زبان عجز بیان پر نہ لافے تو اہل ارباب
 منکران حبیب رب الارباب کے کیا کیا جاوے شعر

لَوْ كُنْتُ رَجُلًا حَبِيبًا لَمْ يَكُنْ رَجُلًا حَبِيبًا
 فَلَسْتُ بِمَنْزِلَةِ مَنْ لَمْ يَكُنْ رَجُلًا حَبِيبًا

اے محبت سید منصف رشید ہدلال بالکتاب و الاخبار مخصرین
 روافض پر عند اولی الابصار جو کتاب الہی اور سنت سیدنا پیغمبر
 آشکار ہے اور پیر تل کرنے میں سنی و رافضی ہر ایک مساوی بل انکار
 ہے و او سے نہ سنی پر اسم رافضی صداقت شعار ہے نہ او سے رافضی پر
 اطلاق اسم سنی منراو ہے اسم سنی و رافضی کا دیگر مور پر مدار ہے اگر
 نزدیک عائدین و ماسدین طعام و محض استدلال بقرآن و احادیث
 علیہ الصلوٰۃ والسلام و وجوب رقص و روافض جو الکلام تو صلوٰۃ و زکوٰۃ
 و صوم و حج بیت اہرام و غیہ لازم و فرافضی سلام کہ جسکی فرضیت

فرضیت روافض احمد امین او کی فرضیت بہ کرم حق و برین حامدین انام
 و زین القادس و بعضی روافض ہون نزد ہر مذہب و ہر مال یک معاندین
 رقت ہوئے کہ مقتدیان علی الدوام و نووہ بھی موافق انہو عقائد
 روافض ہونے نہ منصفین امام اور حق تو یہ ہے کہ وہ غار بھی ہیں
 منکران حیدر کرارہ اور منکران سیدنا حسنین و سائر آل طہارہ اور
 منکران جناب شتاب حبیب پروردگار و صلوات و سلم علیہ و آلہ و
 عتبات آلہ طہارہ اے حبیب کریم و مقتدای قلب سلیم جبکہ سلام
 ہمہ آواہات صاحب خلق عظیم علیہ الطیب الصلوٰۃ و ازکی التسلیم و نصیب
 بیتہ اور احادیث نبویہ سے آشکار ہے اور آئی پر اتفاق ائمہ اربعہ
 اللہ جلہ نگار ہے تو او اس عقاد پر سد او اہل و دار سے کیونکر اہل ایمان
 رقص شعار ہے فرضیت صلوٰۃ و زکوٰۃ میں بصد تو قیر و تسکین آیت
 اقیموا الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ سے روافض مستدین اور اوس آیت سے
 سلال اہل سنت و جماعت ہر یقین فرضیت صلوٰۃ و زکوٰۃ میں علی
 الدوام تو اس استدلال سے اہل سنت پر رقص لازم نہیں عند الفہام
 و ایک ہی آیت سے فریقین کا استدلال ہے اور یہ اتحاد استدلال نہ جا
 ننا قال ہے بطور اسلام ہمہ آبا سے کرام اور امہات سیدنا الانام
 علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اتحاد استدلال ہوتا اور یہ اتحاد مذہب و مذہب و علمائے
 دینی الکمال ہوتا و اما قول الغائب یا ایہا النبی قال فی البحر ان رافضیہ ہم القائلون
 بحیث ہا اسی صلی اللہ علیہ وسلم کا نامومنین مسندین بقولہ مذکی و غلب

بمحقق ایمان و اسلام تمام
 بکن جمله زانان زمین با ایمان
 که تسبیح و تقدیس و توحید ذات
 همین وصف ایمان نه چیز دیگر
 خدا ذات واحد از جمله صفات
 به تقدیس ذات و صفات خدا
 همین است قدا و امان دین
 ازین اعتقاد و سدا و داد
 که تنزیه فی سائر الالکلام
 یقیناً شده شرط ایمان ضرور
 همین شش شرط معدوم و مکررین
 که نور الهی شمع نور ا
 از جمله نقائص شسته مدام
 و لے مصطفی پیش اهل ضلال
 شرافت که باشد ز آبائ طین
 نه قائل بان منکران بنام
 که گویند آنها بنحیث کمین
 نه از شرم دارند هرگز نصیب
 خدا یا طفیل نه مرسلین

بتوثیق عرفان خیر الانام
 ز فوزاً حقیقیاً بصدر است
 به تطهیر و تنقیس جمله صفات
 همین جمله قرآن و جمله خبر
 ز اوصاف و صفوات پاکند است
 مساوی با ایمان بلا است
 ز اسلاف و اخلاف اهل یقین
 هویدا شده پیش اهل رشاد
 از جمله عیوب و نقائص مدام
 نه مشروط به شرط یا بد ظهور
 لهذا نباشند از مومنین
 ظهور خدائی شیه و سدا
 مقتدر به تقدیس رب الانام
 نه موصوف با وصف جمله کمال
 نجابت که باشد ز آبائ دین
 برائے حبیبی شفیع الانام
 که آبائ خیر انورا مشرکین
 ندارند آنها از حبیب حبیب
 طفیل همه آل اقطاب دین

صدیق و فاروق و عثمان علی
 ز توثیق و توثیق تصدیق تمام
 از حبیب آبائ خیر الانام
 از توثیق تصدیق بجان و جهان
 همه سبب شیه مرسلین
 زین ذبصار پره لے کریم
 بنشره حوائس خفی و جلی
 شود هر یک حق شناس و بصیر
 باشد محبت همه پنج ذات
 از توثیق گبه زینهار
 همین در دوشه محبت دلی
 حسن هم حسین و بتول رسول
 ز حبیب همه شریک حبیب رسول
 و از حبیبی شده فرمان
 از پیرا شده زین کلام
 شریک و بصائر بنشره نصیب
 از توثیق کلامه بس مبین

که این غرض مستبوا ایمان جلی
 عطا کن بران منکران انام
 که آنجا از باب و ابراهیم
 باقرار باشند از مومنان
 ز انجاس باشند از انجاس
 همه منکر از اعطای فحشیم
 مبتشر به بشرائے حبیب علی
 منور بنور سراج منیر
 بریدن شنیدن بجملة صفات
 که از حق نباشد یکے را فرار
 که صدیق و فاروق و عثمان علی
 بلا حبب ایشان نه ایمان قبول
 برین متفق جمله اهل وصول
 همین شرط حبب خداست جهان
 که حبب همه محبت رب الانام
 شود حبب مشرعه طفیل حبیب
 کمال محبت بصدر و یقین

خیر ازین اعتقاد و سدا
 شده از تراضی شفع العباد

معدريت مؤلف مسكين أنا فله حق المحبين

غذ کیا در کما نزل و منصفین
نزد منصف ہو خیر دین
بحر خیر و شر بس زخار ہے
دیکھئے ربُّ الٰہ اور روز شمار
گردا ہور وزیر محشر اے امین
تب تو راضی ہوں شفیع المذنبین
شر دین سے گر کرین اوسکوندا
نائب و جلال ابدال رحیم
اوس نہ اسے بھی وہ سب سرور دین
نقص قرآن و احادیث رسول
حق رضا جوئے شفیع المرسلین
نیز در جہنم حوائج لا کلام
ہیں وہ محبوب الہ العالمین
اور یہ بھی ہے محقق لا کلام
جو رضا محبوب کی محبوب ہے
جو رضا منضوب کی منضوب ہے
پس یقین بسکو یہی حق یقین
جو رضا جوئے شفیع الذنبین

<p>شعرا و سکا، پچو گل ہے خار دار خاطر گل کن تحمل جو رخ خار گر چہ ہوا غوش گل بر دوش خار خار سے کیا کار عاشق جان نثار اے قصد پرندہ وہ لے لیب کیون آتے غم کو نہوں یل و بنا ماشتان ز حمنہ لقا کہن بزد عالم درد عالم ہے مدام نیت بندہ سے ماہر وہ عظیم چون بدن نہ نہ ز نیت اکر فطر از طفیل صاحب خلق عظیم وے فدائے لطف تو جلد کہار وا ز طفیل بے ذات حدیث جبکہ ہو آں جسم سے پرواز جان یا حبیبی آشت رقی الجنان</p>	<p>حضرت شاعر شعرا سے شمار ہے یہ نہ شب القل نرد ہوشیار گل کو لے تو خار سے لے گلخیز بہل شیدا کا بڑا دس گل سے کار یہ عطاء مدغم گل دے باغ دین طالسان الہی عطاء مدغم لیب ان عطاء مدغم وہ شیدا جان نثار خاک کب کیجھن کر جب نشین خاک کر کیا بل مارا و تہ لا لہام تو اعلیٰ نیت مقسم روح نیت جلد اعمال برات یا الہی روح ما باست مدام وے خدا نے خالق ہر نور و نما از طفیل سر ذات احدیت ویر احمد سے منور ہو بخان لا اس لسان سے ہو ہی غزلب لہیان</p>
<p>یہ تیموری از حضور فیضیاب</p>	<p>یہ تیموری از حضور فیضیاب</p>
<p>نار ووری سے ہوا و سپر عذاب</p>	<p>نار ووری سے ہوا و سپر عذاب</p>
<p>برہمہ آل تو اصحاب کبار</p>	<p>در صلوات حق ابر تو نثار</p>

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا



الذي هدانا لهذا

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد فقد حضر هذا المجلس

الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد فقد حضر هذا المجلس

الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد فقد حضر هذا المجلس

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا



الذي هدانا لهذا

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله



وآلِهِ الطَّيِّبِينَ

أما بعد

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده



وآلِهِ أَجْمَعِينَ

أما بعد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الذي كنا في ضلال مبين

والذي هدانا لهذا

الذي كنا في ضلال مبين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده